روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت اوس بن شرجیلؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص کسی ظالم کی تقویت وتائید کے لئے اس کے ساتھ چلے (یعنی ظالم کی مدافعت وحمایت کرے) اور یہ جانتا ہو کہ وہ ایک ظالم انسان ہے تو وہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی وہ کمال ایمان سے محروم ہو جاتا ہے)''۔ (مشکوۃ)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 216, Thursday- 06 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۱۶ ❁ جمعرات، ۶ راگست، ۲۰۲۶، ۲۲ رصفرالمظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

دبئی میں ۲۰ رمنٹ کے اندر ۷ ردھماکوں سے ہر طرف پھیل گیا دھواں، عوام میں خوف ودہشت کا ماحول

عراق کے ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران یمن سے متحدہ عرب امارات پر میزائل حملہ کیا گیا ہے۔ دبئی کے جبل علی صنعتی علاقہ میں یکے بعد دیگرے کئی دھماکوں سے ہر طرف خوف و دہشت پھیل گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ویڈیوز میں بوقت شب آسمان پر دھوئیں کے گھنے بادل چھائے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ایران کی 'مہر' نیوز ایجنسی نے یو اے ای حکام کے حوالے سے بتایا کہ 20 منٹ کے اندر کم از کم 7 دھماکے ہوئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس واقعہ کی ویڈیو بنانے کے الزام میں 2 افراد کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ واقعہ کسی حملے کا نتیجہ تھا یا صنعتی حادثہ۔ عراق کے ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران یمن سے متحدہ عرب امارات پر میزائل حملہ کیا گیا ہے۔ تاہم، یو اے ای میڈیا نے دھماکوں کی وجہ کے بارے میں کوئی سرکاری اطلاع نہیں دی ہے۔ 'مہر' کی ایک رپورٹ میں ناسا کی تھرمل امیجنگ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ بندرگاہ سے متصل ایک گودام میں آگ لگ گئی تھی، جسے ایندھن ذخیرہ کرنے اور منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بہرحال، ان دھماکوں میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے یا نقصان کی اطلاع فوری طور پر نہیں مل سکی ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں دھماکوں کے بعد کی صورت حال دکھائی دے رہی ہے، جس میں رہائشی علاقے کے قریب آسمان میں سیاہ دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دبئی شہر کے مرکز سے تقریباً 25 میل جنوب مغرب میں واقع جبل علی، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے اہم شاپنگ مراکز میں سے ایک ہے۔ یہاں مصنوعی جزیروں کا مجموعہ 'پام جبل علی' اور دنیا کی سب سے بڑی انسانی ساختہ بندرگاہ کے قریب ایک فری ٹریڈ زون ہے، تاکہ بین الاقوامی شپنگ آسانی سے ہو سکے۔ امریکہ-ایران جنگ کے دوران متحدہ عرب امارات ہائی الرٹ پر رہا ہے، کیونکہ اس علاقے میں امریکہ کے اتحادیوں پر تہران کے جوابی حملوں میں متحدہ عرب امارات اکثر نشانہ بنتا رہا ہے۔

رانچی میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ سے این ایس یو آئی وفد کی ملاقات

ونود جاکھڑ نے مکمل حمایت کا یقین دلایا، این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے رانچی میں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ سے ملاقات کی اور ان کے مطالبات کی حمایت کا یقین دلایا

رانچی: نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے رانچی میں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ سے بدھ کو ملاقات کی اور ان کے مطالبات کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ این ایس یو آئی کے ایک وفد کے ہمراہ پہنچے ونود جاکھڑ نے احتجاجی طلبہ سے تفصیلی گفتگو کی، ان کے مسائل سنے اور کہا کہ ان کی تنظیم طلبہ کی جائز لڑائی میں ہر قدم پر ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ این ایس یو آئی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، وفد نے بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ کے مطالبات اور ان کی مشکلات کا جائزہ لیا۔ ونود جاکھڑ نے طلبہ کو یقین دلایا کہ ان کے مسائل کو حکومت کے سامنے مؤثر انداز میں اٹھایا جائے گا اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور این ایس یو آئی کا ایک مشترکہ وفد آج جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرے گا، جس میں طلبہ کے مطالبات کو پیش کیا جائے گا اور ان کے مسئلے کا منصفانہ اور بامعنی حل تلاش کرنے پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ ونود جاکھڑ نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ طلبہ کے خدشات اور مطالبات کو سنجیدگی سے سنا جائے گا اور اس سلسلے میں ایک مثبت اور منصفانہ فیصلہ سامنے آئے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیم اور طلبہ کے مستقبل سے متعلق معاملات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور حکومت کو اس سمت میں مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس اور این ایس یو آئی ہر اس طالب علم کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے جو اپنے حقوق، شفافیت اور انصاف کے لیے آواز بلند کر رہا ہے۔ ان کے مطابق طلبہ کے مسائل کا حل جمہوری طریقے سے نکالنا وقت کی ضرورت ہے اور نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ این ایس یو آئی نے اپنے بیان میں ایک بار پھر اس عزم کا اظہار کیا کہ تنظیم آئندہ بھی طلبہ کے حقوق کے تحفظ، تعلیمی نظام میں شفافیت اور انصاف کی فراہمی کے لیے اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔ تنظیم نے کہا کہ ملک بھر میں طلبہ سے متعلق مسائل کو مؤثر انداز میں اٹھانا اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنا اس کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ تاہم، این ایس یو آئی کے جاری کردہ بیان میں احتجاج کرنے والے طلبہ کے مطالبات کی تفصیلات یا بھوک ہڑتال شروع ہونے کی وجوہات بیان نہیں کی گئیں۔ اسی طرح یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ کے ساتھ مجوزہ ملاقات کب اور کہاں ہوگی یا اس میں کون کون شریک ہوگا۔ این ایس یو آئی (NSUI) کے قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطح کے وفد نے رانچی کے جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ اور جاب امیدواروں سے ملاقات کر کے ان کے مطالبات کی کھل کر حمایت کی ہے۔ وفد نے طلبہ کو یقین دلایا ہے کہ کانگریس رہنما راہل گاندھی اور پوری پارٹی اس جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ رانچی میں جے پی ایس سی (JPSC) اور جے ایس ایس سی (JSSC) بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف طلبہ گزشتہ 12 دنوں سے مسلسل احتجاج اور بھوک ہڑتال پر ہیں۔ این ایس یو آئی کے صدر ونود جاکھڑ نے بتایا کہ انہیں راہل گاندھی نے خود طلبہ سے بات چیت کرنے اور حکومت کے ساتھ مل کر ان کے مسائل کا بہترین حل نکالنے کیلئے رانچی بھیجا ہے۔

ابوشریعہ اور الحسینہ خاندان کے گھروں کے ملبے سے ۱۱۲ رلوگوں کی لاشیں اور انسانی باقیات برآمد کی گئیں
۳ رسال بعد غزہ میں ملی ۱۱۲ رفلسطینیوں کی لاشیں، اسرائیلی حملے میں ہوئی تھی موت

غزہ میں اسرائیل-حماس جنگ کی ہولناکی ایک بار پھر سامنے آئی ہے۔ غزہ سٹی میں ایک اسرائیلی فضائی حملے کے تقریباً 3 سال بعد ملبے سے 112 فلسطینیوں کی لاشیں اور انسانی باقیات برآمد کی گئی ہیں۔ ان میں ایک ہی خاندان کی بڑی تعداد میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ غزہ سول ڈیفنس کے مطابق یہ جنگ شروع ہونے کے بعد خطے میں ہونے والی سب سے بڑی اجتماعی آخری رسومات میں سے ایک ہے۔ غزہ سول ڈیفنس کے مطابق غزہ سٹی کے صبرہ علاقے میں واقع ابوشریعہ اور الحسینہ خاندان کے گھروں کے ملبے سے 112 لوگوں کی لاشیں اور انسانی باقیات برآمد کی گئیں۔ ان تمام کا منگل کو اجتماعی جنازہ ادا کیا گیا۔ آخری رسومات کے دوران لاشوں کو اسٹریچر پر رکھ کر فلسطینی جھنڈوں سے ڈھانپا گیا اور سینکڑوں لوگ نماز جنازہ اور ان کی تدفین میں شریک ہوئے۔ غزہ سول ڈیفنس کے مطابق 23 نومبر 2023 کو جنگ کے دوسرے مہینے میں اسرائیلی حملے میں دونوں خاندانوں کے رہائشی احاطے کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس وقت مسلسل جنگ جاری ہونے کے سبب ریسکیو ٹیمیں جائے وقوع تک نہیں پہنچ سکی تھیں۔ جولائی کے وسط میں ٹیموں کو پہلی بار وہاں پہنچنے کا موقع ملا، جس کے بعد آئندہ 2 ہفتوں تک ملبے میں لاشوں کی تلاشی مہم چلائی گئی۔ غزہ سول ڈیفنس کے آپریشن ڈائریکٹر محمد علی المغیر نے بتایا کہ ریسکیو ٹیم نے 17 دنوں تک مسلسل مہم چلا کر 112 لاشیں اور انسانی باقیات برآمد کیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ امدادی کارکنان کو بقدر ضرورت مشینری نہ ہونے کی وجہ سے کنکریٹ اور مڑے ہوئے لوہے کے ڈھیر کو ہٹا کر ہاتھوں اور محدود وسائل سے ہی تلاشی مہم چلانی پڑی۔ غزہ سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بسال نے بتایا کہ برآمد کی گئی لاشوں میں 44 بچے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پورے غزہ میں اب بھی 8000 سے زائد لوگوں کی لاشیں ملبے کے نیچے دبی ہونے کا خدشہ ہے۔ ریسکیو مہم میں انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس (آئی سی آر سی) کی جانب سے کرائے پر فراہم کیے گئے 2 ایکسکیویٹر (کھدائی مشین) کا استعمال کیا گیا۔ یروشلم میں آئی سی آر سی کے ترجمان پیٹ گریفتھس نے 'اے ایف پی' سے تصدیق کی کہ تنظیم نے غزہ میں دستیاب چند کھدائی مشینوں میں سے 2 مشینیں اس مہم کے لیے دستیاب کرائی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق نومبر 2023 کے اس حملے کو لے کر اسرائیلی فوج سے جواب طلب کیا گیا تھا۔

ابھیشیک بنرجی کے آمتلا پارٹی دفتر کے خلاف کارروائی پر روک میں ۲۱ راگست تک توسیع

۱۸ راگست کو ہائی کورٹ میں سماعت

کلکتہ ہائی کورٹ نے ڈائمنڈ ہاربر سے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے آمتلا واقع پارٹی دفتر کو منہدم کرنے کی کارروائی پر لگی عبوری روک کو 21 اگست تک بڑھا دیا ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر سے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے آمتلا واقع پارٹی دفتر کو منہدم کرنے کی کارروائی پر لگی عبوری روک کو 21 اگست تک بڑھا دیا ہے۔ معاملے کی سماعت جسٹس شبھرا گھوش کی سنگل بنچ کے سامنے ہوئی۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق سماعت کے دوران ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل سرجیت ناتھ مترا نے عدالت سے اضافی وقت کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد عدالت نے معاملے کی آئندہ سماعت 18 اگست کو دوپہر 2 بجے مقرر کرتے ہوئے عبوری حکم کو 21 اگست تک جاری رکھنے کی ہدایت دی۔ عدالت کے حکم کے باعث 21 اگست تک ابھیشیک بنرجی کے پارٹی دفتر کو منہدم کرنے سے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔ اس درمیان ابھیشیک بنرجی کو کلکتہ ہائی کورٹ سے ایک دیگر معاملہ میں جھٹکا بھی لگا ہے۔ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے انہیں آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور ان کی عرضی خارج کر دی۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی بنچ نے سماعت کے دوران کہا کہ گزشتہ سماعت میں انہوں نے ابھیشیک بنرجی کو پہلے کولکاتہ کے سرکاری ایس ایس کے ایم میڈیکل کالج واسپتال کے ماہر ڈاکٹروں سے مشورہ لینے کو کہا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ اسپتال کی رپورٹ کی بنیاد پر آگے کا فیصلہ لیا جائے گا۔ حالانکہ بنرجی کی جانب سے پیش سینئر وکیل ریبیکا میمن جان نے عدالت کو بتایا کہ ان کے موکل ایس ایس کے ایم اسپتال نہیں جانا چاہتے۔ اس کے بعد عدالت نے بیرون ملک جا کر علاج کرانے کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے مکمل عرضی ہی خارج کر دی۔ قابل ذکر ہے کہ 20 جولائی کی سماعت میں ہائی کورٹ کے ذریعہ ایس ایس کے ایم اسپتال جانے کا مشورہ دیے جانے کے بعد ابھیشیک بنرجی نے اس معاملے میں سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔ حالانکہ سپریم کورٹ کی بنچ نے معاملے کو واپس کلکتہ ہائی کورٹ بھیجتے ہوئے 7 دنوں کے اندر فیصلہ لینے کی ہدایت دی تھی۔ اسی ہدایت کے تحت آج معاملے کی سماعت ہوئی جس کے بعد ہائی کورٹ نے بیرون ملک سفر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

ایئر انڈیا کا طیارہ ہوا میں اچانک ۳۰۰ رفٹ نیچے آ گیا

نئی دہلی: ایئر انڈیا کا ایک طیارہ منگل کے روز ایئر ٹربولینس کے باعث ہوا میں اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا۔ اس حادثہ میں 13 مسافر اور عملے کے چار ارکان زخمی ہوئے ہیں جن میں سے 12 اب بھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ایئر انڈیا نے ایک بیان میں بتایا کہ تھائی لینڈ کے پھوکیٹ سے دہلی آ رہی پرواز اے آئی 2379 ہوا میں اچانک نیچے آ گئی۔ اس حادثے کے بعد طیارے نے معمول کے مطابق اپنی پرواز جاری رکھی اور دن میں 11:07 بجے دہلی میں محفوظ لینڈنگ کی۔ ذرائع کے مطابق، حادثہ لینڈنگ سے کچھ وقت پہلے پیش آیا۔ اس وقت طیارہ لینڈنگ کیلئے آہستہ آہستہ نیچے اترنے کے مرحلے میں تھا۔ یہ ایئر بس کا اے 320 نیو طیارہ تھا۔ طیارے میں 137 مسافر اور عملے کے آٹھ ارکان سوار تھے۔ ان میں سے 13 مسافر اور عملے کے چار ارکان زخمی ہوئے جنہیں جانچ کیلئے ہسپتال لے جایا گیا۔ شام 6:50 بجے تک پانچ مسافروں کو ہسپتال سے چھٹی دے دی گئی تھی۔ دیگر زخمیوں کا مختلف دواخانوں میں علاج جاری ہے۔ ڈی جی سی اے معاملے کی جانچ کر رہا ہے۔ ایئر انڈیا نے کہا ہے کہ وہ تفتیش میں تعاون کر رہی ہے۔

گروگرام میں شدید بارش، کئی سڑکیں جھیل میں تبدیل

گروگرام: گروگرام میں آج شدید بارش کے بعد کئی علاقے زیر آب آ گئے اور شہر میں مانسون کی روایتی یادیں تازہ ہو گئیں۔ آئی ایف سی او چوک میٹرو اسٹیشن کے نیچے سڑک پر کافی پانی جمع ہو گیا تھا۔ کہا گیا ہے کہ صرف ایک گھنٹے کی بارش میں سارا نظام درہم برہم ہو گیا۔ کئی افراد کو پانی میں سے گذرتے دیکھا گیا اور صرف فٹ پاتھ سے گذرنے کی گنجائش رہ گئی تھی۔ کئی آٹو رکشا، گاڑیاں بھی پانی میں پھنسنے کی وجہ سے فیل ہو گئیں۔ میٹرو کے صارفین کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ میٹرو اسٹیشنوں تک پہونچنے والے راستوں پر بھی پانی جمع ہو گیا تھا۔ کئی مقامات پر ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی اور گاڑیوں کو گذرنے میں بھی مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ کئی سوشیل میڈیا صارفین اور مقامی عوام نے ساری صورتحال کو سوشیل میڈیا پر پیش کیا اور نامناسب انتظامات کی شکایت کی۔ واضح رہے کہ دہلی۔ جہاں گروگرام میں آج شدید بارش ہوئی وہیں این سی آر کے علاقہ میں ہلکی بارش ہوئی۔ یہاں کئی دن سے شدید رطوبت محسوس کی جا رہی تھی۔ آج کی ہلکی بارش سے عوام کو گرمی سے راحت ملی۔

مدرسہ کہیں بھی ہو، دہشت گردی کو ہوا دیتا ہے

لکھنؤ: ڈپٹی چیف منسٹر اتر پردیش کیشو پرساد موریہ کے مدارس سے متعلق ایک متنازعہ بیان نے ریاست سمیت ملک بھر میں سیاسی ماحول کو گرم کر دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود مدارس دہشت گردی کو فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں، جس پر اپوزیشن جماعتوں نے اعتراض کر کے اسے مخصوص طبقے اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ لکھنؤ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ مدرسے چاہے بھارت میں ہوں، پاکستان میں یا بنگلہ دیش میں، یہ ایک طرح سے دہشت گردی کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کے بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھڑ گئی ہے اور مختلف جماعتوں کی جانب سے متضاد ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ اپوزیشن نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت جان بوجھ کر مذہبی اور تعلیمی معاملات کو سیاسی رنگ دے رہی ہے تاکہ اسمبلی انتخابات سے قبل ماحول کو متاثر کیا جا سکے۔ بی جے پی کے کئی قائدین نے موریہ کے بیان کی حمایت کر کے اسے قومی سلامتی اور تعلیمی اصلاحات سے جوڑنے کی کوشش کی، جبکہ بعض نے اس پر محتاط رویہ اختیار کیا۔ ذرائع کے مطابق حکومت مدارس کے تعلیمی نظام میں بڑی تبدیلیوں پر غور کر رہی ہے۔ مجوزہ منصوبے کے تحت مدارس میں ڈگری سطح کے کورسز ختم کیے جا سکتے ہیں اور تعلیمی نظام کو صرف بارہویں جماعت تک محدود کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

۱۰۶ ربار ایران کی شکست

۸۸ ربار معاہدے کا دعویٰ'، ٹرمپ پر ایرانی رکن پارلیمان کا طنز

تہران: ایرانی رکنِ پارلیمان اسماعیل کوثری نے ٹرمپ کے بیانات کو متضاد اور ناقابلِ اعتبار قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ 106 بار ایران کی شکست اور 88 بار معاہدے کا دعویٰ کر چکے، مگر کوئی بھی دعویٰ درست ثابت نہیں ہوا۔ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران ایرانی پارلیمان کی قومی سلامتی کمیٹی کے رکن اسماعیل کوثری نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے حالیہ بیانات پر سخت طنز کرتے ہوئے انہیں 'متضاد' اور 'ناقابلِ اعتبار' قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹرمپ بار بار ایسے دعوے کرتے ہیں جو نہ صرف ایک دوسرے سے متصادم ہوتے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی غلط ثابت ہوتے رہے ہیں۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے کوثری نے کہا کہ ٹرمپ اب تک 106 مرتبہ ایران کی شکست کا اعلان کر چکے ہیں، مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ 88 مرتبہ تہران کے ساتھ جلد معاہدہ ہونے کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں، لیکن آج تک کوئی معاہدہ سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹرمپ نے 75 مرتبہ آبنائے ہرمز کے کھلے ہونے کا دعویٰ بھی کیا، حالانکہ زمینی صورتحال اس کے برعکس رہی۔ ان کے مطابق امریکی صدر کے بیانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی حکمت عملی تضادات سے بھری ہوئی ہے، اس لیے ان کے اعلانات پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایک روز قبل ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ ایران کے ساتھ معاہدہ چند گھنٹوں میں طے پا سکتا ہے۔ تاہم تہران متعدد مواقع پر واشنگٹن کے ساتھ براہِ راست مذاکرات سے انکار کر چکا ہے اور اپنے موقف پر قائم ہے۔ بعد ازاں فاکس نیوز کو دیے گئے انٹرویو میں ٹرمپ نے ایک بار پھر سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز جلد کھل جائے گی، اور اگر ایسا نہ ہوا تو ایران کو انتہائی سخت جواب دیا جائے گا، جس کے بعد یہ آبی گزرگاہ کھول دی جائے گی۔ امریکی صدر نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ امریکہ دوسری عالمی جنگ کے بعد کی سب سے بڑی فوجی کارروائی کی تیاری کر رہا تھا، لیکن ایران کی جانب سے مذاکرات کا پیغام ملنے کے بعد اس کارروائی کو وقتی طور پر روک دیا گیا۔ دوسری جانب ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی نے بدھ کو اپنی رپورٹ میں کہا کہ اگرچہ عمان کے ساتھ بحری آمدورفت سے متعلق ایک سمجھوتہ طے پایا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آبنائے ہرمز فوری طور پر کھول دی جائے گی۔

تھائی لینڈ کا بھارت کے براہموس سپرسونک میزائل خریدنے پر غور

بنکاک: تھائی لینڈ اپنی بحری دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے بھارت کے براہموس سپرسونک کروز میزائل کے اینٹی شپ ورژن کی ممکنہ خریداری پر غور کر رہا ہے۔ یہ اقدام رائل تھائی نیوی کی سمندری دفاعی اور مزاحمتی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کر سکتا ہے۔ ممکنہ خریداری تھائی لینڈ کی اس وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت وہ اپنے ساحلی علاقوں اور اہم سمندری راستوں کی حفاظت کے لیے زیادہ خودمختار دفاعی صلاحیت قائم کرنا چاہتا ہے اور بڑی فوجی طاقتوں پر انحصار کم کرنے کا خواہاں ہے۔ بھارت اور تھائی لینڈ کے درمیان اس سلسلے میں بات چیت جون میں بنکاک میں ہونے والی ایک اہم دفاعی ملاقات کے بعد آگے بڑھی ہے، جہاں دونوں ممالک نے دفاعی مینوفیکچرنگ اور فوجی تعاون کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا تھا۔ دونوں ممالک نے 2025 میں اپنے دوطرفہ تعلقات کو بھی مزید بلند سطح پر پہنچایا تھا۔ ماہرین کے مطابق تھائی لینڈ کی براہموس میں دلچسپی بنیادی طور پر اس کی عملی دفاعی ضروریات سے جڑی ہوئی ہے اور اسے لازماً خطے میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے خلاف اقدام کے طور پر نہیں دیکھا جا رہا۔ تھائی لینڈ طویل عرصے سے بڑی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی پالیسی پر عمل کرتا آیا ہے۔ اس کے چین کے ساتھ گہرے اقتصادی اور دفاعی تعلقات ہیں جبکہ امریکہ اور دیگر ممالک کے ساتھ بھی مضبوط سکیورٹی شراکت داری قائم ہے۔ اگر براہموس کی خریداری کا معاہدہ طے پا تا ہے تو یہ بھارت کے بڑھتے ہوئے دفاعی برآمدی شعبے کے لیے ایک اور اہم کامیابی ہوگی۔ بھارت اس سے قبل فلپائن کو براہموس میزائل نظام فراہم کر چکا ہے جبکہ جنوب مشرقی ایشیا اور دیگر خطوں کے متعدد ممالک نے بھی اس نظام میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ براہموس میزائل بھارت اور روس کے مشترکہ تعاون سے تیار کیا گیا ہے اور اس کے مختلف ورژن زمینی، بحری اور فضائی اہداف کے خلاف استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ یہ تقریباً ماک 3 کی رفتار سے پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ جدید ورژن کی زیادہ سے زیادہ رینج تقریباً 900 کلومیٹر تک بتائی جاتی ہے۔ تھائی لینڈ کی ممکنہ خریداری بھارت کی دفاعی برآمدات کے ساتھ ساتھ جنوب مشرقی ایشیا میں اس کے بڑھتے ہوئے دفاعی اور اسٹریٹجک روابط کو بھی مزید مضبوط کر سکتی ہے۔

طالبات کے گھروں میں غنڈے بھیج کر معافی منگوائی گئی، پریس کانفرنس میں راہل گاندھی کا حکومت پر حملہ

راہل گاندھی نے طلبہ مظاہرین کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ پرامن احتجاج کرنے والوں پر لاٹھی چارج ہوا، طالبات کو دھمکایا گیا اور ان کے گھروں میں غنڈے بھیجے گئے

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ اور جنتر منتر پر طلبہ مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے پر بدھ کو 10 جن پتھ پر مختلف ریاستوں سے آئے طلبہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے کہا کہ پرامن احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو تشدد، دھمکیوں اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ خواتین مظاہرین کے گھروں میں غنڈے بھیج کر ان سے زبردستی معافی منگوانے کی کوشش کی گئی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انہوں نے مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان مظاہرین سے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ان کے مطابق ان طلبہ نے آئین، تعلیمی نظام اور ملک کے مستقبل کے لیے آواز اٹھائی۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا، اس کے باوجود ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں، انہیں مارا پیٹا گیا اور مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا، اس لیے آپ کو کسی سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ امتحانی پرچہ لیک ہونے اور تعلیمی نظام کی خامیوں کے خلاف آواز اٹھانا جرم نہیں بلکہ اصلاح کا مطالبہ ہے۔'' راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ ایک 15 سالہ طالبہ کے گھر غنڈے بھیج کر اس سے زبردستی معافی منگوائی گئی، جسے انہوں نے مکمل طور پر غیر معقول اور ناقابل قبول قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے اقدامات جمہوریت اور آئینی اقدار کے منافی ہیں۔ راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو براہِ راست نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس کارروائی ان کی معلومات کے بغیر ہوئی تو وہ اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام ہیں، اور اگر انہی کے حکم پر ہوئی تو پھر وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صورتوں میں جوابدہی امت شاہ کی بنتی ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ میڈیا کے سامنے آ کر اس معاملے پر سوالات کا سامنا کریں۔ پریس کانفرنس میں شریک ممبئی کی طالبہ ریا اہیر نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے احتجاج کے دوران متعدد طلبہ کو غیر قانونی حراست میں لیے جانے سے روکنے کی کوشش کی تھی، جس کے بعد انہیں مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر ان کے خلاف نازیبا مہم چلائی جا رہی ہے اور ان کے کردار پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 27 جولائی کو شکایت درج کرانے کے باوجود انہیں اب تک ایف آئی آر کی نقل فراہم نہیں کی گئی۔ جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والی نوتن ٹوپو نے دعویٰ کیا کہ احتجاج کے دوران انہیں پیلٹ گن سے نشانہ بنایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے پیلیٹ گن دیکھی اور فائرنگ کے نتیجے میں وہ زخمی ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانا جاری رکھیں گی۔ اتر پردیش سے تعلق رکھنے والی فرح ناز نے الزام لگایا کہ جنتر منتر پر پرامن احتجاج کے دوران پولیس نے انہیں شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کے مطابق انہیں کئی گھنٹے حراست میں رکھا گیا اور نام معلوم ہونے کے بعد مذہب کی بنیاد پر ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہیں 'دیش دروہی' کہا گیا، حالانکہ وہ پرامن احتجاج کر رہی تھیں۔ ایک اور مظاہرہ کرنے والی مسکان شرما نے الزام لگایا کہ ایک مرد پولیس اہلکار نے ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان پر لاٹھی سے حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ذمہ دار اہلکار معافی مانگ لے تو انہیں اطمینان ہوگا۔

پیپر لیک اور تعلیمی بدعنوانیوں کے معاملات کیلئے مزید عدالتوں کا قیام

بامبے ہائی کورٹ نے تقریباً ۲۰/اضلاع میں طلبہ کی آسانی کیلئے فاسٹ ٹریک کورٹ قائم کرنے کا حکم جاری کیا۔

بامبے ہائی کورٹ نے پیپر لیک اور تعلیمی اداروں کی بدعنوانیوں کو روکنے اور اس تعلق سے فوری سماعت کرنے کیلئے گزشتہ ماہ ۲/فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی تھیں۔ اب اس طرح کی مزید ۲۳/فاسٹ ٹریک کورٹ قائم کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ نیٹ پیپر لیک کے خلاف کا کروچ جنتا پارٹی کے زیر اہتمام طلبہ کے ملک گیر احتجاج کے بعد امتحانات کے دوران پیپر لیک اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں پر منصفانہ سماعت کرنے اور تین ماہ میں فیصلہ سنانے کے لئے مذکورہ خصوصی عدالتوں کا قیام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بامبے ہائی کورٹ کے کارگزار چیف جسٹس رویندر گھوگے نے کئی اضلاع میں عدالتی افسران کو آئین کی مختلف دفعات کے تحت مقرر کیا ہے۔ اس ضمن میں جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق نئی قائم کردہ عدالتیں بیڑ، چندر پور، دھولیہ، گڈچرولی، گوندیا، جلگاؤں، جالنہ، کولہاپور، ناسک، عثمان آباد، پربھنی، پونے اور سانگلی میں قائم کی گئی ہیں۔ اسی طرح ستارہ، شولاپور، تھانے، وردھا، ایوت محل، واشم اور نندوربار میں بھی اسی قسم کی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ممبئی میں سٹی سول اینڈ سیشن کورٹ اور چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک ایک جج کو ایسے مقدمات کی خصوصی

سماعت کیلئے نامزد کیا گیا ہے۔ یہ تازہ نوٹیفکیشن ہائی کورٹ کے اس حکم کے بعد آیا ہے جس میں اورنگ آباد اور ناگپور میں دو خصوصی تیز رفتار عدالتیں قائم کی گئی تھیں۔ واضح ہو کہ اورنگ آباد میں ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ ایس وی پوار اور ناگپور میں ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ گلشن آر کولٹے کو ۲۰۲۴ء ایکٹ، بھارتیہ نیائے سہتا اور مہاراشٹر پریونشن آف میل پریکٹس ایکٹ کے تحت سماعت کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ پیپر لیک کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی اور طلبہ کے احتجاج کے بعد وزیر اعظم مودی نے پیپر لیک سے متعلق فاسٹ ٹریک کورٹ میں سماعت کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔ تاہم وزیر اعظم کے اعلان پر مرکزی وزارت قانون نے نہ صرف مہاراشٹر بلکہ ملک کی تمام ریاستوں میں پیپر لیک اور امتحانات کے دوران تعلیمی اداروں میں ہونے والی بدعنوانی پر روک لگانے اور اس ضمن میں درج کردہ مقدمات پر شنوائی کرنے اور تین ماہ میں فیصلہ سنائے جانے کیلئے خصوصی عدالتیں قائم کی ہیں۔

ٹائیگر گروپ سربراہ سنجے کھنڈا کلے کے حامیوں پر ایم آئی ڈی میں کیس درج

غیر قانونی طریقے سے مورچہ نکالنے کا الزام ۵۰/مفرور ملزمین کی تلاش نظم و نسق خراب کرنے کا الزام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ٹائیگر گروپ کے سربراہ اور آر پی آئی لیڈر سنجے کھنڈا کلے کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے سنجے کھنڈا کلے کی حمایت میں مورچہ نکالنے والے مظاہرین کے خلاف بھی پولیس نے غیر قانونی طریقے سے مورچہ نکالنے ٹریفک نظام میں خلل پیدا کرنے سرکاری حکم کی حکم عدولی حکم امتناعی کی خلاف ورزی سمیت بھارتیہ نیائے سنہتا بی این ایس کی دفعات 189(1)189(2)135,37,285,223 ممبئی پولیس ایکٹ کے تحت کیس درج کرلیا ہے اس میں پولیس نے مفرور ملزمین گوتم مورے چھایا کھنڈا کلے راجو سون کا میلے جتیندر سونانو نے صدام ملانی ریشماں خان دلیپ کا میلے گورکھ کا میلے سجیت کا میلے سمیت 40 سے 50 افراد کے خلاف کیس درج کیا ہے۔ ملزمین پر الزام ہے کہ انہوں نے بلا اجازت مورچہ نکال کر نظم و نسق کا مسئلہ پیدا کیا اور ٹریفک میں خلل پیدا کی اسی لئے پولیس نے یہ معاملہ درج کیا ہے سنجے کھنڈا کلے کی حمایت میں مورچہ نکال کر مظاہرین پولیس پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس مورچہ کے بعد اب پولیس نے سنجے کھنڈا کلے کی تلاش میں شدت پیدا کردی ہے کیونکہ سنجے کھنڈا کلے پر زمین قبضہ کے معاملے میں ایف آئی آر درج کیا گیا ہے اور وہ اس معاملہ میں مطلوب ملزم ہے ایسے میں مورچہ نکالنے کے بعد پولیس نے مفرور ملزم کی تلاش تیز کردی ہے۔ یہ اطلاع ممبئی پولیس نے دی ہے۔

۹سال قبل قتل کیس میں مطلوب ملزم کرناٹک سے گرفتار ایم آئی ڈی سی پولس کی بڑی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پولس نے ۹ سال سے فرار مطلوب ملزم کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو قتل کے معاملہ میں مطلوب تھا اسے گوا اور کرناٹک میں تلاشی کے دوران گرفتار کیا گیا ۲۰۱۷ کو ایک چائے فروش کے بھائی وسیع اللہ محسن کو فون کرکے اس کے شناسا نے بلایا اور پھر ایم آئی ڈی سی کی حدود میں ایک بھنگار کے گالے میں صاحب راؤ نے کہا کہ اس نے پولس کو خبر دی تھی جس کے بعد صاحب راؤ کے ہمراہ فیروز، صابر علی دیگر نے وسیع اللہ اور اس کے رشتہ دار کا محاصرہ کیا اور پھر وسیع اللہ لوکھنڈ کے پائپ سے حملہ کردیا جس کے سبب اس کی موت واقع ہوگئی پولس نے اس قتل کیس میں ۶ ملزمین کو پہلے ہی گرفتار کرلیا تھا اس میں مطلوب ملزم مہتاب عالم عظمت اللہ مفرور ملزم تھا اور اسے بعد ازاں اشتہاری ملزم قرار دیا گیا تھا اس کے بعد پولس کو مفرور ملزم سے متعلق اطلاع ملی کہ وہ اپنی شناخت چھپا کر کرناٹک میں اسکار پیو کا کام کرتا ہے اسی بنیاد پر پولس نے اس کے رشتہ داروں اور اس کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے اس کی تصدیق کی اور پھر اسے جال بچھا کر کرناٹک سے گرفتار کرلیا یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی دتہ نلاوڑے ایم آئی ڈی سی کے سینئر انسپکٹر گھنشیام نائر نے انجام دی ہے۔

ممبئی گینگسٹر ذوالفقار سمیت اس کے بھائی اور ۱۲ غنڈوں پر مکوکا کا اطلاق

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ نے ہتھیار کی نوک پر ڈرا دھمکا کر ۲۵ لاکھ روپے کا ہفتہ وصول کرنے والی زلفی گینگ پر انسداد منظم جرائم مکوکا کا اطلاق کیا ہے کرائم برانچ نے ذوالفقار بہلیم اور اس کا بھائی محسن بہلیم کو ایک کاروباری سے ۲۵ لاکھ روپے ہفتہ وصولی کرتے ہوئے رنگ ہاتھوں گرفتار کیا تھا ان کے ہمراہ ان کے مزید ۱۰ غنڈوں کو بھی پولس نے گرفتار کیا تھا آج ان ۱۲ ملزمین پر مکوکا کا اطلاق کیا گیا ہے ان ملزمین کی کافی دہشت و دبدبہ تھا اس کے ساتھ ہی یہ گینگ کاروباری اور تاجروں کو ہراساں بھی کیا کرتے تھے اس کی شکایت بھی عام تھی جس کے بعد آج ان ملزمین پر منظم جرائم مکوکا کا نفاذ کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی نوناتھ ڈھولے نے کی ہے۔

مالیگاؤں و گجرات کے معروف مبلغ اسلام اور عظیم شاعر اسلام حضرت مولانا محمد یونس مالیک ؒ کی حیات و خدمات پر ایک منفرد

جامع اور مستند کتاب جلد منظرِ عام پر، قارئین توجہ دیں!

مالیگاؤں: (نامہ نگار) بعض شخصیات صرف اپنے عہد کی رہنمائی نہیں کرتیں بلکہ اپنے کردار، اخلاص، علم، تقویٰ اور بے لوث خدمات کی بدولت تاریخ کا روشن باب بن جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک عظیم، باوقار اور ہر دلعزیز دینی شخصیت حضرت مولانا محمد یونس مالیک رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی ہے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی سربلندی، اصلاحِ معاشرہ، تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ، اتحادِ ملت اور اہلِ سنت والجماعت کے عقائد و نظریات کی اشاعت میں وقف کردی۔ ان کی علمی، دینی، اصلاحی اور سماجی خدمات آج بھی ہزاروں دلوں میں زندہ ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، بزرگوں کی دعاؤں اور اہلِ علم و محبت کے تعاون سے حضرت مولانا محمد یونس مالیک رحمہ اللہ کی حیاتِ مبارکہ، علمی و دینی خدمات، اصلاحی جدوجہد، دعوتی سفر، اخلاقِ حسنہ، سادگی، تقویٰ، بے مثال اخلاص اور یادگار کارناموں پر مشتمل ایک منفرد، جامع، مستند اور تاریخی کتاب جلد قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ یہ کتاب مالیگاؤں کے معروف صحافی اور قلم کار خیال اثر کے قلم سے ترتیب دی جارہی ہے، جس میں حضرت مولانا رحمہ اللہ کی زندگی کے ہر ممکن پہلو کو تحقیق، دیانت، محبت اور تاریخی حوالوں کے ساتھ محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ مستقبل کی نسلیں اس عظیم سرمایہ سے مستفید ہوسکیں۔ کتاب میں حضرت مولانا رحمہ اللہ کے خاندانی پس منظر، بچپن، ابتدائی تعلیم، اساتذۂ کرام، علمی سفر، دینی تربیت، تبلیغی و اصلاحی خدمات، عوامی تعلقات، مساجد و مدارس سے وابستگی، اہلِ سنت والجماعت کے فروغ کے لیے مسلسل جدوجہد، ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی مسائل پر ان کی فکر، سماجی و رفاہی خدمات، اسلامی شاعری سے ان کی گہری دلچسپی، تصنیفی و تقریری خدمات، شاگردوں اور عقیدت مندوں کی یادیں، نادر واقعات، سفرنامے، خطوط، تصاویر، تاثرات اور ان کی زندگی کے ایسے بے شمار گوشے شامل کیے جارہے ہیں جو اب تک منظرِ عام پر نہیں آسکے۔ یہ کتاب محض ایک سوانحِ حیات نہیں بلکہ ایک ایسی تاریخی، علمی اور دینی دستاویز ہوگی جو ایک مخلص عالمِ دین کی پوری زندگی کو محفوظ کرے گی۔ اس کے ذریعے نئی نسل کو معلوم ہوگا کہ اخلاص، تقویٰ، علم، خدمتِ خلق، دعوتِ دین اور حسنِ اخلاق کے ذریعے کس طرح معاشرے میں مثبت تبدیلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ یقیناً یہ کتاب محققین، علماء، طلبہ، دینی اداروں، تاریخ کے شائقین اور عام قارئین کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگی۔ اس عظیم دینی و تاریخی منصوبے کی تکمیل میں آپ کا تعاون نہایت اہم ہے۔ اگر آپ کے پاس حضرت مولانا محمد یونس مالیک رحمہ اللہ سے متعلق کوئی نادر واقعہ، یادگار ملاقات، تقریر، تحریر، خط، تصویر، آڈیو، ویڈیو، اخباری تراشہ، دعوت نامہ، دستاویز یا کوئی بھی تاریخی مواد موجود ہوتو براہِ کرم اسے ہمارے ساتھ ضرور شیئر فرمائیں تاکہ حضرت مولانا رحمہ اللہ کی زندگی کا کوئی اہم گوشہ محفوظ ہونے سے رہ نہ جائے اور یہ کتاب ہر اعتبار سے زیادہ مستند، جامع اور تاریخی اہمیت کی حامل بن سکے۔ یہ صرف ایک کتاب کی تیاری نہیں بلکہ ایک عظیم دینی ورثے، ایک روشن علمی سرمایہ اور ایک ایسی باکردار شخصیت کی یادوں کو محفوظ رکھنے کی اجتماعی کوشش ہے، جس نے اپنی پوری زندگی امت کی رہنمائی، دین کی خدمت اور انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کردی۔ آج اگر ہم نے ان کے علمی و عملی ورثے کو محفوظ نہ کیا تو آنے والی نسلیں اس عظیم سرمایہ سے محروم ہوسکتی ہیں۔ اس لیے ہر وہ شخص جس کے پاس حضرت مولانا رحمہ اللہ سے متعلق کوئی بھی مستند معلومات موجود ہوں۔

این سی پی کارکنان کا احتجاج، سپکال کی تصویروں پر جوتے مارے گئے

کانگریس کی جانب سے سونیترا پوار کو 'گونگی گڑیا' کہے جانے پر پارٹی کارکنان کا سخت ردعمل، کئی مقامات پر مظاہرے کئے گئے۔

کانگریس کی جانب سے نائب وزیر اعلیٰ سونیترا پوار کے خلاف مبینہ طور پر توہین آمیز الفاظ استعمال کئے جانے پر این سی پی (اجیت) کانگریس کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی کارکنان نے مختلف مقامات پر کانگریس کے خلاف احتجاج کیا۔ ناندیڑ میں بھی این سی پی کارکنان نے احتجاج کیا اور کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی تصویر پر جوتے مارے۔ یاد رہے کہ منگل کو کانگریس کے آفیشل پیج پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ "سونیترا پوار کب تک گونگی گڑیا بن کر رہیں گی؟" اس پوسٹ کے وائرل ہونے کے بعد این سی پی کارکنان میں برہمی پھیل گئی ہے۔ اسی ضمن میں یہ ناندیڑ کے آئی ٹی آئی چوک پر واقع مہاتما پھلے کے مجسمے کے سامنے این سی پی کارکنان نے احتجاج کیا۔ ان کارکنان نے ہرش وردھن سپکال کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور ان کی تصویر پر جوتے مار کر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ کسی خاتون لیڈر کے خلاف اس طرح کے غیر شائستہ اور توہین آمیز الفاظ کا استعمال ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کانگریس قیادت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بیان پر عوام سے معافی مانگے اور پوسٹ کرنے والے کانگریسی عہدیدار کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ اس احتجاج کی قیادت یوتھ این سی پی کے ریاستی نائب صدر کنہیا کدم نے کی، جبکہ شہر ضلع صدر محسن خان پٹھان بھی پیش پیش رہے۔ اس موقع پر صنعت شعبہ مراٹھواڑہ کے صدر شری دھر راؤ ناگپورکر، اتمراؤ سونکامبلے، راشٹروادی یوتھ کانگریس کے شہر کارگزار صدر مادھو چنچالے، مانک دیشمکھ، بلونت تیلنگ، رمیش گنجاپورکر، ناز پروین، ممتا سونکامبلے، وشال کاٹھیکر، اعجاز مرزا، اکشے سونکامبلے، رفیق شیخ، شیخ عمران، شیخ رضوان، سوربھ مالگے سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود تھے۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ عوامی زندگی سے وابستہ لیڈران کو اپنی زبان اور بیان میں شائستگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور خواتین کے بارے میں غیر پارلیمانی یا توہین آمیز الفاظ کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ اس دوران ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ 'گونگی گڑیا' ایک محاورہ ہے کوئی برا لفظ نہیں ہے۔ سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کو ایک وقت میں 'مونی بابا' اور اندرا گاندھی کو 'گونگی گڑیا' کہا گیا تھا، لیکن دونوں نے اپنے کردار، خدمات اور قیادت کے ذریعے ان القابات کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ سونیترا پوار کو بھی تنقید کا جواب اپنے کام سے دینا چاہئے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ آج کچھ لوگ کانگریس کو تہذیب اور شائستگی کا سبق پڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ ضمنی انتخابات میں سونیترا پوار کے سامنے سے اپنا امیدوار ہٹا کر اخلاقیات کا ثبوت دیا تھا۔

ممبئی میئر بنگلہ ٹینڈر سے میئر بھی لاعلم

ٹینڈر سے متعلق میئر دفتر کی صفائی، میئر بنگلہ کے احاطہ گارڈن پر محیط ہے اور یہ کام گارڈن اور مینٹیننس محکمہ کے زیر اختیار میں ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) میئر بنگلہ کے ٹینڈر سے متعلق میئر ریتو تاؤڑے نے صفائی پیش کرتے ہوئے اس ٹینڈر سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے میئر بنگلہ آثار قدیمہ کے زیر اثر ہے اور جو ٹینڈر طلب کیا گیا ہے وہ بنگلہ سے متعلق نہیں ہے اور اس سے میئر بھی لاعلم ہے۔ مختلف ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی ہے کہ ممبئی میئر کی رہائش گاہ سے متعلق خدمات اور سہولیات کے لیے ایک نیا ٹینڈر جاری کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس معاملے کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ ممبئی کے میئر کی رہائش گاہ ویر ماتا جیجابائی بھوسلے بوٹینیکل گارڈن اور چڑیا گھر کے احاطے میں واقع ہے۔ پورے باغ اور چڑیا گھر کے احاطے کی دیکھ بھال، مرمت اور دیکھ بھال کا کام متعلقہ گارڈن اینڈ زوڈپارٹمنٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ میئر کی رہائش گاہ ایک ہیریٹیج ڈھانچہ ہے، اور اس سے متعلق کام ہیریٹیج مینٹیننس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ ٹینڈر مینٹیننس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری نہیں کیا گیا تھا۔ لہٰذا، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ زیر بحث ٹینڈر اور اس میں بیان کردہ کام آس پاس کے علاقوں اور مجموعی طور پر چڑیا گھر کے احاطے سے متعلق ہیں، خود میئر کی رہائش گاہ سے نہیں۔ میئر کو اس ٹینڈر کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی میئر کو اس سے آگاہ ہونے کی کوئی وجہ ہے۔ مزید برآں، میئر نے ان کاموں کی درخواست نہیں کی۔ یہ خاص طور پر نوٹ کیا جاتا ہے کہ مجوزہ کام میئر کے بنگلے کے اندر واقع نہیں ہیں۔ محکمہ اور افسران جنہوں نے ٹینڈر کے پورے عمل کو سنبھالا ان کے پاس ان کاموں کی ضرورت اور متعلقہ انتظامی طریقہ کار سے متعلق مکمل معلومات ہیں۔ نتیجتاً، درخواست کی جاتی ہے کہ میئر کو اس ٹینڈر کے عمل یا اس میں شامل کام سے جوڑنے کی کوشش نہ کریں۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے بائیکلا زو (Byculla Zoo) میں واقع اپنے سرکاری بنگلے کی تزئین و آرائش کے لیے جاری کردہ 9.2 کروڑ روپے کے متنازع ٹینڈر کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر پر عرس رضا میں

سید کیفی علی قادری کی نعت خوانی و اشاعت نو کا اجرا

مالیگاؤں: خدمت علم دین، تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ اور معاشرتی اصلاح و فلاح کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مرجع تحقیق بن چکی ہے۔ محبت رسول ﷺ میں ڈوب کر اعلیٰ حضرت نے جو نعتیں لکھیں وہ شرعی احتیاط اور ادبی و فنی حسن سے مرصع ہیں۔ انھیں احساسات کے ساتھ 2/اگست 2026ء اتوار کی شب اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر پر عرسِ اعلیٰ حضرت کی تقریب بنام "محفلِ نغماتِ رضا" کا انعقاد ہوا۔ مشہور نعت خواں جناب سید کیفی علی قادری رضوی (بریلی شریف) نے بڑے دل پذیر، والہانہ، سنجیدہ انداز میں نعت خوانی کی۔ کلام اعلیٰ حضرت کو خاص انداز میں پیش کیا۔ جس سے سامعین کا ایمان تازہ ہوا اور محبت رسول ﷺ سے فضا معطر ہو گئی۔ محفل دو حصوں پر مبنی تھی: پہلا حصہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام کے لیے مختص تھا جب کہ دوسرے حصے میں اکابر اسلام کے نعتیہ کلام کے ساتھ ہی مناقب غوث و خواجہ، صابر پاک و اعلیٰ حضرت کے لیے مختص تھا۔ نوری مشن کی 164/ویں اشاعت "امام احمد رضا کا دس نکاتی منصوبہ" کا اجرا بھی حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں، حضرت سید کیفی علی قادری رضوی اور حضرت مفتی نعیم رضا مصباحی کے بدست عمل میں آیا اور اختتام پر کتاب کی تقسیم بھی ہوئی، (واضح ہو کہ حضور جیلانی سرِ شام چند لمحوں کے لیے ریسرچ سینٹر تشریف لائے، تب کتاب پیش کی گئی)، جناب حافظ اعجاز رضا کی قراءت سے محفلِ نغماتِ رضا کا آغاز ہوا۔ موصوف نے نعت و منقبت کا نذرانہ پیش فرمایا۔ جناب ہاشم رضا نے بھی چند کلام پیش کیے۔ مقاصد محفل کے ضمن میں غلام مصطفیٰ رضوی نے بتایا کہ تحقیقاتِ رضویہ جامعات میں محورِ تحقیق بن چکی ہے، اعلیٰ حضرت پر 50/کے لگ بھگ پی ایچ ڈی کی ڈگریاں ایوارڈ ہوچکی ہیں۔ عالمی جامعات میں اعلیٰ حضرت کی فقہی و علمی بصیرت پر کام ہو رہا ہے۔ ادبی رخ سے بعض یونیورسٹیوں کے نصاب میں مطالعۂ رضویات شامل ہے۔ بزم کا اختتام سلام باقیام، شجرہ، دعا پر ہوا۔ شرکائے بزم میں حافظ عمیر اشرف، حافظ مسیب، حافظ مجاہد رضا، حافظ اظہار رضوی، حافظ محمد اطہر کاملی، وسیم رضوی، عتیق رضوی، انجم رضوی، امتیاز خورشید، فاروق تابانی، عبدالرحمٰن تابانی، حاجی امین رضوی، عبدالمجید سیٹھ کاملی، میمن شبیر رضوی سمیت بکثرت معززین اہل سنت موجود تھے۔ بزم سجانے میں نعیم رضوی، فرید رضوی، معین رضوی، یاسین رضوی، سعد رضوی، شاداب رضوی، آصف رضوی، شعیب رضوی و دیگر احباب نے حصہ لیا۔

ریلائنس برانڈز لمیٹڈ نے عالمی فیشن

برانڈ 'سکمز' کے ساتھ خصوصی شراکت داری کا اعلان کیا

ممبئی: کم کاردیشین کا فیشن برانڈ سکمز ہندوستان میں داخل ہونے والا ہے۔ ریلائنس برانڈز لمیٹڈ نے سکمز کے ساتھ خصوصی شراکت کا اعلان کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہندوستان میں برانڈ کے پہلے اسٹور دہلی اور ممبئی میں کھولے جائیں گے۔ ریلائنس برانڈز ملک میں اپنے اسٹورز اور ڈیجیٹل کاروبار چلائیں گے۔ کم کاردیشین اور جینا گریڈ نے 2019 میں سکمز کا آغاز کیا۔ یہ برانڈ خواتین کے زیر جامہ، شیپ ویئر اور آرام دہ لباس کے لیے جانا جاتا ہے۔ ریلائنس ریٹیل وینچرز لمیٹڈ کی ڈائریکٹر ایشا امبانی نے کہا، "اسکیمز نے شکل، سکون اور شمولیت کے بارے میں دنیا کے تصور کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ براہ راست ہندوستانی صارفین کی نئی نسل کے ساتھ گونجتا ہے جو فیشن چاہتے ہیں جو ان کی خواہشات کے مطابق ہو اور خاص طور پر ان کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ ہمیں ہندوستان میں سکمز لانے پر فخر ہے۔" سکمز کے شریک بانی اور چیف کریٹیو آفیسر کم کاردیشین نے کہا کہ برانڈ اس خیال پر بنایا گیا تھا کہ ہر ایک کو اپنے کپڑوں میں آرام دہ اور پر اعتماد محسوس کرنا چاہیے۔ اس نے ہندوستانی صارفین کے جواب پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہندوستان میں سکمز کی توسیع مرحلہ وار کی جائے گی۔ دہلی اور ممبئی سے شروع ہو کر، اس کے اسٹورز اور ڈیجیٹل موجودگی کو دوسرے شہروں تک پھیلایا جائے گا۔

بھارت میں آرہا ہے کم کاردیشین کا برانڈ 'سکمز'

ریلائنس برانڈز لمیٹڈ نے سکمز کے ساتھ خصوصی شراکت داری کا اعلان کیا

ممبئی: کم کاردیشین کا فیشن برانڈ سکمز ہندوستان میں داخل ہونے والا ہے۔ ریلائنس برانڈز لمیٹڈ نے سکمز کے ساتھ خصوصی شراکت کا اعلان کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہندوستان میں برانڈ کے پہلے اسٹور دہلی اور ممبئی میں کھولے جائیں گے۔ ریلائنس برانڈز ملک میں اپنے اسٹورز اور ڈیجیٹل کاروبار چلائیں گے۔ کم کاردیشین اور جینا گریڈ نے 2019 میں سکمز کا آغاز کیا۔ یہ برانڈ خواتین کے زیر جامہ، شیپ ویئر اور آرام دہ لباس کے لیے جانا جاتا ہے۔ ریلائنس ریٹیل وینچرز لمیٹڈ کی ڈائریکٹر ایشا امبانی نے کہا، اسکیمز نے شکل، سکون اور شمولیت کے بارے میں دنیا کے تصور کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ براہ راست ہندوستانی صارفین کی نئی نسل کے ساتھ گونجتا ہے جو فیشن چاہتے ہیں جو ان کی خواہشات کے مطابق ہو اور خاص طور پر ان کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ ہمیں ہندوستان میں سکمز لانے پر فخر ہے۔" سکمز کے شریک بانی اور چیف کریٹیو آفیسر کم کاردیشین نے کہا کہ برانڈ اس خیال پر بنایا گیا تھا کہ ہر ایک کو اپنے کپڑوں میں آرام دہ اور پر اعتماد محسوس کرنا چاہیے۔ اس نے ہندوستانی صارفین کے جواب پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہندوستان میں سکمز کی توسیع مرحلہ وار کی جائے گی۔ دہلی اور ممبئی سے شروع ہو کر، اس کے اسٹورز اور ڈیجیٹل موجودگی کو دوسرے شہروں تک پھیلایا جائے گا۔

منگرول پیر ضلع واشم میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا ایک روزہ تربیتی کیمپ کا شاندار اختتام

نئی نسل کے ایمان، اسلامی شناخت اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے مکاتب کو مضبوط، منظم اور فعال بنانا ناگزیر ہے۔ علماء کرام کا اظہار خیال

واشم: (پریس ریلیز) آج یہاں سرپرستِ اعلیٰ دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی میں دینی تعلیمی بورڈ کے زیرِ اہتمام تحصیل منگرول پیر کا ایک روزہ تربیتی کیمپ بدھ 5 اگست 2026ء (21 صفر المظفر 1448ھ) کو مسجد حضرت عمر فاروقؓ، حافظ پورہ، ضلع واشم میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ تربیتی کیمپ کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمائی، جبکہ مہمانِ خصوصی مولانا مفتی اظفار مجتبیٰ صاحب مظاہری (شیخ الحدیث دارالعلوم الیاسیہ، منگرول پیر) تھے۔ پروگرام کی بہترین نظامت قاری طلحہ صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع واشم) نے انجام دی۔ اس موقع پر صدر اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اپنے تفصیلی خطاب میں مکاتب کے فروغ، معیاری دینی تعلیم، مثالی مساجد، اسکول ٹیوشن مراکز، مستورات اور بالغان کے مکاتب کے قیام و استحکام پر زور دیتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں دینی شعور بیدار کرنے کے لیے اجتماعی منصوبہ بندی اور مسلسل جدوجہد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مہمان خصوصی مفتی اظفار مجتبیٰ صاحب مظاہری نے کہا کہ موجودہ دور کے فتنوں اور اخلاقی چیلنجز کے پیش نظر نئی نسل کے ایمان، اسلامی شناخت اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے مکاتب کو مضبوط، منظم اور فعال بنانا ناگزیر ہے۔ انہوں نے معلمین کو اخلاص، حسنِ اخلاق اور مستقل مزاجی کے ساتھ دینی خدمات انجام دینے کی تلقین کی۔ تربیتی کیمپ میں مولانا کلیم صاحب، مولانا عبدالغفار صاحب، مفتی قمرالدین صاحب، مفتی شفیع صاحب، مولانا اسماعیل صاحب سمیت مکاتب کے معلمین، ائمۂ کرام اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کی۔ پروگرام میں تقریباً 75 افراد شریک ہوئے۔ اجلاس میں آئندہ کے لیے 15 منظم مکاتب، 9 مثالی مساجد، 3 اسکول ٹیوشن مراکز قائم و فعال کرنے کے علاوہ مستورات اور بالغان کے مکاتب کے قیام و استحکام کا عزم بھی کیا گیا۔ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل منگرول پیر کے صدر، سیکرٹری، اراکین اور کارکنان کی بھرپور محنت اور بہترین انتظامات کے باعث یہ تربیتی کیمپ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ شرکاء نے اسے نہایت مفید، تربیتی اور حوصلہ افزا قرار دیا۔ پروگرام کے اختتام پر حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کی ترقی، معلمین، ائمۂ کرام، ذمہ داران اور امتِ مسلمہ کے لیے رقت آمیز دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مہاراشٹر بھر میں دینی تعلیم کا نظام مزید مضبوط اور مؤثر بنے۔ منگرول پیر (ضلع واشم) میں دینی تعلیمی بورڈ، جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا ایک روزہ تربیتی کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ہے۔ اس تربیتی کیمپ کی تفصیلی رپورٹ، خبر یا پریس ریلیز لکھنے میں، میں آپ کی مدد کرسکتا ہوں۔ براہ کرم درج ذیل میں سے کچھ معلومات فراہم کریں تاکہ ایک بہترین خبر تیار کی جاسکے۔ کیمپ کا بنیادی مقصد یا سکھائے گئے اہم امور کیا تھے (جیسے مکاتب کا نظام، طریقۂ تعلیم وغیرہ)؟

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ
رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

منظم گروہوں نے طلبہ کے احتجاج کو پرتشدد مظاہرے میں بدل دیا: شیخ حسینہ

بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے ایک بیان میں کہا کہ منظم گروہوں نے طلبہ کے احتجاج کو پرتشدد مظاہرے میں بدل دیا، ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت کو گرانے والا تشدد منصوبہ بند تھا

بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے ہندوستان سے ورچوئل طور پر اپنی پہلی براہ راست بین الاقوامی پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ ان کی حکومت کو گرانے والا تشدد منصوبہ بند تھا اور منظم گروہوں نے طلبہ کے مطالبات کو پرتشدد سیاسی ہتھیار میں تبدیل کرنے کیلئے کام کیا۔ انہوں نے بنگلہ دیش میں جولائی-اگست ۲۰۲۴ء کے ملک گیر مظاہروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی پرامن طلبہ تحریک نہیں تھی بلکہ حکومت کی تبدیلی کے لیے ایک منظم سیاسی مہم تھی۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش گزشتہ دو سالوں سے مصائب کا شکار ہے۔ یہ وہ بنگلہ دیش نہیں ہے جو ہم نے تعمیر کیا تھا؛ یہ وہ بنگلہ دیش نہیں ہے جس کے لیے ۱۹۷۱ء میں ۳۰ لاکھ افراد نے اپنی جانیں قربان کیں۔ حسینہ نے مزید کہا کہ یونس نے خود کہا کہ یہ باریک بینی سے ترتیب دی گئی تحریک تھی جس کی قیادت ایک ماسٹر مائنڈ کر رہا تھا۔ ان کے اپنے الفاظ حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ محض ایک بے ساختہ طلبہ احتجاج نہیں تھا۔ حسینہ نے مزید کہا کہ اب گھروں، کام کی جگہوں اور کیمپسوں میں خوف ہے اور مزید کہا کہ یہ وہ بنگلہ دیش نہیں ہے جس کا تصور جنگِ آزادی کے بعد کیا گیا تھا۔ میں بابائے قوم شیخ مجیب الرحمان کی بیٹی ہوں، میں ایک ایسے شخص کے طور پر بول رہی ہوں جس نے اپنی زندگی بنگلہ دیش کے عوام کے ساتھ گزاری ہے اور مجھے زبردستی اپنے ملک سے دور کر دیا گیا، لیکن میں کبھی اپنے عوام سے جدا نہیں ہوئی۔ حسینہ نے کہا کہ حکومت کی تبدیلی کے بعد عوامی لیگ کے لیڈروں اور کارکنوں کو وسیع پیمانے پر سیاسی ایذارسانی کا سامنا کرنا پڑا، ہزاروں مارے گئے، لاپتہ ہوئے یا گرفتار ہوئے جبکہ لاکھوں افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ بعدازاں انہوں نے محمد یونس کی قیادت والی عبوری انتظامیہ پر بھی الزام عائد کیا کہ انہوں نے تشدد کے حوالے سے ان کی حکومت کے قائم کردہ عدالتی انکوائری کو روک دیا۔ انہوں نے جنگِ آزادی کی میراث مٹانے کی کوشش کی۔ حسینہ نے کہا کہ بنگلہ دیش کی ۱۹۷۱ء کی جنگِ آزادی سے منسلک تمام علامتوں کو توڑا گیا، اقلیتی برادریوں کے افراد کو نشانہ بنایا گیا، اور شیخ مجیب الرحمان کی تاریخی دھان منڈی ۳۲ رکی رہائش گاہ کو جنگِ آزادی کی میراث مٹانے کے لیے مسمار کر دیا گیا۔ حسینہ نے کہا کہ وہ اپنے خلاف درج مقدمات کے باوجود بنگلہ دیش واپس جائیں گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ حراست یا قید کے خطرات کے باوجود بنگلہ دیش واپس جائیں گی اور خوف انہیں بنگلہ دیش کے عوام کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرنے سے نہیں روکے گا۔ میرا جو بھی مقدر منتظر ہے، میں اپنے عوام کے پاس واپس جاؤں گی۔ جبکہ میرے پیارے ہم وطن تکلیف میں ہیں، میں دور نہیں رہ سکتی۔ میری زندگی ذاتی سلامتی کے حساب کتاب سے بہت پہلے گزر چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی واپسی اقتدار کے بارے میں نہیں ہے بلکہ سلامتی، ترقی، خوشحالی اور امن کی بحالی، اور بنگلہ دیش کو صحیح راستے پر واپس لانے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کی جماعت عوامی لیگ پر لگائی گئی پابندی ہٹائی جائے، اس کے لیڈروں کو رہا کیا جائے اور پارٹی ارکان کے خلاف قانونی مقدمات واپس لیے جائیں۔ واضح رہے کہ یہ تقریب نئی دہلی میں سرمارک ٹلی آڈیٹوریم میں فارن کوریسپونڈنٹس کلب (ایف سی سی) جنوبی ایشیا کے زیرِ اہتمام منعقد کی گئی۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے ہندوستان سے ورچوئل پریس کانفرنس کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ منظم گروہوں نے طلبہ کے مطالبات کو پرتشدد سیاسی ہتھیار میں تبدیل کیا اور ان کی حکومت کو گرانے والا تشدد مکمل طور پر منصوبہ بند تھا۔ شیخ حسینہ کا کہنا تھا کہ بنگلہ دیش میں ہونے والا حالیہ تشدد اچانک نہیں تھا، بلکہ منظم عناصر نے طلبہ کے احتجاج کا رخ موڑ کر اسے حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے استعمال کیا۔ اگست 2024 میں بنگلہ دیش چھوڑنے اور ہندوستان میں پناہ لینے کے بعد، یہ ان کی پہلی براہ راست بین الاقوامی پریس کانفرنس ہے جو انہوں نے ورچوئل ذرائع سے ریکارڈ کروائی۔

شیخ حسینہ کے بعد اصلاحات سے پیچھے ہٹ رہا ہے بنگلہ دیش؟

ڈھاکہ: شیخ حسینہ کی تقریباً 16 سالہ حکومت کے خاتمے کا سبب بننے والی طلبہ تحریک کے دو سال بعد بنگلہ دیش میں اصلاحات کی رفتار پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ سیاسی اختلافات بڑھ رہے ہیں جبکہ کئی اہم ادارہ جاتی اور آئینی اصلاحات تعطل کا شکار ہیں۔ 2024 کی عوامی تحریک کے بعد محمد یونس کی سربراہی میں قائم عبوری حکومت نے ملک کے سیاسی اور ریاستی نظام میں وسیع اصلاحات کا عمل شروع کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے "جولائی چارٹر" تیار کیا گیا، جس میں وزیراعظم کے عہدے کی مدت محدود کرنے، پارلیمان کا ایوان بالا قائم کرنے، صدر کے اختیارات بڑھانے اور عدلیہ کی آزادی مضبوط بنانے سمیت متعدد تجاویز شامل تھیں۔ فروری 2026 میں ہونے والے ریفرنڈم میں تقریباً 70 فیصد ووٹرز نے جولائی چارٹر کی حمایت کی۔ اسی دوران ہونے والے عام انتخابات میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) نے واضح اکثریت حاصل کی، تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ اقتدار میں آنے کے بعد حکومت نے انتخاب سے قبل کیے گئے کئی اصلاحاتی وعدوں پر عمل نہیں کیا۔ عبوری حکومت نے اصلاحاتی ایجنڈے کے تحت 133 آرڈیننس جاری کیے تھے، لیکن نئی حکومت نے ان میں سے 20 کو اختیار نہیں کیا۔ ان میں قومی انسانی حقوق کمیشن، انسداد بدعنوانی کمیشن، جبری گمشدگیوں اور ریفرنڈم سے متعلق اقدامات بھی شامل ہیں۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ آئینی اور ادارہ جاتی تبدیلیاں مناسب پارلیمانی اور قانونی طریقہ کار کے ذریعے ہونی چاہئیں۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان جولائی چارٹر کے نفاذ پر بھی اختلافات برقرار ہیں۔ طلبہ تحریک سے ابھرنے والی نیشنل سٹیزن پارٹی کے رہنماؤں نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت اصلاحات کے وعدوں سے پیچھے ہٹ رہی ہے اور ملک کو دوبارہ پرانے سیاسی نظام کی طرف لے جا رہی ہے۔ جبری گمشدگیوں کا معاملہ بھی تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ عبوری حکومت کے قائم کردہ کمیشن کو 913,1 شکایات موصول ہوئیں، جن میں سے 569,1 کو جبری گمشدگی کے واقعات کے طور پر تصدیق کیا گیا۔ مستقبل میں ایسے واقعات روکنے کے لیے بنگلہ دیش نے اگست 2024 میں جبری گمشدگیوں کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن پر دستخط بھی کیے تھے۔ تاہم جولائی 2026 میں حکومت کی جانب سے پیش کیے گئے نئے مسودۂ قانون پر ناقدین نے اعتراض کیا ہے، خصوصاً اس تجویز پر جس کے تحت جبری گمشدگیوں کے الزامات کی تحقیقات پولیس کو سونپی جاسکتی ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں کا کہنا ہے کہ اس سے احتساب کا نظام کمزور ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب شیخ حسینہ اب بھی بنگلہ دیش کی سیاست میں ایک اہم عنصر بنی ہوئی ہیں۔ ان کی عوامی لیگ اور اس سے وابستہ تنظیموں پر پابندی ہے اور انہیں فروری کے انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ حسینہ اس وقت بھارت میں ہیں اور دسمبر میں بنگلہ دیش واپس آنے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہیں۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کے سامنے اصل سوال یہ ہے کہ آیا 2024 کی تحریک کے بعد عوام سے کیے گئے ادارہ جاتی اصلاحات، احتساب اور زیادہ جامع سیاسی نظام کے وعدے پورے کیے جائیں گے یا ملک دوبارہ اسی سیاسی طرزِ عمل کی طرف لوٹ جائے گا جسے تبدیل کرنے کے لیے یہ تحریک شروع ہوئی تھی۔

چین مصنوعی ذہانت تو بنا سکتا ہے، مگر اعتماد پیدا نہیں کرسکتا

بیجنگ: مصنوعی ذہانت کے میدان میں چین کی تیز رفتار ترقی کے باوجود معلومات پر سخت سرکاری کنٹرول اور شفافیت کی کمی اس کی عالمی AI طاقت بننے کی خواہش کے لیے ایک بڑی رکاوٹ بنتی جا رہی ہے۔ چین نے مصنوعی ذہانت، جدید کمپیوٹنگ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور متعلقہ ٹیکنالوجیز میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے اور کئی شعبوں میں نمایاں صلاحیت حاصل کی ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق جدید AI نظام صرف کمپیوٹنگ طاقت اور بڑے ڈیٹا سیٹس پر منحصر نہیں ہوتے بلکہ ان کے مؤثر استعمال کے لیے معلومات کی آزادانہ دستیابی، قابل اعتماد ڈیٹا اور صارفین کا اعتماد بھی ضروری ہے۔ چین میں معلومات کے بہاؤ پر حکومتی نگرانی، سنسرشپ اور حساس موضوعات پر پابندیاں AI کے لیے دستیاب معلومات کے معیار کو متاثر کر سکتی ہیں۔ ایسے ماحول میں مصنوعی ذہانت کے نظام تکنیکی طور پر انتہائی جدید ہونے کے باوجود بعض موضوعات پر مکمل یا غیر جانب دار معلومات فراہم کرنے سے قاصر رہ سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ چین کے لیے عالمی سطح پر بھی اہم ہے۔ کسی بھی AI نظام کی بین الاقوامی مقبولیت کے لیے صارفین کو یقین ہونا ضروری ہے کہ اس کے جوابات سیاسی مداخلت، سنسرشپ یا ریاستی ترجیحات سے متاثر نہیں ہو رہے۔ اگر صارفین کسی نظام کی فراہم کردہ معلومات پر اعتماد نہ کریں تو محض تکنیکی برتری عالمی قبولیت کی ضمانت نہیں بن سکتی۔ چین پہلے ہی AI، روبوٹکس، الیکٹرک گاڑیوں اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں دنیا کے اہم ترین ممالک میں شامل ہو چکا ہے۔ اس کے پاس وسیع صنعتی صلاحیت، بڑی مقامی مارکیٹ اور ریاستی سرمایہ کاری بھی موجود ہے۔ لیکن مصنوعی ذہانت کی عالمی دوڑ میں اصل چیلنج صرف بہتر ماڈل تیار کرنا نہیں بلکہ ایسا نظام قائم کرنا بھی ہے جس پر دنیا اعتماد کر سکے۔ چین کی AI حکمت عملی کے سامنے بنیادی تضاد یہی ہے کہ ایک طرف بیجنگ جدید ترین معلوماتی ٹیکنالوجی تیار کرنا چاہتا ہے جبکہ دوسری طرف معلومات کے آزادانہ بہاؤ کو محدود رکھنا چاہتا ہے۔ مصنوعی ذہانت بنائی اور نصب کی جا سکتی ہے، لیکن اعتماد کسی سافٹ ویئر کی طرح انسٹال نہیں کیا جا سکتا۔

بدھ مذہبی رسومات پر کریک ڈاؤن کی مخالفت

چین نے تبتی کاؤنٹی چیف کو عہدے سے ہٹا دیا

دھرم شالہ: مشرقی تبت میں ایک سینئر تبتی عہدیدار کو بدھ مذہبی روایات پر سخت پابندیاں فوری طور پر نافذ کرنے سے انکار کے بعد مبینہ طور پر ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ڈروک بُم گیال، جو تسولہو تبتی خودمختار پریفیکچر کی ڈراکر کاؤنٹی میں کمیونسٹ پارٹی سیکریٹری اور کاؤنٹی چیف کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، نے تبتی مذہبی روایات کو محدود کرنے والی نئی ہدایات فوری نافذ کرنے کی مخالفت کی تھی۔ چینی حکام نے مبینہ طور پر پانچ کاؤنٹیوں سرچن، ٹریکا، ڈراکر، منگرا اور با میں حکام کو روایتی بدھ مت کی مذہبی رسم "نیونگنے" کے عوامی انعقاد پر پابندی عائد کرنے اور دیگر مذہبی سرگرمیوں پر کنٹرول مزید سخت کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ڈروک بُم گیال نے مبینہ طور پر مقامی حالات اور تبتی عوام کے مذہبی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان پابندیوں کے فوری نفاذ کی مخالفت کی، جس کے بعد انہیں قیادت کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب تبت میں مذہبی، ثقافتی اور لسانی سرگرمیوں پر بڑھتی پابندیوں پر تشویش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چین میں یکم جولائی سے نافذ نئے "نسلی اتحاد" قانون کو بھی تبتی ثقافت اور شناخت پر مزید دباؤ کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔

چینی فوج میں بڑے پیمانے پر تطہیر

شی جن پنگ کی پی ایل اے میں نظم بحال کرنے کی کوشش

بیجنگ: چین کے صدر شی جن پنگ پیپلز لبریشن آرمی کی اعلیٰ قیادت میں مسلسل تبدیلیوں، بدعنوانی کے خلاف کارروائیوں اور سینئر افسران کی برطرفیوں کے بعد فوج کے اندر نظم و ضبط اور سیاسی وفاداری مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں پی ایل اے کے کئی اعلیٰ افسران بدعنوانی کی تحقیقات کی زد میں آئے ہیں، جس سے فوجی قیادت میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ راکٹ فورس سمیت اہم شعبوں میں ہونے والی کارروائیوں نے چین کی فوجی قیادت اور کمانڈ ڈھانچے کے استحکام پر بھی سوالات کھڑے کیے ہیں۔ شی جن پنگ نے پی ایل اے کے قیام کی 99 ویں سالگرہ سے قبل فوج میں بدعنوانی کے خلاف کارروائی مزید گہری کرنے اور کمیونسٹ پارٹی کی فوج پر مکمل گرفت یقینی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے جنگی صلاحیت کو فوجی ترقی کا بنیادی پیمانہ قرار دیتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، سائبر صلاحیتوں اور بغیر پائلٹ نظاموں کے استعمال کو تیز کرنے کی ہدایت بھی دی۔ چینی فوج میں جاری تطہیر کے باعث بعض اہم عہدوں پر قیادت میں خلا اور آپریشنل تیاری سے متعلق خدشات بھی سامنے آئے ہیں۔ تاہم بیجنگ ان اقدامات کو فوج میں بدعنوانی ختم کرنے، نظم و ضبط بہتر بنانے اور پی ایل اے کو جدید جنگ کے تقاضوں کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ چین نے 2027 تک پی ایل اے کی جدید کاری کے اہم اہداف مقرر کر رکھے ہیں، جبکہ شی جن پنگ فوج کو عالمی معیار کی طاقت میں تبدیل کرنے اور کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ اس کی مکمل سیاسی وفاداری برقرار رکھنے پر مسلسل زور دے رہے ہیں۔

ایک ماہ میں پاکستان سے تقریباً ۱ لاکھ ۳۰ ہزار افغان مہاجرین کی واپسی ہوئی

گزشتہ ماہ کے دوران پاکستان سے افغان تارکین وطن کی ملک بدری میں تیزی آئی ہے۔

اقوام متحدہ: گزشتہ ماہ کے دوران پاکستان سے افغان تارکین وطن کی ملک بدری میں تیزی آئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) کے مطابق صرف گزشتہ ماہ کے دوران تقریباً 000,130 افغان مہاجرین افغانستان واپس جا چکے ہیں۔ یو این ایچ سی آر کے حکام کا کہنا ہے کہ وہ واپس آنے والوں کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ یو این ایچ سی آر کے نائب ترجمان فرامرز بارزین نے کہا کہ گزشتہ ماہ کے دوران، ایران اور پاکستان سے 130,000 سے زائد افراد افغانستان واپس آئے ہیں۔ زیادہ تر واپس آنے والوں کو فوری طور پر نقد امداد، پناہ گاہ اور ذریعہ معاش کی مدد کی ضرورت ہے۔ یو این ایچ سی آر، دیگر تنظیموں کے ساتھ، افغانستان کی سرحدی گزرگاہوں پر موجود ہے تاکہ واپس آنے والوں کی مدد کی جا سکے۔ دریں اثنا، مہاجرین کے مسائل کے حل کے لیے افغانستان کے ہائی کمیشن نے کہا کہ پاکستان نے ایک ہی دن میں 1,800 سے زائد افغان تارکین وطن کو ملک بدر کیا۔ کمیشن کے مطابق 1,600 سے زائد افراد صوبہ ننگرہار میں طورخم بارڈر کراسنگ کے ذریعے افغانستان میں داخل ہوئے جبکہ باقی صوبہ قندھار میں اسپن بولدک کے راستے واپس آئے۔ امارت اسلامیہ کے نائب ترجمان حمداللہ فطرت نے کہا کہ ہائی کمیشن برائے مہاجرین کے مسائل کے حل کے لیے رجسٹریشن اور تصدیقی کمیٹی نے 363 خاندانوں کو رجسٹر کیا ہے، جن میں 950,1 افراد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، ٹرانسپورٹ کمیٹی نے 318 خاندانوں کو ان کے آبائی علاقوں میں منتقل کیا ہے۔ "تارکین وطن کے حقوق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وطن واپسی کا عمل انسانی حقوق کے اصولوں کے مطابق اور خاندانوں، خاص طور پر خواتین، بچوں، بوڑھوں اور دیگر کمزور گروہوں کے حالات کا خاص خیال رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ واپسی کے عمل کو منظم کرنے کے لیے افغان اور پاکستانی حکومتوں، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے درمیان قریبی ہم آہنگی کی ضرورت ہے تاکہ صورت حال کو وسیع تر انسانی بحران کی طرف بڑھنے سے روکا جا سکے۔ مہاجرین کے حقوق کے ایک کارکن محمد جمال مسلم نے کہا کہ پاکستان نے ایک بار پھر یہ ثابت کیا ہے کہ پناہ گزینوں کی میزبانی کیلئے بین الاقوامی برادری سے فوائد حاصل کرتے ہوئے، وہ شدید گرمی میں بڑے پیمانے پر ملک بدری کر رہا ہے۔ یہ بین الاقوامی قانون کی بے توقیری اور انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جب تک بین الاقوامی تنظیمیں، عطیہ دہندگان، اسلامی امارات، افغان مہاجرین اور مہاجرین کی اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے ایکشن نہیں لیں گے، تب تک افغان مہاجرین کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی۔ انسانی تاریخ کا سیاہ باب مہاجرین کے حقوق کے ایک اور کارکن عبدالرزاق عادل نے کہا کہ بغیر مناسب تیاری کے اور افغانستان کے مشکل حالات پر غور کیے بغیر بڑے پیمانے پر جبری ملک بدری سے انسانی صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔

پاکستان میں غیر ملکی میڈیا پر نئی پابندیاں، تین بڑے شہروں سے باہر رپورٹنگ کیلئے این او سی لازمی

اسلام آباد: پاکستان نے غیر ملکی صحافیوں اور میڈیا اداروں پر نئی پابندیاں عائد کرتے ہوئے اسلام آباد، لاہور اور کراچی سے باہر رپورٹنگ کیلئے پیشگی نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی قرار دے دیا ہے۔ نئے ضوابط کے تحت غیر ملکی صحافیوں کو ملک کے دیگر حصوں میں سفر یا رپورٹنگ سے قبل متعلقہ حکام سے اجازت لینا ہوگی۔ اس اقدام کے بعد بلوچستان، خیبر پختونخوا اور دیگر حساس علاقوں تک غیر ملکی میڈیا کی آزادانہ رسائی مزید محدود ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ پابندیاں ایسے وقت سامنے آئی ہیں جب پاکستان کو بلوچستان، پاکستان مقبوضہ کشمیر اور دیگر علاقوں میں احتجاج، سکیورٹی صورتحال، جبری گمشدگیوں اور انسانی حقوق سے متعلق معاملات پر بڑھتی بین الاقوامی توجہ کا سامنا ہے۔ میڈیا اور انسانی حقوق سے وابستہ حلقوں میں خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ این او سی کی شرط آزاد صحافت اور زمینی حقائق تک رسائی کو متاثر کر سکتی ہے، خصوصاً ان علاقوں میں جہاں مقامی اور بین الاقوامی میڈیا کی رسائی پہلے ہی محدود ہے۔ نئے ضوابط کے بعد پاکستان میں تعینات غیر ملکی صحافی اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں تو رپورٹنگ کر سکیں گے، لیکن ان شہروں سے باہر جانے کے لیے انہیں سرکاری اجازت کے عمل سے گزرنا ہوگا۔

ٹرمپ انتظامیہ چینی ڈیٹا سینٹر کے اجزاء پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے: رپورٹ

واشنگٹن ڈی سی: اس معاملے سے واقف لوگوں نے رائٹرز کو بتایا کہ ٹرمپ انتظامیہ نئے چینی ڈیٹا سینٹر کے اجزاء کی امریکی درآمدات پر پابندی کا مسودہ تیار کر رہی ہے۔ فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن (ایف سی سی)، جو امریکی ٹیلی کمیونیکیشن انڈسٹری کی نگرانی کرتا ہے، نئے چینی آپٹیکل ٹرانسیورز کی درآمدات کو روکنے کے لیے ایک نئے اقدام پر کام کر رہا ہے۔ یہ اجزاء ڈیٹا کو ڈیٹا سینٹرز کے اندر روشنی کی رفتار سے فائبر آپٹک کیبلز پر سفر کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اس اقدام، جس کی پہلے اطلاع نہیں دی گئی، کا مقصد چینی فرموں کو ڈیٹا چوری کرنے، مالویئر انسٹال کرنے، یا امریکی ڈیٹا سینٹرز میں خدمات میں خلل ڈالنے سے روکنا ہے، جس میں چپس AI ماڈلز کو تربیت دینے اور چلانے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ مجوزہ پابندیاں ٹرمپ انتظامیہ کی تازہ ترین مثال ہو سکتی ہیں جو چینی آلات کے ملک کی سپلائی چینز میں گہرائی سے سرایت کرنے سے پہلے جدید امریکی صنعتوں میں چینی تکنیکی رسائی کو محدود کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جیسا کہ واشنگٹن ان پابندیوں کو متعارف کرانے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے، بیجنگ نے ریاستہائے متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ کاروباری مواقع کے حوالے سے عقلی انداز اپنائے اور اپنے الفاظ میں چینی کمپنیوں کو "بدبودار" کرنے اور انہیں پابندیوں کی دھمکیاں دینا بند کرے۔ انتظامیہ کے اندر چائنا ہاکس ہواوے جیسی دوسری صورت حال سے بچنے کے خواہشمند ہیں، جس کے ٹیلی کمیونیکیشن آلات امریکی انفراسٹرکچر میں اس قدر گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں کہ اسے ہٹانے کی کوششیں سست، مہنگی اور نامکمل ثابت ہوئیں۔ چین کے ڈیٹا سینٹر کے آلات کے نئے ماڈلز پر امریکی پابندی سے چین کے زونگ جی انولائٹ کو نقصان پہنچے گا، جو آپٹیکل ٹرانسیور کے دنیا کے سب سے بڑے فروخت کنندگان میں سے ایک ہے۔ کمپنی کو جون میں پینٹاگون کی ان فرموں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا جنہیں مبینہ طور پر چینی فوج کی حمایت حاصل تھی۔ پابندی امریکی کلاؤڈ فراہم کنندگان جیسے ایمزون ویب سروسز کے لیے آپریٹنگ لاگت میں بھی اضافہ کر سکتی ہے، کیونکہ وہ متبادل سپلائرز جیسے کہ امریکہ میں قائم کوہیرینٹ اور لومینٹم کی طرف جانے پر مجبور ہو سکتے ہیں، یہ دونوں اس اقدام سے فائدہ اٹھانے کے لیے کھڑے ہیں۔ چینی آپٹیکل ٹرانسیور بنانے والی کمپنی انولائٹ عالمی ڈیٹا سینٹر ٹرانسیور مارکیٹ کے تقریباً 27٪ کو کنٹرول کرتی ہے اور چین سے باہر اپنی آمدنی کا تقریباً 90٪ کماتی ہے۔ تاہم، ایف سی سی قومی سلامتی کے خدشات کے پیش نظر نئے چینی ٹرانسیور ماڈلز کی درآمدات کو محدود کرنے کی تیاری کر رہا ہے، چینی ٹیکنالوجی پر اپنے وسیع کریک ڈاؤن کو بڑھا رہا ہے جس نے پہلے ہی ڈرونز، راؤٹرز، روبوٹس اور پاور انورٹرز کو نشانہ بنایا ہے۔

بنگلہ دیش کی جولائی تحریک

سیاسی کلچر کو تبدیل کرنے میں ناکام رہا: مقررین

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں دو سال قبل جولائی میں ہونے والی بغاوت کے باوجود سیاسی جماعتوں کے طرز عمل اور انتخابی جمہوریت میں متوقع تبدیلی عمل میں نہیں آئی، جب کہ جولائی کے بعد کے عرصے میں خواتین کی ایک بار نظر آنے والی سیاسی شرکت مستقل طور پر ختم ہو گئی ہے۔ مقررین کا کہنا تھا کہ بنگلہ دیش کی جمہوری منتقلی مزید نازک ہو گئی ہے کیونکہ جولائی کی بغاوت کے دوران نظر آنے والا وسیع اتحاد ٹوٹ گیا ہے۔ یہ ریمارکس BRAC انسٹی ٹیوٹ آف گورننس اینڈ ڈویلپمنٹ اور BRAC یونیورسٹی کے مشترکہ طور پر ڈھاکہ کے BRAC سینٹر ان میں منعقدہ بنگلہ دیش میں انتخابی جمہوریت کی واپسی: 2026 سے مظاہر اور سیکھنے' کے عنوان سے ایک مباحثے میں آئے۔ اس تقریب میں بنگلہ دیش میں ریاست کی حکمرانی 2026 رپورٹ: ریچر، ریفارم، اور ری امیجننگ ڈیموکریسی کی رپورٹ کا اجراء بھی کیا گیا۔ تقریب کے آرگنائزر اور عبوری حکومت کے سابق مشیر محفوظ عالم نے کہا کہ قومی شہری کمیٹی کا وسیع اتحاد شدید نظریاتی تقسیم کے درمیان ٹوٹ گیا۔ انہوں نے کہا، ایک پوسٹ آئیڈیالوجیکل درمیانی بنیاد پر تحریک کی کوشش ناکام ہو گئی کیونکہ دائیں بازو کی پوزیشنیں مضبوط ہو گئی تھیں اور بائیں بازو کو ایک طرف کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا، اصلاح کے بجائے، اسٹیبلشمنٹ کی شخصیات اور سینئر مشیروں کے زیر اثر دھڑے الگ ہو گئے، جنہوں نے تحریک کی اجتماعی طاقت کو تقسیم ہونے کے لیے غنیمت سمجھا، جس سے ایک پائیدار سیاسی متبادل کے امکانات کو نقصان پہنچا۔ کلیدی خطبہ دیتے ہوئے، بی آئی جی ڈی کے مشیر مرزا ایم حسن نے کہا کہ بنگلہ دیش کے پاس اب اپنی تاریخ کی سب سے کمزور اپوزیشن ہے۔ عوامی لیگ سیاست سے غائب ہے، جماعت میں اعتماد کی کمی ہے، اور این سی پی ایک بہت چھوٹی جماعت بنی ہوئی ہے۔" انہوں نے دلیل دی کہ اگر بنگلہ دیش جمہوری طرز عمل میں سری لنکا یا بھارت سے مشابہت رکھتا ہے تب بھی جمہوریت کمزور رہے گی کیونکہ اشرافیہ اور اولیگارچ اب بھی اقتدار پر قابض رہیں گے۔ انہوں نے آئینی دفعات کے ساتھ براہ راست جمہوریت کی طرف بڑھنے کی تجویز پیش کی جس میں شہریوں کو براہ راست حکمرانی میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔ سیاست دان تسنیم جارا نے کہا کہ خواتین کو دھاندلی زدہ سیاسی نظام کے اندر منظم ڈیجیٹل تشدد اور کردار کشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اشرافیہ کی طرف سے چلنے والی تبدیلیاں اکثر عوامی جذبات کی عکاسی کرنے میں ناکام رہتی ہیں، جس سے خواتین کو مربوط حملوں کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل داعش کے عالمی خطرے پر اجلاس منعقد کرے گی

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بدھ کو اسلامک اسٹیٹ (ISIS) سے لاحق عالمی خطرے کے تازہ ترین جائزے کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کرنے والی ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بدھ کو اسلامک اسٹیٹ (ISIS) سے لاحق عالمی خطرے کے تازہ ترین جائزے کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کرنے والی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک نئی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ داعش۔ خراسان مسلسل انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے باوجود بڑے بیرونی حملے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کونسل کو اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسداد دہشت گردی اور انسداد دہشت گردی کمیٹی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹوریٹ سے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس کی 23 ویں اسٹریٹجک رپورٹ پر داعش اور اس [illegible]

جنگجوؤں کو برقرار رکھا ہے اور خبردار کیا ہے کہ الحول نقل مکانی کے کیمپ کی بندش نے گروپ سے منسلک ہزاروں خواتین اور بچوں کو لاپتہ کر دیا ہے یا دوبارہ بنیاد پرستی کا خطرہ ہے۔ اس کے برعکس، عراق نے اس گروپ سے وابستہ خاندانوں کو واپس بھیجنے کے بعد برسوں میں داعش کو اپنی کمزور ترین پوزیشن پر پہنچا دیا ہے۔ رپورٹ میں یہ انتباہ بھی کیا گیا ہے کہ آئی ایس آئی ایس بھرتی، فنانسنگ اور آپریشنل پلاننگ میں مدد کے لیے مصنوعی ذہانت، ڈرونز، انکرپٹڈ کمیونیکیشنز اور کرپٹو کرنسیوں کا تیزی سے استحصال کر رہا ہے، جو بین الاقوامی انسداد دہشت گردی کی کوششوں کے لیے نئے چیلنج پیش کر رہا ہے۔ سلامتی کونسل کو [illegible]

ٹی ٹی پی کے سربراہ نے پاکستان کے اندر موجودگی کا دعویٰ کیا

اسلام آباد کے افغانستان کے بیانیے کو چیلنج کیا

خیبر پختونخوا: کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے ایک نئی ویڈیو جاری کی ہے جس میں مبینہ طور پر اس کے سربراہ مفتی نور ولی محسود کو پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر سے کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جس میں اسلام آباد کے اس دیرینہ دعوے کو براہ راست چیلنج سمجھا جاتا ہے کہ گروپ کی قیادت پڑوسی ملک افغانستان میں چھپی ہوئی ہے۔ فوٹیج میں نور ولی محسود کو کرم اور کرک اضلاع کے علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جو تنظیم کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں کے باوجود پاکستانی حدود کے اندر غیر محدود نقل و حرکت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ سی این این نیوز۔18 کو معلوم ہوا ہے کہ نور ولی محسود نے اس ایڈریس کا استعمال ایسے عسکریت پسند دھڑوں سے کیا جو ٹی ٹی پی کے ساتھ منسلک نہیں ہیں کہ وہ تنظیم کی صفوں میں شامل ہوں۔ انہوں نے مبینہ طور پر غیر وابستہ گروپوں پر زور دیا کہ وہ اس کے خلاف متحد ہو جائیں جسے انہوں نے "کافر پاکستانی فوج" کے طور پر بیان کیا ہے اور خطے میں سرگرم جہادی تنظیموں کے درمیان زیادہ تعاون پر زور دیا ہے۔ ٹی ٹی پی کے سربراہ نے پاکستان کی فوجی اسٹیبلشمنٹ کو ایک سخت انتباہ بھی جاری کیا، جس میں سیکیورٹی فورسز اور حکومتی اہداف کے خلاف تیز حملوں کی دھمکی دی گئی۔ نور ولی محسود نے اشارہ [illegible]

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

سڑک سے ضمنی انتخاب تک تبدیلی کا اشارہ؟

بھارت کی جمہوری سیاست میں عوامی تحریکیں اور انتخابی نتائج ہمیشہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی نوجوانوں نے کسی اجتماعی مقصد کے لیے منظم ہو کر آواز بلند کی، اس کے اثرات صرف سڑکوں تک محدود نہیں رہے بلکہ اقتدار کے ایوانوں میں بھی محسوس کیے گئے۔ حالیہ دنوں نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں، تعلیمی نظام میں شفافیت اور روزگار کے مسائل کو لے کر نوجوانوں کی احتجاجی تحریک نے قومی سطح پر ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دیا۔ 15 سال اور اس سے زیادہ عمر کے نوجوانوں کی روزگار میں شرکت 2017-16 میں 42.7 فیصد تھی جو گھٹ کر مارچ 2026 میں 38.7 فیصد رہ گئی۔ وہیں مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک سے کروڑوں نوجوانوں کے نوکری اور تعلیم مکمل کرنے کے خواب چکنا چور ہو گئے۔ نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے قریب 22 بچے و بچیوں نے خودکشی کی۔ اسی کے بعد نوجوان کو خود سڑک پر آ کر اس مسئلہ کو اٹھانا پڑا۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کی جمہوری سیاست میں عوامی تحریکیں اور انتخابی نتائج ہمیشہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی نوجوانوں نے کسی اجتماعی مقصد کے لیے منظم ہو کر آواز بلند کی، اس کے اثرات صرف سڑکوں تک محدود نہیں رہے بلکہ اقتدار کے ایوانوں میں بھی محسوس کیے گئے۔ حالیہ دنوں نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں، تعلیمی نظام میں شفافیت اور روزگار کے مسائل کو لے کر نوجوانوں کی احتجاجی تحریک نے قومی سطح پر ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دیا۔ 15 سال اور اس سے زیادہ عمر کے نوجوانوں کی روزگار میں شرکت 2017-16 میں 7.42 فیصد تھی جو گھٹ کر مارچ 2026 میں 7.38 فیصد رہ گئی۔ وہیں مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک سے کروڑوں نوجوانوں کے نوکری اور تعلیم مکمل کرنے کے خواب چکنا چور ہو گئے۔ نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے قریب 22 بچے و بچیوں نے خودکشی کی۔ اسی کے بعد نوجوان کو خود سڑک پر آ کر اس مسئلہ کو اٹھانا پڑا۔ نوجوانوں کی بات سننے کے بجائے حکومت نے ان کی آواز دبانے کے لیے ظالمانہ رویہ اختیار کیا۔ جس نے حکومت کی بے حسی ہی نہیں بلکہ کھوکھلے پن کو بھی سامنے لا دیا۔ عوم میں یہ پیغام گیا کہ نقلی راشٹرواد، فرقہ وارانہ نفرت اور مذہب کی افیم چٹا کر بی جے پی صرف اقتدار میں بنے رہنا چاہتی ہے۔ اس کے پاس بچوں کے مستقبل کو سنوارنے اور بہتر مواقع فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے فوراً بعد آئے بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کے ضمنی انتخابات کے نتائج نے سیاسی مبصرین کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ نتائج نوجوانوں کی بے چینی اور بدلتے ہوئے عوامی مزاج کی عکاسی کرتے ہیں، یا انہیں محض مقامی سیاسی عوامل کا نتیجہ سمجھا جائے۔

جمہوریت میں ضمنی انتخابات اگرچہ حکومتیں تبدیل نہیں کرتے، لیکن وہ عوامی رائے کے بدلتے رجحانات کی نشاندہی ضرور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی جماعتیں انہیں آئندہ بڑے انتخابات کے لیے ایک اشارہ تصور کرتی ہیں۔ حالیہ ضمنی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو مدھیہ پردیش اور بہار میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ گجرات میں وہ اپنی نشست برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ ان نتائج نے یہ بحث چھیڑ دی کہ آیا ملک میں سیاسی فضا تبدیل ہو رہی ہے یا نہیں۔ بہار کی بانکی پور اسمبلی نشست خاص طور پر قومی توجہ کا مرکز رہی۔ یہ نشست بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین کے راجیہ سبھا جانے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ یہ سیٹ تیس سالوں سے بی جے پی کے پاس ہے، چار مرتبہ نتن نوین بانکی پور کی بہار اسمبلی میں نمائندگی کر چکے ہیں۔ یہ انتخاب بھی انہیں کے نام پر لڑا گیا تھا، اس لیے اسے پارٹی کی ساکھ سے جوڑا جا رہا تھا۔ اس نشست پر جن سوراج پارٹی کے سربراہ پرشانت کشور کی کامیابی کو صرف ایک انتخابی جیت نہیں بلکہ ایک علامتی کامیابی کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ پرشانت کشور، جو برسوں تک انتخابی حکمت عملی کے ماہر کے طور پر جانے جاتے تھے، اب خود فعال سیاست میں قدم رکھ چکے ہیں۔ ان کی کامیابی نے یہ سوال پیدا کیا ہے کہ کیا بہار میں روایتی سیاسی مساوات بدل رہی ہے اور کیا ایک نئی سیاسی قوت ابھرنے کی کوشش کر رہی ہے؟ یہ سوال اس لئے بھی پیدا ہو رہا ہے کہ بانکی پور سیٹ پر ہندو اعلیٰ ذاتوں کی اقلیت اور او بی سی

کے مقابلہ اکثریت ہے۔ تو کیا اعلیٰ ذات کے روایتی ہندو ووٹ بی جے پی سے دور ہو رہے ہیں؟

اسی طرح مدھیہ پردیش کی دتیہ اسمبلی نشست پر کانگریس کی کامیابی بھی اہم سیاسی واقعہ بن گئی۔ اگرچہ یہ نشست پہلے بھی کانگریس کے پاس تھی، لیکن رکن اسمبلی کی نااہلی کے بعد ہونے والے ضمنی انتخاب میں دوبارہ کامیابی نے کانگریس کے حوصلے بلند کیے ہیں۔ ریاستی کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے اسے عوام کی تبدیلی کی خواہش کا اظہار قرار دیا، جبکہ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق اس کامیابی میں مقامی تنظیمی سرگرمی، امیدوار کا انتخاب اور حکمراں جماعت کے اندرونی اختلافات بھی اہم عوامل رہے۔ گجرات میں صورتحال مختلف رہی، جہاں بھارتیہ جنتا پارٹی نے منجل پور اسمبلی نشست برقرار رکھتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ اس کا روایتی ووٹ بینک اب بھی بڑی حد تک محفوظ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں سیاسی رجحانات یکساں نہیں ہیں اور ہر ریاست کی اپنی سیاسی، سماجی اور علاقائی حقیقتیں ہیں۔

ان ضمنی انتخابات کے ساتھ نوجوانوں کی حالیہ تحریک کو بھی جوڑا جا رہا ہے۔ نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف شروع ہونے والا احتجاج صرف ایک امتحان تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے تعلیم، روزگار، میرٹ، شفافیت اور حکومتی جوابدہی جیسے وسیع تر سوالات کو قومی بحث کا حصہ بنا دیا۔ بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوانوں نے پرامن احتجاج، دھرنوں اور سوشل میڈیا مہمات کے ذریعے اپنی آواز بلند کی۔ اس تحریک نے یہ واضح کیا کہ نئی نسل صرف نظریاتی یا مذہبی مسائل ہی نہیں بلکہ تعلیم، روزگار، مستقبل اور بہتر حکمرانی جیسے عملی مسائل کو بھی سیاسی ترجیحات میں شامل دیکھنا چاہتی ہے۔

سوشل میڈیا نے اس تحریک کو قومی سطح پر پہنچانے میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ روایتی میڈیا کے مقابلے میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم نوجوانوں کی آواز بن کر سامنے آئے۔ مختصر ویڈیوز، میمز، پوسٹرز اور آن لائن مہمات نے تحریک کو وسیع تر عوامی حمایت فراہم کی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آج کی سیاست میں ڈیجیٹل ذرائع رائے عامہ کی تشکیل میں پہلے سے کہیں زیادہ مؤثر ہو چکے ہیں۔ اگرچہ بعض تجزیہ نگار نوجوانوں کی تحریک اور ضمنی انتخابات کے نتائج کو آپس میں جوڑ رہے ہیں، لیکن ایک محتاط تجزیہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان براہِ راست تعلق قائم کرنے میں احتیاط برتی جائے۔ ضمنی انتخابات پر اکثر مقامی امیدوار، ذات پات کی سیاست، تنظیمی طاقت، انتخابی حکمت عملی، علاقائی مسائل اور مقامی قیادت جیسے عوامل زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے صرف چند نشستوں کے نتائج کی بنیاد پر قومی سطح پر کسی بڑی سیاسی تبدیلی کا حتمی اعلان کرنا قبل از وقت ہوگا۔

تاہم اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ نوجوانوں کی تحریک نے حکومت اور اپوزیشن دونوں کو نئے انداز میں سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر نوجوانوں کے مسائل، خاص طور پر تعلیم، امتحانات کی شفافیت، روزگار اور مہنگائی جیسے سوالات آئندہ بھی سیاسی مباحث کے مرکز میں رہتے ہیں تو یقیناً سیاسی جماعتوں کو اپنی حکمت عملی تبدیل کرنا ہوگی۔ موجودہ دور کا نوجوان صرف وعدے نہیں بلکہ عملی نتائج دیکھنا چاہتا ہے۔ بھارت کی سیاسی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ نوجوانوں کی تحریکوں نے کئی مرتبہ بڑے سیاسی تغیرات کی بنیاد رکھی ہے۔ گجرات کی نو نرمان تحریک، جے پرکاش نارائن کی تحریک، بدعنوانی کے خلاف انا ہزارے کی تحریک اور کسانوں کی حالیہ تحریک، سب نے کسی نہ کسی مرحلے پر قومی سیاست کی سمت متاثر کی۔ اگرچہ ہر تحریک کے اسباب اور نتائج مختلف رہے، لیکن ایک مشترکہ حقیقت یہ ہے کہ عوامی دباؤ نے ہمیشہ حکومتوں کو اپنی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا۔

حالیہ صورتحال میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ نوجوانوں نے پرامن احتجاج اور آئینی طریقۂ کار کے ذریعے اپنے مطالبات پیش کیے۔ یہ جمہوریت کی مضبوطی کی علامت ہے کہ شہری اپنی آواز قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر بلند کریں۔ اسی کے ساتھ حکومتوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ ایسے احتجاج کو محض سیاسی مخالفت قرار دینے کے بجائے ان میں پوشیدہ عوامی پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ سیاسی جماعتوں کے لیے بھی یہ نتائج ایک اہم سبق رکھتے ہیں۔ صرف انتخابی نعروں یا روایتی سماجی اتحادوں کے سہارے کامیابی حاصل کرنا اب پہلے جیسا آسان نہیں رہا۔ نوجوان ووٹر معلومات تک فوری رسائی رکھتا ہے، حکومت کی کارکردگی کا مسلسل جائزہ لیتا ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی رائے بھی قائم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب شفاف حکمرانی، بہتر تعلیم، روزگار کے مواقع، امتحانی نظام کی ساکھ اور اداروں کی جوابدہی جیسے مسائل انتخابی سیاست میں زیادہ اہمیت حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کے ضمنی انتخابات کے نتائج کو نہ تو غیر معمولی سیاسی انقلاب قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں مکمل طور پر معمول کا انتخابی عمل سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ یہ نتائج یقیناً عوامی رجحانات میں بعض تبدیلیوں کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی اہمیت کا اندازہ آئندہ ریاستی اسمبلی انتخابات اور اس کے بعد ہونے والے عام انتخابات میں ہی ہو سکے گا۔ البتہ ایک حقیقت اب کافی حد تک واضح دکھائی دیتی ہے کہ بھارت کی سیاست میں نوجوان پہلے سے کہیں زیادہ فعال، باشعور اور فیصلہ کن کردار ادا کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر سیاسی جماعتیں ان کے حقیقی مسائل کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتی ہیں تو انہیں عوامی اعتماد حاصل ہو سکتا ہے، ورنہ نوجوانوں کی یہی بیداری مستقبل میں ملک کی سیاست کے نئے رخ کا تعین بھی کر سکتی ہے۔ سیاسی، صحافتی اور عوامی حلقوں میں "سڑک سے ضمنی انتخاب تک" کی اصطلاح عام طور پر کسی لیڈر، جماعت یا تحریک کے عوامی احتجاج اور سڑکوں کی سیاست (Street Politics) کو چھوڑ کر باقاعدہ انتخابی عمل اور پارلیمانی سیاست کا حصہ بننے کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے۔ احتجاجی اور دھرنوں کی سیاست سے نکل کر جمہوری و آئینی طریقے (ووٹ کے نظام) پر اعتماد کا اظہار۔ سڑکوں پر عوامی ہجوم اکٹھا کرنے کے دعوؤں کو بیلٹ باکس کے ذریعے حقیقی انتخابی طاقت میں بدلنے کی کوشش۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مسلمان ہوشیار رہیں فتنۂ شکیلیت دروازے پر ہے

اس وقت امتِ مسلمہ جن ایمان سوز فتنوں کی یلغار کا سامنا کر رہی ہے ان میں ایک نہایت خطرناک مہلک اور خاموش فتنہ شکیلیت کا فتنہ ہے جس کا بانی شکیل بن حنیف مدعیِ مہدویت و میسحیت اور کذابِ زمانہ ہے۔ اس کے گمراہ کن نظریات اور ارتدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتنہ بہت حد تک قادیانیت کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے بلکہ بعض پہلوؤں سے اس کا فریب قادیانیت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عموماً اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں جبکہ شکیلیت کے پیروکار ظاہری طور پر مکمل مسلمان دیندار سر پر ٹوپی چہرہ پر داڑھی مولویانہ لباس اور سنت کے پابند نظر آتے ہیں تاکہ اسی ظاہری دینداری کو ڈھال بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس فتنہ نے نہ صرف عام لوگوں بلکہ دین سے بے زار اور بظاہر دیندار سمجھے جانے والے افراد حتیٰ کہ جدید تعلیم یافتہ طبقے کو بھی اپنا نشانہ بنایا ہے۔ چند ہی برسوں میں اس کے اثرات ملک کے طول وعرض سے نکل کر بیرونِ ملک تک پہنچ چکے ہیں اور اس کی گمراہ کن سرگرمیوں کی خبریں سن کر ہر دردمند مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کذاب شکیل بن حنیف کا تعلق عثمان پور رتن پورہ موضع دربھنگہ صوبہ بہار سے ہے۔ اس نے ایک غریب اور پسماندہ خاندان میں آنکھ کھولی۔ دینی تعلیم سے تقریباً ناواقف تھا البتہ اسکولی تعلیم کے بعد روزگار کی تلاش میں دہلی پہنچا جہاں محلہ نبی کریم میں ہارڈ ویئر کا کاروبار شروع کیا اور بظاہر تبلیغی جماعت سے وابستگی اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد جب مالی حالات بہتر ہوئے تو اس نے نہایت خفیہ انداز میں اپنے باطل نظریات کی اشاعت اور لوگوں کی ذہن سازی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جب اس کی حقیقت اہلِ محلہ پر آشکار ہوئی تو غیرت مند مسلمانوں نے سخت باز پرس کی جس کے نتیجے میں اسے وہاں سے نکلنا پڑا۔ بعد ازاں لکشمی نگر میں رہائش اختیار کی جہاں ٹیوشن پڑھانے کے ساتھ ساتھ خاموشی سے اپنے نظریات کی تبلیغ اور نام نہاد روحانی مجلسوں کے ذریعے مہدویت کی بیعت لینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب علماء اور عوام نے اس سے اس کے دعوے کی دلیل طلب کی تو وہ لاجواب ہو گیا معافی مانگی اور تحریری طور پر اپنے دعوے کو غلط قرار دیا۔ بعد میں اس نے مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد میں مہدی نگر کے نام سے اپنا مرکز قائم کیا جہاں وہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ رہ کر خفیہ انداز میں اپنی گمراہ کن سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ ہدایت دیتا ہے کہ علماء سے کسی قسم کی گفتگو نہ کریں تاکہ اس کے باطل عقائد بے نقاب نہ ہو سکیں۔ معتبر ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کذاب شکیل بن حنیف کی دوسری شادی ضلع ارریہ کے جوکی ہاٹ پرکھنڈ کے گاؤں ہروا کے ایک جھولا چھاپ ڈاکٹر کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ظاہری دولت ٹھاٹھ باٹھ اور جھوٹی شان وشوکت سے متاثر ہو کر اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا بلکہ اس کے مشن اور سرگرمیوں کی تائید وحمایت بھی کرتے رہے۔ یہ نہایت ہی دل سوز غمگین اور فکر کی بات ہے۔ دنیا کی چند روزہ چمک دمک اور ظاہری آسائشوں کی خاطر دین وایمان جیسے عظیم سرمایہ کو داؤ پر لگا دینا کسی بھی صاحبِ ایمان کے لیے انتہائی خسارے کا سودا ہے۔ ایک مسلمان کی اصل دولت اس کا ایمان ہونا چاہیے نہ کہ مال و دولت جاہ و منصب یا ظاہری شان وشوکت۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ جھولا چھاپ ڈاکٹر اپنا گھر بار چھوڑ کر کذاب شکیل بن حنیف کے ساتھ رہنے لگا ہے اور اس کی سرگرمیوں میں اس کا معاون و مددگار ہے۔ یہ انتہائی تشویش ناک معاملہ ہے جس پر ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیے اور ایسے گمراہ کن افکار وفتنوں سے خود بھی بچنا چاہیے اور اپنے اہل وعیال کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور کذاب شکیل بن حنیف دونوں کے پیروکار بظاہر اسلام کا نام لیتے ہیں مگر حقیقت میں اسلام کے مسلمہ عقائد کو مسخ کرنے اور امت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول جیسے متفقہ اسلامی عقیدے کا انکار کیا قرآن وحدیث کی من مانی تاویلیں کیں اور امتِ مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد سے انحراف کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء اور مفتیانِ کرام نے ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ایسے فتنوں سے خود بھی محفوظ رہے اور اپنے اہل وعیال کو بھی ان کے شر سے بچائے۔ ظاہری دینداری لمبی داڑھی سنت کے مطابق لباس کثرتِ عبادت یا خوش نما گفتگو کسی شخص کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اصل معیار قرآن وسنت اجماعِ امت اور اکابر علماءِ حق کی تعلیمات ہیں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی اور ایمان کی حفاظت مضمر ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۶/اگست ۔۲۰۲۶

کرناٹک کانگریس میں اختلافات

کرناٹک کابینہ میں توسیع کے مسئلہ پر ریاستی کانگریس میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ دو سینئر قائدین نے پارٹی کی ابتدائی رکنیت سے استعفیٰ پیش کر دیا ہے جبکہ کچھ اور قائدین نے بھی وزارتی عہدہ نہ ملنے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کچھ استعفوں کے تعلق سے غور کرنے لگے ہیں۔ کرناٹک میں معاہدہ کے مطابق چیف منسٹر کی تبدیلی ہوئی ہے۔ سدارامیا کی جگہ ڈی کے شیوکمار کو نیا چیف منسٹر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کچھ وزراء کے ساتھ حلف لیا تھا اور اب وہ اپنی کابینہ میں توسیع کر رہے ہیں۔ پارٹی ہائی کمان سے 20 وزراء کی شمولیت کی منظوری دی گئی ہے۔ ان میں کچھ سینئر قائدین اور سابق وزراء کا نام شامل نہیں ہے۔ کچھ ایسے بھی امیدوار تھے جو وزارت کے خواہشمند تھے تاہم ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی ہے۔ جہاں تک وزارت کی تشکیل کا سوال ہے تو یہ چیف منسٹر کا اختیار تمیزی ہوتا ہے اور کابینہ میں ارکان کی شمولیت کی ایک حد بھی طئے ہے۔ اس سے زیادہ ارکان کو کابینہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح سینئر قائدین اور دیگر ارکان اسمبلی کی وزارتی عہدہ کی خواہش بھی ایک فطری بات ہے۔ پارٹی کیلئے جدوجہد کرنے اور کام کرنے کے بعد وہ عہدوں کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ تاہم یہ صورتحال سبھی کو نظر میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر کسی کو خوش یا مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ سبھی کی خواہشات کی تکمیل کسی بھی حکومت کیلئے ممکن نہیں ہو سکتی۔ چیف منسٹر کا اپنا ایک خیال ہوتا ہے جس کے تحت وہ کابینہ کے ارکان کو منتخب کرتے ہیں۔ پارٹی قائدین ناراضگی کا اظہار پارٹی کے داخلی فورم میں کر سکتے ہیں تاہم دو سینئر قائدین نے استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور کچھ اور قائدین استعفے کے تعلق سے غور کر رہے ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس نے ہمیشہ سے کانگریس کو نقصان پہونچایا ہے۔ پارٹی نے کئی مواقع پر ایسی صورتحال میں سمجھوتے کئے ہیں اور ناراض قائدین کو منانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے پارٹی قائدین کھل کر اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ فی الحال چیف منسٹر ڈی کے شیوکمار نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ کانگریس پارٹی کی روایات کے مغائر ہے۔ وہ اس بار سخت گیر موقف اختیار کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں تاکہ پارٹی میں ڈسپلن کو یقینی بنایا جا سکے۔ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ اگر کوئی قائدین استعفے پیش کرتے ہیں وہ ان استعفوں کو چند منٹوں میں قبول کر لیا جائے گا۔ اس طرح انہوں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ دباؤ کی حکمت عملی کو قبول نہیں کیا جائے گا اور ہر کسی کو پارٹی کے فیصلوں اور اقدامات کو قبول کرنا ہوگا۔ پارٹی کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کی جانب سے فیصلے کئے جا رہے ہیں اور چونکہ آئندہ دو سال بعد ریاست میں اسمبلی انتخابات بھی ہونے والے ہیں ایسے میں انتخابی امکانات کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ ڈی کے شیوکمار کی پالیسی سے پارٹی کے چند دوسرے قائدین اختلاف کر سکتے ہیں اور ناراضگی ظاہر کر سکتے ہیں تاہم انہیں پارٹی کے فیصلوں کو قبول کرنے اور دوررس اثرات کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ شیوکمار کے تعلق سے مشہور ہے کہ وہ سخت فیصلے کرنے کے عادی ہیں اور وہ نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنے انداز میں کام کرتے ہیں۔ کرناٹک میں کانگریس کو اقتدار پر واپس لانے میں ان کے رول سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور اسی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں نصف معیاد کے بعد ریاست کی عنان اقتدار پارٹی ہائی کمان کی جانب سے سونپی گئی ہے۔ اب بھی وہ سخت فیصلے کر رہے ہیں۔ ریاست کے حالات اور پارٹی کے مستقبل کے انتخابی امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح کے سخت فیصلے بسا اوقات ضروری بھی ہوتے ہیں۔ پارٹی کی مرکزی قیادت چیف منسٹر کے فیصلوں کے ساتھ ہے اور اس نے ایک فہرست کو منظوری بھی دیدی ہے۔ ایسے میں جو قائدین ناراض ہیں ان سے خود چیف منسٹر نے بات کرنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ناراض قائدین کو شخصی توقعات اور عہدوں کی خواہش کو ترجیح دینے کی بجائے پارٹی مفادات اور دوررس اثرات کو بھی پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

سعودی عرب آج ایک اہم تاریخی موڑ پر کھڑا ہے۔ وہ اپنے ماضی کو چھوڑ کر آگے نہیں بڑھنا چاہتا بلکہ اپنی تاریخی و مذہبی شناخت کی بنیاد پر مستقبل تعمیر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ توحید اس کی فکری بنیاد، حرمین شریفین اس کی روحانی شناخت، ریاستی ادارے اس کا انتظامی ڈھانچہ اور ویژن 2030 اس کے مستقبل کی منصوبہ بندی کا بڑا عنوان ہے۔ شاہ سلمان سے محمد بن سلمان تک کا سفر محض اقتدار کی منتقلی کا سفر نہیں بلکہ روایت سے مستقبل، تیل پر انحصار سے متنوع معیشت اور روایتی نظم سے جدید ریاستی انتظام کی طرف ایک بڑے قومی سفر کی علامت ہے۔ اس سفر کی مکمل کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ تاریخ کرے گی لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ سعودی عرب نے اپنے مستقبل کے بارے میں ایک واضح سمت اختیار کر لی ہے۔ اگر یہ تبدیلی حرمین کی خدمت، اسلامی و تہذیبی شناخت، معاشی ترقی، علمی پیش رفت اور انسانی صلاحیتوں کے فروغ کے درمیان متوازن رہتی ہے۔

شاہ سلمان سے محمد بن سلمان تک: سعودی عرب کا نیا سفر

مطیع الرحمن عزیز

دنیا کے نقشے پر سعودی عرب محض ایک ملک نہیں بلکہ مسلمانوں کے دینی اور روحانی جذبات کا ایک عظیم مرکز ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی موجودگی نے اسے عالم اسلام میں وہ مقام عطا کیا ہے جو دنیا کے کسی اور ملک کو حاصل نہیں۔ خانہ کعبہ، مسجد نبوی، حج و عمرہ اور اسلامی تاریخ کے بے شمار روشن ابواب سعودی عرب کی شناخت کا بنیادی حصہ ہیں۔ اسی لیے سعودی عرب کی سیاسی، معاشی اور سماجی تبدیلی کو صرف ایک ملک کی داخلی تبدیلی سمجھنا درست نہیں۔ وہاں ہونے والی ہر بڑی پیش رفت عالم اسلام میں خصوصی دلچسپی کا باعث بنتی ہے۔ جدید سعودی عرب کی تاریخ میں توحید اور کتاب وسنت کی طرف رجوع کی اصلاحی تحریک کا ایک اہم کردار رہا ہے۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی اصلاحی دعوت اور آل سعود کی سیاسی جدوجہد نے جزیرہ عرب کی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ بعد میں شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے مختلف علاقوں کو متحد کر کے 1932ء میں مملکتِ سعودی عرب کی بنیاد رکھی۔ ایک منتشر خطے کو متحد کر کے ایک مرکزی ریاست قائم کرنا سعودی تاریخ کا بنیادی سنگِ میل تھا۔ اس کے بعد آنے والے حکمرانوں نے ریاستی اداروں، تعلیم، صحت، مواصلات، بنیادی ڈھانچے اور معیشت کو ترقی دی۔ تیل کی دولت نے سعودی عرب کو معاشی قوت عطا کی، لیکن اس کے ساتھ حرمین شریفین کی خدمت سعودی ریاست کی بنیادی ترجیحات میں شامل رہی۔

سعودی عرب کی سب سے بڑی مذہبی ذمہ داری حرمین شریفین کی خدمت ہے۔ ہر سال دنیا کے مختلف ممالک سے لاکھوں مسلمان حج اور عمرہ کے لیے سعودی عرب پہنچتے ہیں۔ اتنے بڑے عالمی اجتماع کا انتظام ایک غیر معمولی انتظامی صلاحیت کا تقاضا کرتا ہے۔ سعودی عرب نے گزشتہ دہائیوں میں حرمین کی توسیع، سڑکوں، ٹرانسپورٹ، صحت، سیکیورٹی اور زائرین کی سہولت کے لیے بڑے منصوبے مکمل کیے ہیں۔ آج جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل خدمات اور مربوط انتظامی نظام کے ذریعے حجاج و معتمرین کی خدمت کا دائرہ مزید وسیع کیا جا رہا ہے۔ یوں حرمین کی خدمت کی قدیم روایت کو جدید انتظامی وسائل سے جوڑنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے 2015ء میں سعودی عرب کی قیادت سنبھالی۔ ان کی شخصیت سعودی ریاست کے کئی تاریخی ادوار کا مشاہدہ رکھنے والی قیادت کی نمائندگی کرتی ہے۔ ان کے دور میں سعودی عرب نے ایک طرف اپنی تاریخی و مذہبی شناخت اور حرمین کی خدمت کو جاری رکھا، تو دوسری طرف مستقبل کی معیشت اور نئی نسل کے لیے ایک وسیع منصوبہ بندی کا آغاز کیا۔ اسی سلسلے میں ویژن 2030 سعودی عرب کے مستقبل کا سب سے نمایاں قومی منصوبہ بن کر سامنے آیا۔

ویژن 2030 کا بنیادی مقصد سعودی معیشت کو تیل پر انحصار سے نکال کر زیادہ متنوع، جدید اور پائیدار معیشت میں تبدیل کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت سیاحت، ٹیکنالوجی، صنعت، سرمایہ کاری، کھیل، ثقافت، تفریح، لاجسٹکس اور دیگر شعبوں میں ترقی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ویژن 2030 صرف اقتصادی منصوبہ نہیں۔ اس میں نوجوانوں کے لیے روزگار، تعلیم، ہنر، خواتین کی معاشی شرکت، حکومتی کارکردگی اور شہری سہولتوں کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ سعودی سرکاری رپورٹ کے

مطابق 2025ء تک ویژن 2030 کے مختلف شعبوں میں قابلِ ذکر پیش رفت ہوئی ہے اور کئی منصوبے اپنے مقررہ اہداف کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ محمد بن سلمان آل سعود سعودی عرب کے نئے دور کا سب سے نمایاں چہرہ ہیں۔ ولی عہد اور وزیر اعظم کی حیثیت سے وہ ویژن 2030 کے نفاذ میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی قیادت میں سعودی عرب نے اپنی معیشت، معاشرت اور عالمی کردار کو نئے انداز میں تشکیل دینے کی کوشش کی ہے۔ محمد بن سلمان کے دور میں نوجوانوں کو قومی ترقی کا اہم سرمایہ سمجھا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، سرمایہ کاری، سیاحت، کھیل اور جدید صنعتوں میں سعودی نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ تبدیلی سعودی عرب کے لیے ایک بڑا تجربہ بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ جدید معیشت اور عالمی معیار کی ترقی کے ساتھ اپنی مذہبی اور تہذیبی شناخت کو بھی مضبوطی سے برقرار رکھ سکے گا؟

سعودی عرب کے موجودہ سفر کا سب سے اہم پہلو شاید یہی ہے کہ وہاں روایت اور جدیدیت کے درمیان ایک نیا توازن پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ایک طرف قرآن وسنت، حرمین شریفین، عربی زبان اور اسلامی تہذیب سعودی شناخت کا حصہ ہیں، تو دوسری طرف جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل گورننس، عالمی سرمایہ کاری، سیاحت اور جدید شہری منصوبے مستقبل کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ اگر جدیدیت کا مقصد عوامی سہولت، معاشی ترقی، تعلیم، تحقیق اور خدمت کو بہتر بنانا ہو تو یہ دینی و تہذیبی شناخت کے ساتھ بھی آگے بڑھ سکتی ہے۔ اصل کامیابی یہی ہوگی کہ سعودی عرب جدید دنیا کے تقاضوں کو قبول کرتے ہوئے اپنی بنیادی شناخت سے رشتہ کمزور نہ ہونے دے۔ آج سعودی عرب صرف تیل پیدا کرنے والی ریاست نہیں رہا۔ وہ عالمی سرمایہ کاری، توانائی، سفارت کاری، علاقائی سیاست اور بین الاقوامی اقتصادی تعاون میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کا جغرافیائی محلِ وقوع بھی اسے غیر معمولی اہمیت دیتا ہے۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے سعودی عرب مستقبل میں تجارت، سرمایہ کاری اور لاجسٹکس کے عالمی مرکز کے طور پر اپنی حیثیت مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ محمد بن سلمان کی خارجہ پالیسی میں سعودی قومی مفادات، علاقائی استحکام، معاشی تعاون اور عالمی سطح پر سعودی اثر و رسوخ کو بڑھانے پر خاص توجہ دکھائی دیتی ہے۔ سعودی عرب کے سامنے اصل امتحان صرف بلند و بالا عمارتیں یا بڑے منصوبے تعمیر کرنا نہیں بلکہ ایک ایسا مضبوط نظام قائم کرنا ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے معاشی طور پر پائیدار، علمی طور پر مضبوط، انتظامی طور پر موثر اور سماجی طور پر متوازن ہو۔ ویژن 2030 کی حقیقی کامیابی اسی وقت ثابت ہوگی جب سعودی عرب تیل کے بعد بھی مضبوط معیشت برقرار رکھ سکے، نوجوانوں کو بہتر مواقع دے، تعلیم و تحقیق کو فروغ دے، عالمی سرمایہ کاری حاصل کرے اور حرمین شریفین کی خدمت کو مزید بہتر بنائے۔

شاہ سلمان اور محمد بن سلمان کو سعودی عرب کی تاریخ میں صرف دو الگ شخصیات کے طور پر دیکھنا شاید مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔ شاہ سلمان ریاستی روایت، تاریخی تجربے اور ادارہ جاتی تسلسل کی نمائندگی کرتے ہیں، جبکہ محمد بن سلمان نئی نسل، جدید ٹیکنالوجی، تیز رفتار اصلاحات اور مستقبل پر مرکوز قومی منصوبہ بندی کی علامت بن کر سامنے آئے ہیں۔ ایک طرف حرمین شریفین کی خدمت کی صدیوں پر محیط روحانی ذمہ داری ہے، دوسری طرف ویژن 2030 کے ذریعے مستقبل کی معیشت تعمیر کرنے کا عزم۔ یہی امتزاج سعودی عرب کے موجودہ سفر کو منفرد بناتا ہے۔

سعودی عرب آج ایک اہم تاریخی موڑ پر کھڑا ہے۔ وہ اپنے ماضی کو چھوڑ کر آگے نہیں بڑھنا چاہتا بلکہ اپنی تاریخی و مذہبی شناخت کی بنیاد پر مستقبل تعمیر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ توحید اس کی فکری بنیاد، حرمین شریفین اس کی روحانی شناخت، ریاستی ادارے اس کا انتظامی ڈھانچہ اور ویژن 2030 اس کے مستقبل کی منصوبہ بندی کا بڑا عنوان ہے۔ شاہ سلمان سے محمد بن سلمان تک کا سفر محض اقتدار کی منتقلی کا سفر نہیں بلکہ روایت سے مستقبل، تیل پر انحصار سے متنوع معیشت اور روایتی نظم سے جدید ریاستی انتظام کی طرف ایک بڑے قومی سفر کی علامت ہے۔ اس سفر کی مکمل کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ تاریخ کرے گی، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ سعودی عرب نے اپنے مستقبل کے بارے میں ایک واضح سمت اختیار کر لی ہے۔ اگر یہ تبدیلی حرمین کی خدمت، اسلامی و تہذیبی شناخت، معاشی ترقی، علمی پیش رفت اور انسانی صلاحیتوں کے فروغ کے درمیان متوازن رہتی ہے تو سعودی عرب کا یہ نیا سفر نہ صرف خود سعودی عوام بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک اہم تجربہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ماضی سے رشتہ برقرار رکھتے ہوئے مستقبل تعمیر کرنا ہی سعودی عرب کے نئے سفر کا اصل امتحان ہے۔

شاہ سلمان بن عبدالعزیز سے محمد بن سلمان (MBS) تک سعودی عرب کا سفر ایک روایتی، تیل پر انحصار کرنے والی قدامت پسند مملکت سے ایک جدید، متنوع اور عالمی معاشی وثقافتی مرکز بننے کی کہانی ہے۔ شاہ سلمان کی سرپرستی اور ولی عہد محمد بن سلمان کی متحرک قیادت نے مل کر مملکت کو سعودی وژن 030 کے تحت ایک بالکل نئے دور میں داخل کر دیا ہے۔ تیل پر انحصار کا خاتمہ: وژن 2030 کا بنیادی مقصد ملکی معیشت کا رخ تیل سے ہٹا کر سیاحت، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کی طرف موڑنا ہے۔ میگا پراجیکٹس کا آغاز: نیوم (NEOM) اور دی لائن (The Line) جیسے فیوچرسٹک شہروں کی تعمیر، جو دنیا کو نئی طرزِ زندگی اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرائیں گے۔ پبلک انویسٹمنٹ فنڈ (PIF): اس فنڈ کے ذریعے دنیا بھر کی بڑی کمپنیوں اور کھیلوں (جیسے فٹ بال اور گالف) میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کر کے معیشت کو مستحکم کیا گیا۔ خواتین کی خودمختاری: خواتین کو گاڑی چلانے، اکیلے سفر کرنے، اور مردوں کے برابر ملازمت کے مواقع فراہم کیے گئے۔ تفریحی شعبے کا فروغ: مملکت میں سینما گھر کھولے گئے، میوزک کنسرٹس کا انعقاد ہوا، اور جنرل انٹرٹینمنٹ اتھارٹی کے تحت عالمی تفریحی سرگرمیاں شروع ہوئیں۔ مذہبی اعتدال پسندی: محمد بن سلمان نے کھلے عام "اعتدال پسند اسلام" کی طرف واپسی کا اعلان کیا، جس سے معاشرے میں رواداری بڑھی۔

غزل

نہ جانے قافلے پوشیدہ کس غبار میں ہیں
کہ منزلوں کے چراغ اب تک انتظار میں ہیں
بچا بچا کے گزرنا ہے دامن ہستی
شریک خار بھی کچھ جشن نو بہار میں ہیں
کسی جدید تلاطم کا انتظار نہ ہو
سنا تو ہے کہ سفینے ابھی قرار میں ہیں
پکارتے ہیں کہ دوڑو گزر نہ جائے یہ دور
چراغ بجھتے ہوئے سے جو رہ گزار میں ہیں
ابھی تو دور ہے منزل یہ قافلوں کے ہجوم
ابھی تو مرحلۂ جبر و اختیار میں ہیں
ابھی بہار نے سیکھی کہاں ہے دل جوئی
ہزار داغ ابھی قلب لالہ زار میں ہیں
نکھر نکھر کے جو مسموم کر رہے ہیں فضا
کچھ ایسے پھول بھی اختر نئی بہار میں ہیں

اختر انصاری اکبر آبادی

ذاکر نگر میں خواتین کارکنان کا سہ روزہ تنظیمی و تربیتی ورک شاپ

گروپ ورک اور عملی سرگرمیوں کے ذریعہ باہمی تعاون، مشاورت، منصوبہ بندی اور اجتماعی کام کے عملی پہلوؤں کا فروغ مقامی جماعت ذاکر نگر کے زیرِ اہتمام "كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْص" کے عنوان سے خواتین کارکنان کا سہ روزہ تنظیمی و تربیتی ورک شاپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس ورک شاپ کا بنیادی مقصد خواتین کارکنان میں تحریکی شعور کو مضبوط کرنا، تنظیمی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا، دعوتی و تنظیمی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور جماعتی نظم سے وابستگی کو مستحکم کرنا تھا۔ ورک شاپ میں مقامی جماعت کی کارکنان نے بھرپور دلچسپی لی اور وقت کی پابندی اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ شرکت کی۔ پہلے دن سورہ المائدہ کی آیت نمبر 2 کی تذکیر کے بعد امیر مقامی جناب مشرف علی نے افتتاحی کلمات میں پروگرام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس ورکشاپ کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اس تحریکی شعور کو تازہ کریں جو ایک کارکن کی اصل پہچان ہوتا ہے، اور اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ ہم اللہ کے دین کی اس دعوت اور تحریک کے ساتھ کس درجے کی وابستگی رکھتے ہیں، اور آئندہ ہمیں کس سمت میں آگے بڑھنا ہے۔ تین روزہ پروگرام کے خدوخال بتانے کے بعد انہوں نے شرکاء سے گزارش کی کہ اس پروگرام کے اختتام پر سب کے پاس اپنا ایک عملی منصوبہ ہو کہ آئندہ چند ماہ میں اپنی شخصیت اور کردار میں نیز اپنے علاقے میں ہمیں کیا تبدیلی لانی ہے اور کس طرح لانی ہے۔ اس کے بعد پانچ خواتین کارکنوں نے مولانا مودودیؒ کی کتاب "تحریک اور کارکن" کے الگ الگ ابواب کا حاصل مطالعہ پیش کیا اور اس پر بحث و مباحثہ میں حصہ لیا۔ پھر ڈاکٹر خان یاسر کی نگرانی میں مثالی ہفتہ واری پروگرام کی منصوبہ بندی اور نفاذ پر ایک گھنٹہ کی ورک شاپ ہوئی۔ دوران ورکشاپ ہفتہ واری پروگرام کے تعلق سے کئی نادر مگر قابل عمل آئیڈیاز اور تجاویز سامنے آئیں۔ اخیر میں اوپن سیشن میں شرکاء کے سوالوں کے جواب دئے گئے۔ دوسرے دن ڈاکٹر صبیحہ خانم نے ذاکر نگر میں خواتین میں تحریکی کاموں کے دوران اپنے زمینی تجربات شیئر کیے، جو انتہائی حوصلہ افزا، انقلابی اور قابل تقلید بھی تھے۔ تمام شرکاء نے اسے بڑی دلجمعی سے سنا اور اہم نکات نوٹ کیے۔ اس کے بعد پانچ کارکن خواتین کی جانب سے نعیم صدیقیؒ کی کتاب "تحریکی شعور" کا حاصل مطالعہ پیش کیا گیا اور اس پر بحث و مباحثہ ہوا۔ بعد ازاں ڈاکٹر خان یاسر کی نگرانی میں "تحریکی و تنظیمی شعور" پر ایک گھنٹے کی ورکشاپ منعقد ہوئی جس میں تنظیم و اجتماعیت کی اہمیت، تقاضوں اور چیلنجز پر مفصل روشنی ڈالی گئی۔ تیسرے دن جناب محمد شاداب نے خرم مرادؒ کی کتاب "لمحات" سے منفرد آئیڈیاز اور ایکٹیوزم کی مثالیں پیش کیں۔ اس کے بعد موقر رسالہ 'ترجمان القرآن' کے ایک مضمون کا اجتماعی مطالعہ ہوا۔ بعد ازاں مقامی سطح پر خواتین کے درمیان دین سے وابستگی اور دین کے فہم و شعور کو فروغ دینے کی عملی تدابیر پر ایک مذاکرہ ہوا، جس کے تحت 6 مختلف عناوین پر کارکنوں نے مختصر تقریریں کیں اور بحث و مباحثہ ہوا۔ فیڈ بیک سیشن میں تمام شرکاء نے اپنے تاثرات میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس نوعیت کے تربیتی اجتماعات مستقل بنیادوں پر منعقد کیے جائیں تاکہ کارکنان کی فکری، تنظیمی اور عملی تربیت کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ ڈاکٹر خان یاسر نے اختتامی کلمات میں پورے اجتماع کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آئندہ کے لائحۂ عمل پر گفتگو کی۔ انہوں نے دوران ورکشاپ حاصل ہونے والے فہم و شعور اور جذبات و کیفیات کو عملی زندگی میں منتقل کرنے پر زور دیا اور نصیحت کی کہ تحریکی ذمہ داریوں کو پورے خلوص و دلجمعی کے ساتھ نبھایا جائے اور دعوتِ دین کے کام کو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں وسعت دی جائے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا کہ اس نے اجتماع کو خیر و عافیت کے ساتھ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اجتماع کی کامیابی میں حصہ لینے والی تمام ذمہ دار بہنوں، مقررین، منتظمین اور کارکنان کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کے لیے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے، اخلاص میں اضافہ کرے اور انہیں دینِ حق کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ گروپ ورک اور عملی سرگرمیوں نے اجتماع کو مزید مؤثر بنایا۔ ان نشستوں میں کارکنان نے باہمی تعاون، مشاورت، منصوبہ بندی اور اجتماعی کام کے عملی پہلوؤں پر غور کیا۔ اس سے نہ صرف ان کی تنظیمی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا بلکہ ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے کا بھی بہترین موقع ملا۔ اجتماع کی ایک نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ اس میں کوئی بھی کارکن صرف سامع کی حیثیت سے شریک نہ تھی، بلکہ سب کو مختلف ذمہ داریاں ادا کرنی تھیں، جسے ہر ایک نے بڑی خوش اسلوبی، احساسِ ذمہ داری اور باہمی تعاون کے جذبے کے ساتھ انجام دیا۔ اس سے کارکنان میں خود اعتمادی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے سیکھنے اور نتیجہ خیز گفتگو کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔

فکر اسلامی کے فروغ و ابلاغ کیلئے تعلیمات اعلیٰ حضرت کی معنویت

قائد وعبقری کی خصوصیت ہے کہ وہ ہواؤں کے رُخ پر چلا نہیں کرتے۔ وہ اپنی تابندہ فکر، مضبوطِ قوتِ ارادی اور تدبر وحکمت سے ہواؤں کے رُخ موڑ لیا کرتے ہیں۔ بیسویں صدی کا ابتدائی زمانہ تحریکات کا تھا۔ مصالحت کی سیاست نے قائدین کو استقامت کی راہ سے رُوگرداں کر دیا تھا۔ مسلم وقار لُٹ رہا تھا۔ اسلامی شعار مٹ رہے تھے۔ مشرقی تمدن؛ مغربی تہذیب میں مدغم ہو رہی تھی۔ شعائرِ اسلامی کو اپنے ہاتھوں مٹایا جا رہا تھا تاکہ ہندو مسلم اتحاد مضبوط ہو۔ ایسے پُرفتن اور مغلوبیت کے زمانے میں امام اہلِ سنت امام احمد رضا کی ذات تھی جسے اسلام کی فکر تھی، شریعت کا پاس تھا، شعائرِ دین کا لحاظ تھا۔ اپنا چہرہ دے کر حاصل ہونے والی آزادی غلامی سے بدتر ہے۔ آزادی کی صبح کے متلاشی یکے بعد دیگرے قومی سودے کر رہے تھے۔ ۱۹۱۹ء میں ترکِ موالات نے مسلمانوں کی جائز نوکریاں چُھڑا ئیں۔ مسلمان مفلوک الحال ہوتے گئے۔ فرقہ پرست قومیں مستحکم ہوتی گئیں۔ فرقہ پرستوں کو قائد بنانے والے علما و سیاسی لیڈران اپنی ہی قوم کی آبرو نیلام کرتے رہے۔ ایسے دور میں تنہا امام احمد رضا نے ترکِ موالات کی آڑ میں تباہی کو بھانپ لیا۔ معاشی استحکام کی تجاویز پیش کیں۔ جس کی تفصیلات "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" اور "المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ ان تحریرات کے مطالعہ سے مغلوب ذہنوں کی فرقہ پرستانہ غلامی کا راز فاش ہوتا ہے۔ ایک صدی قبل امام احمد رضا نے جن خدشات کا اظہار کیا تھا۔ آج ان کے اثرات خوب دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ امام احمد رضا نے شعائرِ اسلامی کے سلسلے میں استقامت کی تلقین کی تھی۔ مسلم لیڈران نے مشرکین کی خوشی کے لیے ذبیحہ میں مصالحت کی کوششیں کیں۔ ماضی قریب میں ہند میں ذبیحہ کے لیے قانون وضع کر کے مسلمانوں پر ضرب لگائی جا چکی۔ اس لیے اسلامی شعائر کے تحفظ کے لیے فکرِ رضا کی اشاعت وقت کی ضرورت ہے۔ امام احمد رضا نے مسلم تجارت پر زور دیا تھا، لاپروائی نے غیروں کو حاوی کر دیا اور آج ہم کم زور معیشت کا رونا رو رہے ہیں۔ امام احمد رضا کے معاشی اصولوں کو اپنا کر مسلم معیشت کے استحکام کا خواب شرمندۂ تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کے تحفظ کے لیے امام احمد رضا نے قلمی جہاد کیا؛ آج اسلامی تہذیب سے دور کرنے کے لیے تمام تر قوت و وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ اس کے مقابل مشرکانہ تمدن تھوپنے کی سازش ہے، وندے ماترم، یوگا، شرکیہ نغموں کے نفاذ کی کوششیں دراصل اسلامی تہذیب سے انحراف کا اقدام ہے۔ جس کا جواب شریعت پر استقامت میں مضمر؛ حفظِ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے امام احمد رضا کی تمام تر جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج سیکڑوں گستاخانِ بارگاہِ رسالت کے مقابل مسلمان پُرعزم وصف آرا ہیں۔ کسی بھی مقام پر مسلمان ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جرأت برداشت نہیں کرتے، گستاخ کے مقابل عزیمت کی تاریخ رقم کرتے ہیں۔ یہ عزم و ہمت اسی تعلیم کا نتیجہ ہے جو بارگاہِ امام احمد رضا سے ملی۔ اور آج ہمیں بھی اسی درس کی تجدید کرنی ہے، گندم نما جو فروشوں نے مسلم اُمہ کو تباہی سے دوچار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس میں وہ بے ادبیاں کیں کہ آج آزادیِ اظہار کے نام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرضی کارٹون میڈیا کے مختلف ذرائع میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

بانکی پور کی شکست ایک پیغام ہے، انجام نہیں

بہار کی سیاست اس وقت ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں صرف بڑے نام، ماضی کی سیاسی وراثت اور عظیم الشان جلسے کسی جماعت کی کامیابی کی ضمانت نہیں رہے۔ آج کا ووٹر پہلے سے کہیں زیادہ باشعور ہے۔ وہ صرف وعدے اور نعرے نہیں، بلکہ جواب دہ قیادت، مضبوط تنظیم، شفافیت، عوامی رابطہ اور زمینی مسائل کا عملی حل چاہتا ہے۔ بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب کا نتیجہ بھی دراصل اسی بدلتے ہوئے عوامی مزاج کی ایک واضح علامت ہے۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی اس شکست کو اگر صرف ایک نشست کی ہار سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تو یہ سیاسی بصیرت کے خلاف ہوگا۔

سید آصف امام کاکوی

بہار کی سیاست اس وقت ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں صرف بڑے نام، ماضی کی سیاسی وراثت اور عظیم الشان جلسے کسی جماعت کی کامیابی کی ضمانت نہیں رہے۔ آج کا ووٹر پہلے سے کہیں زیادہ باشعور ہے۔ وہ صرف وعدے اور نعرے نہیں، بلکہ جواب دہ قیادت، مضبوط تنظیم، شفافیت، عوامی رابطہ اور زمینی مسائل کا عملی حل چاہتا ہے۔ بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب کا نتیجہ بھی دراصل اسی بدلتے ہوئے عوامی مزاج کی ایک واضح علامت ہے۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی اس شکست کو اگر صرف ایک نشست کی ہار سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تو یہ سیاسی بصیرت کے خلاف ہوگا۔ سیاست میں شکست اور کامیابی دونوں عارضی ہوتی ہیں، مگر ان سے حاصل ہونے والا سبق ہمیشہ کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ وہی جماعتیں دوبارہ مضبوط ہو کر ابھرتی ہیں جو اپنی کمزوریوں کا بے لاگ جائزہ لینے کا حوصلہ رکھتی ہیں۔ بانکی پور کے نتائج کے بعد پارٹی کے سینئر رہنما بھائی وریندر اور ترجمان شکتی یادو کے درمیان سامنے آنے والی بیان بازی نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ تنظیم کے اندر مؤثر مکالمے اور باہمی اعتماد کی ضرورت ہے۔ کسی بھی بڑی سیاسی جماعت میں اختلافِ رائے کوئی غیر معمولی بات نہیں، لیکن جب یہی اختلافات عوامی سطح پر ٹکراؤ کی صورت اختیار کر لیں تو یہ کارکنوں کے حوصلے اور تنظیم کی ساکھ دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تیجسوی یادو آج بہار کی سیاست کا ایک اہم اور بااثر نوجوان چہرہ ہیں۔ انہیں عوامی حمایت بھی حاصل ہے، ایک مضبوط سیاسی وراثت بھی، اور لاکھوں نوجوانوں کی امیدیں بھی ان سے وابستہ ہیں۔ لیکن سیاست صرف مقبولیت کا نام نہیں۔ مضبوط قیادت وہ ہوتی ہے جو اپنے ساتھیوں کی بات بھی اتنی ہی توجہ سے سنے جتنی اپنی بات کہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ آر جے ڈی اپنے تنظیمی ڈھانچے کا ازسرِ نو جائزہ لے۔ بوتھ سطح سے لے کر ریاستی قیادت تک یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کارکن کیا محسوس کر رہے ہیں، عوام کی اصل توقعات کیا ہیں اور تنظیم کن کمزوریوں سے دوچار ہے۔ برسوں سے پارٹی کے لیے قربانیاں دینے والے سینئر کارکنوں کا تجربہ بھی اتنا ہی قیمتی ہے جتنا نئی نسل کا جوش و جذبہ۔ محترم لالو پرساد یادو نے سماجی انصاف کی جو تحریک شروع کی، اس نے بہار کی سیاست کو

ایک نئی سمت عطا کی۔ اب اس تاریخی وراثت کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری تیجسوی یادو کے کندھوں پر ہے۔ لیکن ہر نسل کو اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی قیادت کا انداز بھی بدلنا پڑتا ہے۔ بدلتے وقت کے ساتھ تنظیم، فیصلہ سازی اور عوامی رابطے کے طریقوں میں بھی تبدیلی ناگزیر ہے۔ آج کا نوجوان روزگار چاہتا ہے، معیاری تعلیم چاہتا ہے، بہتر صحت کا نظام چاہتا ہے اور ایسی سیاست چاہتا ہے جو شفاف بھی ہو اور ترقی پسند بھی۔ اس لیے آر جے ڈی کو اپنے روایتی ووٹ بینک کے ساتھ ساتھ نوجوانوں، خواتین، تعلیم یافتہ طبقے، پہلی بار ووٹ ڈالنے والوں اور معاشرے کے ہر طبقے تک مؤثر انداز میں پہنچنا ہوگا۔ میں نے اپنے مختلف مضامین میں بھی بار بار یہی گزارش کی ہے کہ اگر تنظیم کو مضبوط بنانا ہے تو صرف انتخابی حکمتِ عملی کافی نہیں ہوگی۔ ٹکٹ کی تقسیم میں شفافیت، مخلص اور فعال کارکنوں کی حوصلہ افزائی، بوتھ سطح تک مضبوط تنظیم، مسلسل عوامی رابطہ اور تنظیم کے اندر جمہوری ماحول ہی کسی بھی بڑی جماعت کی اصل طاقت ہوتے ہیں۔ تنقید کو دشمنی نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔ جو لوگ کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہیں، ضروری نہیں کہ وہ مخالف ہوں؛ اکثر وہی جماعت کے سب سے مخلص خیر خواہ ثابت ہوتے ہیں۔ ایک کامیاب رہنما وہی ہے جو تعریف کے ساتھ ساتھ اختلافِ رائے کو بھی برداشت کرنے اور سننے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ اسی تناظر میں ایک خوش آئند بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ راشٹریہ جنتا دل سے تقریباً بائیس برس سے وابستہ، مختلف شعبوں میں ترجمان کی ذمہ داریاں نبھا چکے اور سینئر رہنما شیو چندر رام کے قریبی ساتھی اقبال احمد نے گفتگو کے دوران کہا میں بھارت 7×24 نیوز نیٹ ورک کو باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ سید آصف امام کاکوی کو پڑھتا بھی ہوں اور سنتا بھی ہوں۔ وہ ہمیشہ حقائق کی بنیاد پر اپنی بات رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر اور تجزیہ متاثر کن ہوتا ہے۔ آپ اسی طرح اپنی قلم اور اپنی آواز کے ذریعے تنظیم کو مضبوط کرتے رہیے۔ آپ جیسے مخلص اور پرانے ساتھی ہی پارٹی کا اصل سرمایہ ہیں۔ سیاست میں ایسے الفاظ محض تعریف نہیں ہوتے بلکہ اعتماد، خلوص اور برسوں کی وابستگی کا اعتراف ہوتے ہیں۔ ایک قلمکار کے لیے اس سے بڑی خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ اس کی تحریروں کو سنجیدگی سے پڑھا جائے اور انہیں تنظیم کی بہتری کے جذبے سے دیکھا جائے۔ میرے لیے بھی یہ صرف ذاتی اعزاز نہیں بلکہ ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ میری قلم کبھی کسی شخصیت کی اندھی حمایت یا مخالفت کے لیے نہیں چلی، بلکہ ہمیشہ بہار کے بہتر مستقبل، مضبوط جمہوریت، سماجی انصاف اور عوامی مفاد کے لیے لکھی گئی ہے۔ جہاں اچھا کام ہوگا وہاں تعریف بھی ہوگی، اور جہاں اصلاح کی ضرورت ہوگی وہاں مخلصانہ مشورہ بھی پیش کیا جائے گا۔ میں محترم لالو پرساد یادو کا ہمیشہ احترام کرتا ہوں اور تیجسوی یادو سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ وہ سینئر رہنماؤں، پرانے کارکنوں اور نئی نسل بی سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ ایک مضبوط سیاسی جماعت وہی ہوتی ہے جہاں ہر کارکن خود کو باعزت اور بااختیار محسوس کرے۔ میری دعا ہے کہ محترم شیو چندر رام صاحب جلد مکمل صحت یاب ہو کر دوبارہ پوری توانائی کے ساتھ عوام اور تنظیم کی خدمت میں سرگرم ہوں۔ اسی کے ساتھ امید ہے کہ تیجسوی یادو بھی اپنے ساتھیوں، بزرگ رہنماؤں اور زمینی کارکنوں کے تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ اس سے نہ صرف آر جے ڈی مضبوط ہوگی بلکہ بہار کی جمہوری سیاست بھی مزید مستحکم ہوگی۔ آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ سیاست میں الیکشن جیت لینا یقیناً اہم ہے، لیکن لوگوں کے دل جیت لینا اس سے کہیں زیادہ بڑی کامیابی ہے۔ کارکنوں کا احترام، مسلسل عوامی رابطہ، تنظیمی نظم وضبط، باہمی اعتماد اور وقتاً فوقتاً خود احتسابی ہی کسی بھی جماعت کی اصل طاقت اور دائمی سرمایہ ہوتے ہیں۔ بانکی پور کی شکست انجام نہیں، بلکہ ایک نئی شروعات کا پیغام ہے۔ اگر اس سے سبق حاصل کیا گیا تو یہی شکست آنے والی بڑی کامیابی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ تاریخ ہمیشہ انہی رہنماؤں کو یاد رکھتی ہے جو وقت کی آواز سنتے ہیں، اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو بدلنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

اقلیتی امور کی وزارت ڈیجیٹل گورننس کو مضبوط بنانے کیلئے

مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی استعمال کر رہی ہے: کرن رجیجو

نئی دہلی: اقلیتی امور کی وزارت اپنی اسکیموں اور پروگراموں کے نفاذ اور نگرانی میں شفافیت، کارکردگی اور مؤثریت کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے۔ وزارت، جہاں مناسب سمجھتی ہے، ڈیجیٹل حکمرانی کو مزید مضبوط بنانے اور شہریوں کو آسان، بہتر اور ان کی ضرورتوں کے مطابق خدمات فراہم کرنے کے لیے انڈیا اے آئی مشن کے وسیع دائرۂ کار کے تحت خودمختار مصنوعی ذہانت (اے آئی) کمپنیوں کے تعاون سے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے امکانات بھی تلاش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مصنوعی ذہانت سے چلنے والے کثیر لسانی چیٹ بوٹس، ورچوئل معاونت اور انٹیلی جنٹ ڈیجیٹل نظام جیسے جدید ذرائع شامل ہیں، جن کا استعمال حج خدمات، مثلاً حج سویدھا ایپ اور وزارت کی دیگر پہل کاریوں میں بھی کیا جا رہا ہے۔ ان ٹیکنالوجیوں کے استعمال میں حکومت ہند کی متعلقہ پالیسیوں اور نافذ العمل قانونی اور ضابطہ جاتی دفعات کی مکمل پابندی کی جاتی ہے۔ یہ معلومات اقلیتی امور کے مرکزی وزیر جناب کرن رجیجو نے آج لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں فراہم کی۔ وزارت کے ڈیجیٹل اقدامات اس کی اسکیموں اور پروگراموں کے مجموعی انتظام اور نگرانی کے حصے کے طور پر نافذ کیے جاتے ہیں۔ اسی لیے اقلیتوں کے لیے مصنوعی ذہانت

وژن مراکز سے متعلق مخصوص معلومات، جن میں درخواستیں، منظوری، رقوم کی تقسیم، استفادہ کنندگان اور نتائج کا جائزہ الگ سے مرتب نہیں کیا جاتا ہے۔ حکومت نے ملک میں ایک مضبوط، جامع اور ذمہ دار مصنوعی ذہانت کے نظام کے قیام کے مقصد سے انڈیا اے آئی مشن کی منظوری دی ہے۔ اس مشن کے تحت سات اہم شعبے شامل ہیں، جن میں انڈیا اے آئی کمپیوٹ، بنیادی ماڈلز، انڈیا اے آئی ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ پہل، انڈیا اے آئی مستقبل کی مہارتیں، اے آئی کوش (انڈیا اے آئی ڈیٹا سیٹس پلیٹ فارم)، محفوظ اور قابل اعتماد اے آئی، اور انڈیا اے آئی اسٹارٹ اپ مالی معاونت شامل ہیں۔ اس مشن کا مقصد ملک میں مقامی مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں، اختراعات، ذمہ دارانہ اے آئی کے فروغ اور مختلف شعبوں میں سماجی و اقتصادی تبدیلی کو آگے بڑھانا ہے۔ 5 نومبر 2025 کو جاری کردہ انڈیا اے آئی گورننس گائیڈ لائنز، مصنوعی ذہانت کی محفوظ، ذمہ دارانہ اور جامع ترقی کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔ یہ فریم ورک اعتماد، عوام کو اولین ترجیح، پابندیوں کے بجائے اختراع، انصاف اور مساوات، جواب دہی، بنیادی طور پر قابل فہم ڈیزائن، اور تحفظ، مضبوطی و پائیداری جیسے اصولوں پر مبنی ہے۔ پرائیویسی، رازداری کے تحفظ، ڈیٹا کی حفاظت، معلوماتی پاسبانی، رسائی کے نظم وضبط اور مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال سے متعلق مناسب حفاظتی اقدامات، ایسی کسی بھی ٹیکنالوجی پر مبنی سہولت کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ جہاں بھی ذاتی معلومات کی کارروائی شامل ہو، وہاں ڈیجیٹل ذاتی معلومات کے تحفظ کے قانون، 2023 اور دیگر قابل اطلاق قانونی دفعات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے، جس میں مناسب حفاظتی اقدامات کا نفاذ، شکایات کے ازالے کا نظام اور دیگر قانونی تقاضے شامل ہیں۔ بھارت کے وفاقی وزیر کرن رجیجو (وزیر برائے پارلیمانی و اقلیتی امور) کے مطابق، حکومت گورننس کو بہتر بنانے اور عوامی فلاحی اسکیموں کی شفاف فراہمی کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) اور جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا بڑے پیمانے پر استعمال کر رہی ہے۔ لوک سبھا میں دیے گئے اپنے حالیہ بیان میں انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حکومت کس طرح ڈیجیٹل گورننس کو مضبوط بنا رہی ہے۔ اس سے قبل قانون کے شعبے میں کام کرتے ہوئے بھی انہوں نے عدالتی نظام اور ثالثی (Arbitration) کے عمل میں مقدمات کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے اے آئی کے استعمال پر زور دیا تھا۔

آر ایل سی، جموں کی مفاہمتی کوششوں کے ذریعے پاکل ڈل پن بجلی پروجیکٹ میں

۲۱۰ رکارکنوں کو فائدہ پہنچانے والا بڑا سمجھوتہ

جموں: جموں وکشمیر کے کشتواڑ میں واقع پاکل ڈل پن بجلی پروجیکٹ میں ذیلی ٹھیکیداروں کے ذریعے ایل اینڈ ٹی کنسٹرکشن کے تحت کام کرنے والے کارکنوں سے متعلق ایک اہم صنعتی تنازع کو بھارتی حکومت کی محنت و روزگار کی وزارت کے تحت چیف لیبر کمشنر (مرکزی) کے دفتر کے علاقائی لیبر کمشنر (مرکزی)، جموں کی مسلسل مفاہمتی کوششوں کے ذریعے خوش اسلوبی سے حل کر لیا گیا ہے۔ مفاہمت سے متعلق کارروائیوں کے سلسلے اور انتظامیہ و کارکنوں کے نمائندوں کے درمیان تعمیری مذاکرات کے بعد 13 جولائی 2026 کو ایک خوشگوار سمجھوتہ طے پایا، جس کے نتیجے میں کسان مزدور یونین، نکسینی کی جانب سے کی گئی ہڑتال ختم ہوگئی اور پروجیکٹ کے مقام پر صنعت سے متعلق امن و ہم آہنگی بھی بحال ہوگئی۔ اس سمجھوتے سے پاکل ڈل پن بجلی پروجیکٹ میں ایل اینڈ ٹی کنسٹرکشن کے تحت کام کرنے والے 210 کارکنوں کو فائدہ حاصل ہوا۔ اس کے نتیجے میں 30 جولائی 2026 کو کارکنوں کو مجموعی طور پر 1,12,70,560 روپے (ایک کروڑ بارہ لاکھ ستر ہزار پانچ سو ساٹھ روپے) کے اختتامی فوائد (ٹرمنل بینیفٹس) فراہم کیے گئے۔ ادا کی گئی رقم میں ملازمت سے برطرفی کا معاوضہ، بونس، چھٹیوں کی نقد ادائیگی، نوٹس پے اور دیگر قابلِ اطلاق اختتامی فوائد شامل ہیں، جس سے متعلقہ محنت قوانین کی تعمیل اور کارکنوں کے قانونی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ مفاہمتی کارروائیوں کے دوران انتظامیہ کو کارکنوں کی فلاح و بہبود، منصفانہ ملازمت کی شرائط اور محنت قوانین کی پابندی سے متعلق اپنی قانونی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا۔ تعمیری مذاکرات کے ذریعے خوشگوار صنعتی تعلقات برقرار رکھنے اور فلاحی اقدامات کو بروقت نافذ کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ انتظامیہ نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ کارکنوں کی بہبود اور قانونی دفعات کی پابندی کے لیے اپنی ذمہ داری کو مسلسل پورا کرتی رہے گی۔ یہ معاہدہ ایل اینڈ ٹی کنسٹرکشن کی انتظامیہ اور کارکنوں کے نمائندوں کے سرگرم تعاون سے طے پایا، جن کی قیادت کسان مزدور یونین، نکسینی کے جنرل سیکریٹری نے کی، جبکہ علاقائی لیبر کمشنر (مرکزی)، جموں کی رہنمائی اور سہولت حاصل رہی۔ یہ کامیاب مفاہمت محنت و روزگار کی وزارت کے اس مسلسل عزم کی عکاسی کرتی ہے کہ کارکنوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے، قانونی فوائد کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جائے، منصفانہ محنت کے طریقوں کو فروغ دیا جائے اور مؤثر مفاہمت و تعمیری مذاکرات کے ذریعے خوشگوار صنعتی تعلقات کو بھی مضبوط بنایا جائے۔

خارجہ سکریٹری وکرم مسری کی

سری لنکا کی خارجہ سکریٹری ارونی رناراجا سے ملاقات

کولمبو۔ 5 راگست۔ ایم این این۔ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے بدھ کے روز کولمبو میں سری لنکا کی خارجہ سکریٹری ارونی رناراجا سے ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی حکمت عملی اور علاقائی و عالمی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ سری لنکا میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر جاری بیان میں کہا، ''خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے اپنے جاری دورۂ کولمبو کے دوران سری لنکا کی خارجہ سکریٹری ارونی رناراجا سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر گفتگو کی اور قریبی دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ ہندوستان کے خارجہ سکریٹری نے ہندوستان کی نیبر ہڈ فرسٹ پالیسی اور ویژن مہاساگر کو آگے بڑھانے میں سری لنکا کے مرکزی کردار کا اعادہ کیا۔'' اس سے قبل وکرم مسری نے سری لنکا کے وزیر خارجہ وجیتا ہیراتھ سے بھی ملاقات کی، جس میں ترجیحی شعبوں میں جاری دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ اس ملاقات میں سری لنکا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سنتوش جھا اور دونوں ممالک کے دیگر اعلیٰ سفارتی حکام بھی موجود تھے۔ ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر لکھا، ''خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے کولمبو کے دورے کے دوران سری لنکا کے وزیر خارجہ وجیتا ہیراتھ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر اہم ترجیحی شعبوں میں جاری تعاون کا جائزہ لیا گیا۔'' اپنے دورۂ سری لنکا کے دوران وکرم مسری، صدر انورا کمارا ڈسانائیکے، وزیر اعظم ہرینی امراسوریا اور دیگر سیاسی رہنماؤں سے بھی ملاقات کریں گے۔ ہائی کمیشن نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان اعلیٰ سطح کے مسلسل رابطوں کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ دورہ دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا اور اہم مشترکہ منصوبوں کو نئی رفتار دے گا۔ منگل کے روز سری لنکا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سنتوش جھا نے سری لنکا کے وزیر صحت ڈاکٹر نالندا جیا تیسا کو 500 لیٹر ٹیکنیکل میلاتھیون بطور تحفہ پیش کیا، تاکہ ملک میں ڈینگی پر قابو پانے کی جاری کوششوں میں مدد فراہم کی جا سکے۔ سنتوش جھا نے ایکس پر لکھا، ''ہندوستان ڈینگی کے خلاف سری لنکا کی جدوجہد میں اس کے ساتھ کھڑا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ حکومت اور عوام ہندوستان کی جانب سے 500 لیٹر ٹیکنیکل میلاتھیون بطور تحفہ وزیر صحت ڈاکٹر نالندا جیا تیسا کے حوالے کیا، تاکہ ڈینگی پر قابو پانے کی کوششوں کو تقویت مل سکے۔''

۹ رویں انڈیا میڈیکل ڈیوائس ۲۰۲۶ رکا انعقاد ۷ راور ۸ راگست کو ہوگا

عالمی سطح پر مسابقتی اور اختراع پر مبنی میڈ ٹیک ماحولیاتی نظام کے ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھانے میں۔

نئی دہلی: دوا سازی کا محکمہ، کیمیکل اور کھاد کی وزارت، حکومت ہند، فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FICCI) کے تعاون سے 7-8 اگست 2026 کو وگیان بھون، نئی دہلی میں انڈیا میڈیکل ڈیوائس 2026 کے 9ویں ایڈیشن کی میزبانی کرنے کے لیے تیار ہے۔ فلیگ شپ کانفرنس، جس کا موضوع تھا وکست بھارت: کوالٹی میڈیکل ڈیوائسز کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر ہندوستان کو آگے بڑھانا، پالیسی سازوں، صنعت کے رہنماؤں، صحت کی دیکھ بھال کے پیشہ ور افراد، اختراع کاروں، محققین، سرمایہ کاروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو ہندوستان کے تیزی سے پھیلتے ہوئے طبی آلات کے شعبے کے مستقبل پر غور وفکر کرنے کے لیے اکٹھا کرے گا۔ محترمہ انوپریہ پٹیل، وزیر مملکت برائے صحت اور خاندانی بہبود اور کیمیکل اور فرٹیلائزرز، حکومت ہند 7 اگست 2026 کو کانفرنس کا افتتاح کریں گی۔ تقریب میں شری منوج جوشی، سکریٹری، فارماسیوٹیکل ڈیپارٹمنٹ بھی شرکت کریں گے۔ محترمہ پنیا سلیلا سریواستو، سکریٹری، وزارت صحت اور خاندانی بہبود؛ ڈاکٹر راجیو سنگھ رگھوونشی، ڈرگس کنٹرولر جنرل آف انڈیا (DCGI)، ڈاکٹر ایم سرینواس، ممبر (صحت)، نیتی آیوگ، سینئر سرکاری افسران، صنعت کے ماہرین، معروف طبی آلات کمپنیوں کے سی ای او، اسٹارٹ اپس، اکیڈمی اور صحت کی دیکھ بھال کے اداروں کے۔ کانفرنس سے پہلے، شری منوج جوشی، سکریٹری، شعبہ فارماسیوٹیکل، نے کہا، انڈیا میڈیکل ڈیوائس 2026 ہندوستان کی بڑھتی ہوئی میڈ ٹیک صلاحیتوں کو ظاہر کرنے، عالمی شراکت داری کو مضبوط بنانے، اختراعی اور معیاری مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے، اور ہندوستان کو ایک قابل اعتماد طبی آلات کے عالمی مرکز کے طور پر ہم سب کے لیے قابل اعتماد عالمی مرکز میں شامل کرنے کے لیے روڈ میپ فراہم کرے گا۔ عالمی سطح پر مسابقتی اور اختراع پر مبنی میڈ ٹیک ماحولیاتی نظام کے ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھانے میں۔ صنعت کے نقطہ نظر کا اشتراک کرتے ہوئے، شری تشار شرما، چیئر، فکی میڈیکل ڈیوائسز کمیٹی اور مینیجنگ ڈائریکٹر اور جی ایم، انڈیا اور جنوبی ایشیا، ایبٹ ہیلتھ کیئر، نے پالیسی سازوں، صنعت، اکیڈمی اور صحت کی دیکھ بھال کے ماہرین کے درمیان پائیدار تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ انڈیا میڈیکل ڈیوائس 2026 بامعنی مکالمے کو آگے بڑھانے، شراکت داری کو فروغ دینے اور ہندوستان کے طبی آلات کے ماحولیاتی نظام کی ترقی کو تیز کرنے کیلئے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ اس سال کی کانفرنس کا مرکزی موضوع وکست بھارت کی جانب گامزن: معیاری طبی آلات کیلئے ہندوستان کو عالمی مرکز بنانا ہے۔ کانفرنس کا افتتاح ۷ اگست کو وزیر مملکت برائے کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرز انوپریہ پٹیل کریں گی۔ جبکہ ۸ اگست کو مرکزی وزیر جے پی نڈا آتم نربھر میڈ ٹیک'' کے وژن پر خصوصی خطاب کریں گے۔

اين سی ایس پورٹل پر 64.6 کروڑ

ملازمت کے متلاشی رجسٹرڈ ہیں: منڈاویہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر محنت وروزگار من سکھ منڈاویا نے لوک سبھا میں 3 اگست 2026 کو ایک تحریری جواب میں بتایا کہ حکومت نے روزگار کے متلاشی افراد اور آجر (ملازمت فراہم کرنے والوں) کو سہولت فراہم کرنے کے لیے قومی روزگار سروس کو نیشنل کیریئر سروس (NCS) میں تبدیل کر دیا ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق، این سی ایس پورٹل ایک جامع ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے، جہاں نجی اور سرکاری شعبوں کی ملازمتوں، آن لائن و آف لائن جاب فیئرز، ملازمتوں کی تلاش اور ملاپ، کیریئر کاؤنسلنگ، پیشہ ورانہ رہنمائی، ہنرمندی کے کورسز اور تربیتی پروگراموں سمیت مختلف خدمات ایک ہی جگہ دستیاب ہیں۔ منڈاویا نے بتایا کہ این سی ایس پورٹل کے آغاز سے اب تک 64.6 کروڑ سے زیادہ ملازمت کے خواہش مند افراد نے رجسٹریشن کرایا ہے، جن میں سے 15 جولائی 2026 تک 89.2 کروڑ فعال امیدوار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پورٹل پر اب تک 10.05 کروڑ سے زیادہ آسامیوں کا اندراج کیا جا چکا ہے، جن میں سے 68.17 لاکھ آسامیاں اس وقت فعال ہیں۔ وزیر نے کہا کہ مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں رجسٹرڈ ملازمت کے خواہش مند افراد، آجر اور دستیاب آسامیوں کی تفصیلات این سی ایس کی ویب سائٹ www.ncs.gov.in پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ منڈاویا کے مطابق، این سی ایس پورٹل کو مسلسل جدید بنایا جا رہا ہے۔ ضرورت کے مطابق نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اس میں بہتری لائی جا رہی ہے۔ پورٹل کو اب کلاؤڈ پر مبنی اوپن آرکیٹیکچر پلیٹ فارم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حالیہ اپ گریڈ میں مختلف سرکاری اور نجی روزگار و اسکل پورٹلز کے ساتھ انضمام، مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی اسمارٹ جاب میچنگ، اسکل گیپ تجزیہ، ذاتی نوعیت کی ملازمتی سفارشات، اے آئی انٹرویو کوچ، بھاشنی (Bhashini) کے ذریعے کثیر لسانی سہولت، ملازمت کے خواہش مندوں اور آجروں کے لیے کلاؤڈ بیسڈ ایپلی کیشنز، مضبوط تصدیقی نظام اور موبائل ایپ کا آغاز شامل ہے۔

مرکزی حکومت عالمی معیار کی سہولیات کے ساتھ شہری انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کرنے کیلئے پرعزم ہے: سنجے سیٹھ

نئی دہلی: شہری بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے/اپ گریڈ کرنے کے لیے حکومت کا عزم عالمی معیار کی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ وزیر مملکت برائے دفاع شری سنجے سیٹھ نے آج ڈیفنس آفس کمپلیکس، افریقہ ایونیو، نئی دہلی میں نوتعمیر شدہ ملٹی لیول کار پارکنگ کی سہولت کے افتتاح کے موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس دفتر میں ہمارے پارکنگ کے مسئلے کو کم کرنے کے لیے پروجیکٹ کو ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے، وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ جدید ٹیکنالوجی کی تعیناتی میٹرو شہروں میں بنیادی ڈھانچے کے مسائل کا حل ہے، جہاں زمین ایک قلیل وسائل ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس طرح کے اقدامات کام کی جگہ کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں اور روایتی سے زیادہ جدید اور جدید ٹیکنالوجی کی طرف منتقلی کرتے ہیں۔ پراجیکٹ کی مقررہ مدت میں تکمیل کے لیے سی پی ڈبلیو ڈی کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے، شری سنجے سیٹھ نے ایم پی فلیٹس، کارتاویہ بھون اور ایگزیکٹو انکلیو جیسی نئی تعمیر شدہ عمارتوں کے معیار، سہولت اور جمالیات کی بھی تعریف کی۔ اس 14 منزلہ ملٹی لیول پارکنگ میں مکمل طور پر خودکار روبوٹک (ڈولی (قسم کی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے جس کا مقصد دستیاب زمینی پارسل میں زیادہ سے زیادہ پارکنگ کی جگہ بنانا ہے۔ یہ سہولت روایتی پارکنگ کے مقابلے میں جگہ کے استعمال میں 60٪ زیادہ موثر ہے، جس کی لاگت 1000 روپے ہے۔ 45 کروڑ یہ سہولت سی سی ٹی وی نگرانی اور فائر سیفٹی سسٹم سے بھی لیس ہے۔ یہ استعمال شدہ ٹیکنالوجی لفٹ لابی میں داخل ہونے کے بعد کم از کم انسانی مداخلت اور صفر گاڑیوں کے اخراج کو یقینی بناتی ہے۔

دنیا کو من گھڑت بیانیہ سے بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا

بھارت نے 'یوم استحصال' پر پاکستان کی مذمت کی

نئی دہلی: ہندوستان نے بدھ کے روز پاکستان کی حکومت بشمول وزیر اعظم شہباز شریف اور نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے آرٹیکل 370 کی منسوخی کو۔ یوم استحصال' کے طور پر نشان زد کرنے کے بیانات پر جوابی حملہ کیا۔ وزارت خارجہ نے اسے من گھڑت بیانیہ پھیلانے اور انسانی حقوق کے عالمی ریکارڈ اور دہشت گردی کی عالمی پناہ گاہ کے طور پر عالمی توجہ ہٹانے کے لیے اسلام آباد کی جانب سے ایک مایوس کن چال قرار دیا۔ یوم استحصال کا مقصد بھارت کے خلاف دشمنی کا پرچار کرنا ہے۔ ہندوستان کے خودمختار موقف کی تصدیق کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جموں اور کشمیر کے مرکزی زیر انتظام علاقے، نیز لداخ، قوم کا اٹوٹ اور نا قابل تقسیم حصہ ہیں۔ جیسوال نے کہا، 5 اگست 2019 کو کی گئی آئینی تبدیلیاں مکمل طور پر ہندوستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ ان فیصلوں سے خطے کے لوگوں کو بے مثال سماجی و اقتصادی ترقی، اچھی حکمرانی اور جمہوری بااختیار بنایا گیا ہے۔ پاکستان کے پاس ایسے معاملات پر تبصرہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے جو ہندوستان کے اندرونی ہیں۔ اسلام آباد کی اپنے گھریلو انتشار کو چھپانے کی کوششوں کو اجاگر کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے اہلکار نے ہندوستان کے اندر انتظامی پیشرفت اور پاکستانی حکام کی طرف سے اس کے غیر قانونی کنٹرول میں آنے والی آبادیوں کے خلاف کیے جانے والے شدید جبر کے درمیان فرق کو اجاگر کیا۔'' عالمی برادری اس وقت پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (PoJK) میں بنیادی حقوق کے وحشیانہ دباؤ کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ حالیہ ہفتوں میں پاکستانی سیکورٹی فورسز کو مقامی آبادی کی قیادت میں پرامن شہری حقوق کے احتجاج کو خاموش کرنے کے لیے مہلک تشدد، ٹارگٹ کلنگ، اور سخت پابندیوں کا سہارا لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ بالکل درست کہا آپ نے، دنیا کو جھوٹے اور من گھڑت بیانیوں سے مستقل طور پر گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔ سچائی اور حقائق دیر یا بدیر سامنے آ ہی جاتے ہیں۔ اگر آپ کسی مخصوص واقعے، سیاسی بیانیے یا تاریخی پس منظر کے بارے میں بات کر رہے ہیں، تو مجھے تفصیل بتائیں تاکہ ہم اس پر مزید کھل کر گفتگو کر سکیں۔

آسام سیلاب متاثرین کیلئے مالی امداد مہم مخیر حضرات اور آئمہ کرام جمعہ کے موقع پر عوام الناس سے مالی تعاون کی اپیل کریں

حیدرآباد: حضرت مولانا سید احسان الدین صاحب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اس وقت صوبہ آسام میں سیلاب کی صورتحال بدستور سنگین ہے۔ 21 راضلاع کے 6 رلاکھ سے زیادہ افراد سیلاب سے متاثر ہیں اور آسام کے بالائی اضلاع شیوا ساگر چرائیڈ یو اور جوہاٹ اس وقت قیامت خیز سیلابی تباہ کاریوں سے دوچار ہیں۔ جمعیۃ علماء آسام کی جانب سے موصول شدہ رپوٹ کے مطابق مجموعی طور پر پانچ سو سے زائد دیہاتوں میں (7400) مکانات مکمل طور پر تباہ اور (36500) سے زائد مکانات جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ سیکڑوں مساجد زیر آب ہو کر تباہ ہو چکی ہیں۔ (84000) ہیکڑ فصلیں برباد ہو چکی ہیں۔ اور اموات کی تعداد 12 ء کے قریب ہو گی ہے۔ نیز متاثرہ علاقوں میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے اس وقت خوراک پینے کے صاف پانی ادویات کپڑوں اور عارضی رہائش کی اشد ضرورت ہے۔ جمعیۃ علماء ہمیشہ قدرتی آفات میں خدمت خلق کو اپنی دینی ملی ذمہ داری سمجھتی رہی ہے۔ جانشین فدائے ملت حضرت مولانا سید محمود مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت پر جمعیۃ علماء ہند کی ٹیم اور جمعیۃ علماء آسام کے صدر محترم مولانا بدرالدین اجمل صاحب مدظلہ کی معاونت کے ساتھ اپنی وسعت کے مطابق شروع دن سے بارش سے متاثر علاقوں میں بلا تفریق مذہب وملت دن رات خدمت انجام دے رہی ہیں اسے نازک موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم اور ریاستی صدر محترم نے جمعیۃ علماء تلنگانہ کے ضلعی صدور نظمائے اعلیٰ کارکنان اور محبان جمعیہ سے درمندانہ گزارش کی ہے کہ آپ حضرت اپنے اضلاع منڈل اور تعلقہ جات میں فوری طور پر ریلیف مہم شروع کریں۔ مخیر حضرات اور آئمہ کرام جمعہ کے موقع پر عوام الناس سے مالی تعاون کی اپیل کریں۔ جمع شدہ امدادی رقم ریاستی دفتر جمعیۃ علماء فسٹ فلور زم زم مسجد باغ عنبر پیٹ حیدآباد یا مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند سے جاری کردہ اکاؤنٹ میں جمع کرائیں۔ (اور اس کی اطلاع ریاستی دفتر کو دے) یا ان فون نمبرات پر اطلاع دیں (8106343207 / 8639192706)(040-27404616) آپ حضرات اس امدادی مہم میں بھرپور تعاون کر کے متاثرہ خاندانوں کی بروقت مدد کو یقینی بنائیں گی۔

ہندوستان میں ڈیٹا کی خلاف ورزی کی اوسط لاگت ۱۶ رفیصد بڑھ گئی: آئی بی ایم رپورٹ

آئی بی ایم کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ڈیٹا کی خلاف ورزی کی اوسط لاگت ۱۶ رفیصد بڑھ ۲۵ راعشاریہ ۵ رکروڑ روپے ہوگئی، یہ اوسط اب تک کی اعلیٰ ترین لاگت ہے

آئی بی ایم کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ڈیٹا کی خلاف ورزی کا حجم بڑھ رہا ہے، جس میں ۲۰۲۶ء میں اوسطاً ۳۹۵۰۰ رریکارڈ سے سمجھوتہ کیا گیا، جبکہ ۲۰۲۵ء میں یہ تعداد ۳۸۲۰۰ رتھی۔ عالمی ٹیک فرم کے مطابق ۲۵ رکروڑ ۵۰ رلاکھ روپے ڈیٹا کی خلاف ورزی کی اب تک کی سب سے زیادہ اوسط لاگت ہے۔ بعدازاں آئی بی ایم انڈیا اور ساؤتھ ایشیا کے ٹیکنالوجی کے نائب صدر گورو اگروال نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کو اپنانا سائبر خطرات کو تیزی سے تبدیل کرنے کے قابل بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ایجنٹک صلاحیتوں کے حامل اے آئی کو سیکیورٹی کے مکمل دورانیے میں شامل کیا جانا چاہیے، جس کا دائرہ دریافت اور تجزیہ سے لے کر ترجیح اور تدارک تک ہونا چاہیے۔ کاروباروں کیلئے لچک پیدا کرنے اور مسابقتی برتری حاصل کرنے کیلئے یہ ایک اسٹریٹجک ضرورت ہونی چاہیے۔'' رپورٹ میں کہا گیا کہ جن تنظیموں نے سیکیورٹی آپریشنز میں اے آئی اور آٹومیشن کا استعمال نہیں کیا، انہیں فی خلاف ورزی اوسطاً ۳۱ رکروڑ ۶۰ رلاکھ روپے ادا کرنے پڑے، جبکہ وسیع استعمال والی تنظیموں کو ۲۱ رکروڑ ۳۰ رلاکھ اور محدود استعمال والی تنظیموں کو ایک کروڑ ۳۳ رلاکھ روپے ادا کرنے پڑے۔ ڈیٹا کی خلاف ورزی کا مطلب ہے جب کسی کمپنی، ادارے یا فرد کا حساس ڈیٹا غیر قانونی طریقے سے چوری ہو جائے، لیک ہو جائے یا اس تک غیر قانونی رسائی حاصل کر لی جائے۔ جبکہ ڈیٹا میں نام، فون نمبر، ای میل، پاس ورڈ، کریڈٹ کارڈ کی معلومات، شناختی کارڈ، میڈیکل ریکارڈ، کمپنی کے خفیہ دستاویزات وغیرہ شامل ہیں۔ واضح رہے کہ ڈیٹا کی خلاف ورزی کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، ان میں ہیکنگ، فشنگ ای میل، کمزور پاس ورڈ، اندرونی ملازم کی غلطی، سسٹم کی سیکیورٹی میں خامی عام وجوہات ہیں۔ جبکہ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں فورنسک جانچ، سسٹم ٹھیک کرنا، سائبر سیکیورٹی بہتر بنانا، متاثرہ لوگوں کو مطلع کرنا، جرمانے ادا کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فورنسک انویسٹی گیشن، سسٹم ٹھیک کرنا، سائبر سیکیورٹی بہتر بنانا، متاثرہ لوگوں کو مطلع کرنا جرمانے مقدمے، وکیل کی فیس، معاوضہ بالواسطہ لاگت، ساکھ کا نقصان، گاہکوں کا اعتماد جانا، کاروبار میں کمی جیسے نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یاد رہے کہ چھوٹی کمپنیوں کے لیے بھی لاگت لاکھوں میں جا سکتی ہے اور کئی چھوٹے کاروبار ایک بڑی خلاف ورزی کے بعد بند بھی ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان میں ڈیٹا کی خلاف ورزی ایک سنگین سائبر سیکیورٹی چیلنج بن چکا ہے، جس میں ہیکرز یا غیر قانونی ذرائع سے شہریوں اور اداروں کا حساس ڈیٹا چوری یا لیک ہو جاتا ہے۔ آئی بی ایم (IBM) کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان میں ڈیٹا کی خلاف ورزی کی اوسط لاگت میں 16 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، اور ہندوستان دنیا بھر میں ڈیٹا لیک کے معاملات میں تیسرے نمبر پر آ چکا ہے۔ جوہری پاور پلانٹ کا ڈیٹا لیک: حال ہی میں کدنکولم نیوکلیئر پاور پلانٹ سے وابستہ ایک نجی کمپنی کی تقریباً 19,000 حساس فائلیں ورلڈ لیکس ویب سائٹ پر پبلک ہو گئیں، جسے ملکی سیکیورٹی کے لیے بڑا خطرہ مانا جا رہا ہے۔ انڈین کمپیوٹر ایمرجنسی رسپانس ٹیم سائبر حملوں کی نگرانی اور سیکیورٹی خامیوں کو دور کرنے کے لیے فوری کارروائی کرتی ہے۔

وزیر اعظم نے آرٹیکل 370 اور 35(A) کی منسوخی کے سات سال کی یادگار

پچھلے سات سالوں میں جموں و کشمیر اور لداخ کے شہریوں نے مختلف شعبوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلی دیکھی: مودی

نئی دہلی۔ 5/اگست۔ ایم این این۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج آرٹیکل 370 اور 35(A) کی تاریخی منسوخی کے سات سال مکمل کیے اور اسے 5 اگست 2019 کو ہندوستان کے جامع ترقی کی طرف سفر میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر بیان کیا۔ جناب مودی نے نوٹ کیا کہ پچھلے سات سالوں میں جموں و کشمیر اور لداخ کے لوگوں نے مختلف شعبوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلی دیکھی ہے۔ انفراسٹرکچر میں نمایاں طور پر توسیع ہوئی ہے، جبکہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کاروبار اور کھیلوں میں نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ جناب مودی نے مزید کہا کہ ”خواتین اور پسماندہ کمیونٹیز کی ممبران، جو کئی دہائیوں سے کئی آئینی حقوق سے محروم تھیں، اب آئین ہند کے مکمل اطلاق کے ذریعے بااختیار ہو گئی ہیں“۔ وزیر اعظم نے مشاہدہ کیا کہ اس سال کی سالگرہ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ قوم ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی 125 ویں یوم پیدائش کی یاد مناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کے تئیں ڈاکٹر مکھرجی کی تاحیات وابستگی نسلوں کو متاثر کرتی رہتی ہے، اور یہ کہ انہوں نے جس وژن کی حمایت کی تھی اس کی 5 اگست 2019 کو تاریخی تکمیل ہوئی۔ جموں و کشمیر اور لداخ کی ترقی کے لیے حکومت کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہر شہری کو بڑے خواب دیکھنے، اپنی امنگوں کو محسوس کرنے اور وکست بھارت کے وژن میں حصہ ڈالنے کا موقع ملنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ سات سال پہلے، اس دن، آرٹیکل 370 اور 35(A) تاریخ بن گئے، جس نے جموں و کشمیر کے ساتھ ساتھ لداخ کے سفر میں ایک فیصلہ کن نئے باب کا آغاز کیا۔ تب سے، جموں و کشمیر اور لداخ کے لوگوں کی زندگیوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ انفراسٹرکچر میں وسعت آئی ہے، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کاروبار اور کھیل جیسے شعبوں میں مواقع بڑھے ہیں۔ خواہ خواتین ہوں یا پسماندہ طبقات، وہ لوگ جو دہائیوں سے اپنے بنیادی آئینی حقوق سے محروم تھے، آئین ہند کے مکمل اطلاق کی بدولت بااختیار ہو گئے ہیں۔ اس سال 5 اگست اس سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ وہ سال ہے جب ہماری قوم ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی 125 ویں یوم پیدائش کی یاد مناتی ہے۔ قومی یکجہتی کے لیے ان کی تاحیات وابستگی نسلوں کو متاثر کرتی رہتی ہے۔ انہوں نے دہائیوں پہلے جس چیز کا تصور کیا تھا اس کی 5 اگست 2019 کو تاریخی تکمیل ہوئی۔ ہم جموں و کشمیر کے ساتھ ساتھ لداخ کی ترقی کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ہر شہری کو بڑے خواب دیکھنے، حاصل کرنے اور وکست بھارت بنانے میں اپنا حصہ ڈالنے کا موقع ملے۔

بھارت میں ڈیٹا سینٹرز کی تیز توسیع

نئی دہلی: بھارت میں تیزی سے پھیلتا ڈیٹا سینٹر شعبہ آنے والے برسوں میں رہائشی ریئل اسٹیٹ کیلئے ایک بڑا محرک بن سکتا ہے۔ ملک میں مجوزہ 9,030 میگاواٹ ڈیٹا سینٹر پائپ لائن سے 2030 تک 19.5 کروڑ مربع فٹ سے زیادہ رہائشی جگہ کی نئی طلب پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس توسیع سے ڈیٹا سینٹرز اور ان سے وابستہ شعبوں میں تقریباً 4.33 لاکھ روزگار کے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بجلی، فائبر کنیکٹیویٹی، لاجسٹکس اور دیگر معاون خدمات میں سرمایہ کاری سے ڈیٹا سینٹرز کے اطراف نئے شہری اور رہائشی مراکز بھی ابھر سکتے ہیں۔ بھارت اس وقت دنیا کے تقریباً 20 فیصد ڈیجیٹل ڈیٹا کا حامل ہے، لیکن عالمی ڈیٹا سینٹر صلاحیت میں اس کا حصہ صرف تقریباً 4 فیصد ہے۔ مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور تیز رفتار ڈیجیٹلائزیشن کے باعث اس شعبے میں بڑے پیمانے پر توسیع کی گنجائش موجود ہے۔ ڈیٹا سینٹرز سے سب سے زیادہ رہائشی ترقی ان کے 5 سے 15 کلومیٹر کے دائرے میں متوقع ہے، جہاں نئی ٹاؤن شپ، رہائشی منصوبے، ریٹیل مراکز اور شہری بنیادی ڈھانچہ ترقی کر سکتا ہے۔ ریاستوں میں مہاراشٹر میں 5.4 کروڑ مربع فٹ سے زیادہ رہائشی طلب پیدا ہونے کا امکان ہے۔

دفعہ 370 اور 35(A) کی منسوخی سے

کشمیر میں امن، ترقی کا نیا دور شروع ہوا: راج ناتھ

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز کہا کہ آئین کی دفعہ 370 اور 35(A) کی منسوخی کے بعد جموں و کشمیر اور لداخ میں امن، ترقی اور مساوی مواقع کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے وژن کی تکمیل ہے اور اس سے ایک خوشحال جموں و کشمیر، ترقی یافتہ لداخ اور وکست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) کی تعمیر کے لیے ملک کے عزم کی توثیق ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے پیغام میں راج ناتھ سنگھ نے کہا: ”دفعہ 370 اور 35(A) کی منسوخی کے سات سال مکمل ہونے پر جموں و کشمیر اور لداخ میں امن، ترقی اور مساوی مواقع کا ایک نیا دور طلوع ہوا ہے۔“ انہوں نے مزید کہا: ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی 125 ویں یوم پیدائش کے موقع پر ہم ہندوستان کے اتحاد کے لیے ان کی غیر متزلزل وابستگی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ان کا خواب 5 اگست 2019 کو تاریخی طور پر پورا ہوا۔ ایک مشترکہ مقصد اور مضبوط عزم کے ساتھ ہندوستان خوشحال جموں و کشمیر، ترقی یافتہ لداخ اور وکست بھارت کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے۔“ قابل ذکر ہے کہ 5 اگست 2019 کو مرکزی حکومت نے جموں و کشمیر کو حاصل خصوصی آئینی درجہ ختم کرتے ہوئے دفعہ 370 اور 35(A) کو منسوخ کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سابق ریاست جموں و کشمیر کو دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں جموں و کشمیر (قانون ساز اسمبلی کے ساتھ) اور لداخ (بغیر قانون ساز اسمبلی) میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ادھر وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی کہا کہ سات سال قبل دفعہ 370 اور 35(A) کی منسوخی نے جموں و کشمیر اور لداخ کی تاریخ میں ایک فیصلہ کن نئے باب کا آغاز کیا تھا۔ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعظم نے لکھا: آج ہی کے دن سات سال قبل دفعہ 370 اور 35(A) تاریخ کا حصہ بن گئیں، جس سے جموں و کشمیر اور لداخ کے سفر میں ایک فیصلہ کن نئے باب کا آغاز ہوا۔“ وزیر اعظم نے کہا کہ اس آئینی تبدیلی کے بعد جموں و کشمیر اور لداخ میں بنیادی ڈھانچے، تعلیم، صحت، کاروبار، کھیل اور دیگر شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ: ”خواتین اور سماج کے محروم طبقات، جو کئی دہائیوں تک اپنے بنیادی آئینی حقوق سے محروم رہے، اب ہندوستانی آئین کے مکمل نفاذ کی بدولت بااختیار بنے ہیں۔ 5 اگست 2019 کو کیے گئے اس تاریخی فیصلے کے 7 سال مکمل ہونے کے موقع پر، انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (ٹویٹر) پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بیان کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ یہ فیصلہ ڈاکٹر مکھرجی کے قومی یکجہتی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ دفعہ 370 کے خاتمے سے جموں و کشمیر اور لداخ کے عوام کے لیے تعمیر و ترقی اور مساوی مواقع کی راہیں ہموار ہوئی ہیں۔

ڈی آر آئی نے پاکستان سے درآمد کی جانے والی ۳۶۴ میٹرک ٹن ممنوعہ چھوارے ضبط کئے

درآمد کنندگان نے مبینہ طور پر اہم حقائق چھپائے اور اصل ملک کے بارے میں غلط معلومات فراہم کیں، تاکہ پاکستان سے تجارتی اشیاء کی درآمد پر عائد پابندی سے بچا جا سکے

نئی دہلی: ہندوستان کی جانب سے پاکستان سے تجارتی اشیا کی درآمد پر عائد پابندی سے بچنے کی کوششوں کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے محکمہ ریونیو انٹلی جنس (ڈی آر آئی) نے ایک ایسے معاملے کا پردہ فاش کیا ہے، جس میں تیسرے ممالک کے راستے پاکستان سے تعلق رکھنے والی تجارتی اشیاء کو خفیہ طور پر منتقل کرنے کے لیے ان کے اصل ملک کے بارے میں غلط معلومات فراہم کی گئی تھیں۔ اس کارروائی کے نتیجے میں پاکستان سے درآمد شدہ 364 میٹرک ٹن خشک میوے (چھوارے) ضبط کیے گئے، جن کی مالیت تقریباً 3 کروڑ روپے ہے۔ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کی گئی کارروائی میں ڈی آر آئی کے افسران نے کاندلہ بندرگاہ پر درآمد شدہ چھوارے سے لدے 13 کنٹینرز کو ضبط کیا۔ ان کنٹینرز میں موجود 364 میٹرک ٹن خشک میوے (چھوارے) کی مالیت تقریباً 3 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ان تجارتی اشیاء کی کھیپ کو متحدہ عرب امارات سے درآمد شدہ ظاہر کیا گیا تھا، لیکن حقیقت میں ان کا تعلق پاکستان سے تھا۔ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ تجارتی اشیاء پہلے پاکستان سے دبئی منتقل کی گئیں اور اس کے بعد انہیں دوسرے کنٹینروں میں منتقل کر کے ہندوستان برآمد کیا گیا۔ درآمد کنندگان نے مبینہ طور پر اہم حقائق چھپائے اور اصل ملک کے بارے میں غلط معلومات فراہم کیں، تاکہ پاکستان سے تجارتی اشیاء کی درآمد پر عائد پابندی سے بچا جا سکے۔ اس کے پیش نظر مکمل کھیپ کو کسٹمز ایکٹ 1962 کی متعلقہ دفعات کے تحت ضبط کر لیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے محکمہ ریونیو انٹلی جنس (ڈی آر آئی) کے افسران نے توتیکورن بندرگاہ پر تقریباً 14 میٹرک ٹن پاکستان سے منسوب گگل ریزن درآمد کرنے کی ایک کوشش کا پردہ فاش کیا تھا، جس کی مالیت تقریباً 4.1 کروڑ روپے تھی۔ یہ کھیپ تجارتی اشیاء کی تفصیل اور اصل ملک کے بارے میں غلط معلومات فراہم کر کے درآمد کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس کھیپ کو غلط طور پر صومالیہ سے تعلق رکھنے والی قدرتی ریزن ظاہر کیا گیا تھا اور اسے دبئی کے راستے ہندوستان لایا گیا تھا۔ گگل ریزن ایک ایسی نوع ہے جو ہندوستان اور پاکستان کے خشک علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ خطرے سے دوچار انواع کی عالمی تجارت کے کنونشن (سی آئی ٹی ای ایس) کے ضمیمہ دوم میں شامل ہے اور آئی یو سی این کی سرخ فہرست میں اسے انتہائی خطرے سے دوچار زمرے میں رکھا گیا ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ کھیپ دراصل گگل ریزن پر مشتمل تھی، اس کا اصل ملک پاکستان تھا اور اسے جعلی دستاویزات کے ذریعے دوسرے ملک کے راستے منتقل کیا گیا تھا۔ اس سازش میں ملوث دو افراد کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ غیر ملکی تجارتی پالیسی 2023 ترمیم شدہ بموجب ڈی جی ایف ٹی کے نوٹیفکیشن نمبر 06/2025-26 مورخہ 02 مئی 2025 کے مطابق پاکستان میں پیدا ہونے والی یا پاکستان سے برآمد کی جانے والی تمام اشیاء کی براہِ راست یا بالواسطہ درآمد اور نقل و حمل پر پابندی عائد ہے۔ دونوں معاملات میں تجارتی سامان کی درآمدات مذکورہ پابندی کی خلاف ورزی پائی گئیں۔ ان کامیاب کارروائیوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محکمہ ریونیو انٹلی جنس (ڈی آر آئی) اسمگلنگ، کسٹمز سے متعلق دھوکا دہی اور سرحد پار غیر قانونی تجارت میں ملوث منظم گروہوں کی نشاندہی، ان کی سرگرمیوں کو روکنے اور ان کے نیٹ ورک کو ختم کرنے کے لیے مسلسل مؤثر اقدامات کر رہا ہے۔

فضائیہ کے سربراہ نے دفاعی تعاون کو بڑھانے کے لیے

ویتنام کے فوجی سربراہ سے ملاقات کی

ہنوئی: ہندوستانی فضائیہ کے سربراہ ائیر چیف مارشل اے پی سنگھ نے بدھ کو ویتنام کے اپنے سرکاری دورے کے دوران ویتنام پیپلز آرمی کے چیف آف جنرل سٹاف اور قومی دفاع کے نائب وزیر جنرل نگویان تان کونگ سے ملاقات کی تاکہ دوطرفہ فوجی تعاون کو آگے بڑھایا جا سکے۔ ویتنام میں ہندوستان کے سفارت خانے کے مطابق، اعلیٰ سطحی بات چیت میں ہندوستان اور ویت نام کے دفاعی تعاون کے بڑھتے ہوئے راستے کا جائزہ لینے پر توجہ مرکوز کی گئی، جس میں ”فضائیہ سے فضائیہ کی مصروفیت، صلاحیت کی تعمیر، اور پیشہ ورانہ تبادلوں کو بڑھانے پر خاص زور دیا گیا۔“ ملاقات کے دوران دونوں فوجی رہنماؤں نے علاقائی اور عالمی سلامتی کے امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ سفارتخانے نے لکھا، ”ویتنام کے جاری سرکاری دورے کے فریم ورک میں، ہندوستانی فضائیہ کے فضائیہ کے سربراہ، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے ویتنام پیپلز آرمی کے چیف آف جنرل اسٹاف اور قومی دفاع کے نائب وزیر، جنرل نگویان تان کونگ سے بشکریہ ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے ویتنام-ہندوستان دفاعی تعاون میں مثبت پیش رفت کا جائزہ لیا، خاص طور پر دونوں مما لک کی فضائی افواج کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے، صلاحیت کی تعمیر، اور پیشہ ورانہ تبادلے کی سرگرمیوں کو فروغ دینے پر زور دیا۔ انہوں نے باہمی تشویش کے علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی کے امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔“ سفارت خانے نے نوٹ کیا کہ بات چیت نے بڑھا ہوا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت دفاعی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے ہندوستان اور ویتنام کے مشترکہ عزم کی تصدیق کی۔ وزارت خارجہ امور کے مطابق، دفاع اور سیکورٹی تعاون ہندوستان اور ویت نام کے درمیان بہتر جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے مرکزی ستونوں میں سے ایک ہے۔ اس تعاون کی رہنمائی 2009 کے دفاعی تعاون پر مفاہمت نامے اور 2015 کے دفاعی تعاون کے مشترکہ وژن سے ہوتی ہے۔ جون 2022 میں، دونوں فریقوں نے 2030 کے لیے ہندوستان۔ ویت نام دفاعی شراکت داری پر مشترکہ وژن بیان پر بھی اتفاق کیا اور باہمی لاجسٹک سپورٹ پر ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تھے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل ممکنہ طور پر

اگلے ماہ جی ۲۰ تجارتی اجلاس میں شرکت کریں گے

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل کے اس سال ستمبر کے آخر میں ملواکی، وسکونسن میں G-20 تجارتی وزارتی اجلاس کے لیے امریکہ کا دورہ کرنے کی توقع ہے۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ دو روزہ وزارتی اجلاس 30 ستمبر کو شروع ہوگا۔ امریکہ 2026 G20 کی صدارت رکھتا ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ توقع ہے کہ ہندوستانی وزیر تجارت اپنے ہم منصبوں کے ساتھ وزارتی سطح پر دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے دوطرفہ ملاقاتیں کریں گے۔ مئی میں ایک بیان میں، امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر نے کہا تھا کہ اس موسم خزاں میں جی 20 تجارتی وزارتی اجلاس میں، یو ایس ٹی آر وزراء کے ساتھ وسیع مسائل پر بات چیت کی قیادت کرے گا، جس میں جبری مشقت کا خاتمہ، سب سے پسندیدہ قوم اصول کو اپ ڈیٹ کرنا، تجارت کو ہتھیار بنانے کی مذمت کرنا اور خوراک میں پیداواری صلاحیت کا پتہ لگانا شامل ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ 14-15 دسمبر کو میامی، فلوریڈا میں ٹرمپ نیشنل ڈورل میں اختتامی لیڈرز سمٹ کی میزبانی کریں گے۔ G20، یا گروپ آف ٹوئنٹی، ایک بین الاقوامی فورم ہے جو اقتصادی پالیسی پر تبادلہ خیال اور ہم آہنگی کے لیے دنیا کی بڑی ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اس کے شرکاء عالمی جی ڈی پی کا تقریباً 85 فیصد اور دنیا کی دو تہائی آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ گروپ کے ارکان میں ارجنٹائن، آسٹریلیا، برازیل، کینیڈا، چین، فرانس، جرمنی، بھارت، انڈونیشیا، اٹلی، جاپان، میکسیکو اور روس شامل ہیں۔ گوئل کا دورہ امریکہ اہم ہے کیونکہ دونوں ملک دوطرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت کر رہے ہیں۔ فروری میں، دونوں فریقوں نے معاہدے کے پہلے مرحلے کے لیے فریم ورک کو حتمی شکل دینے کا اعلان کیا تھا، لیکن امریکہ میں ٹیرف کے منظر نامے میں ہونے والی تبدیلیوں نے دونوں ملکوں کے درمیان معاہدے پر مزید بات چیت شروع کر دی ہے۔ حال ہی میں، گوئل نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان دوطرفہ تجارتی معاہدے کی پہلی قسط جلد ہی عمل میں آئے گی جب امریکہ اس بات کو یقینی بنانے کے قابل ہو جائے گا کہ ہندوستان کو اپنے حریفوں پر تقابلی فائدہ حاصل ہو۔ امریکہ نے 24 جولائی سے ہندوستان سمیت کئی مما لک پر اضافی 10 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے۔ سری لنکا، بنگلہ دیش، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، انڈونیشیا اور ملائیشیا سمیت مما لک امریکی مارکیٹ میں ہندوستان کے بڑے حریف ہیں۔

بھارت میں ۱۵۰ ارب ڈالر کی

جی سی سی مارکیٹ کیلئے ریاستوں کے درمیان مقابلہ تیز

نئی دہلی: بھارت میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز (GCCs) کا شعبہ تیزی سے وسعت اختیار کر رہا ہے اور ملک کی مختلف ریاستوں کے درمیان عالمی کمپنیوں کے ٹیکنالوجی، تحقیق اور اختراعی مراکز کو اپنی جانب راغب کرنے کے لیے مقابلہ بڑھ گیا ہے۔ ایک وقت تھا جب جی سی سی سرمایہ کاری بنیادی طور پر بنگلورو، حیدرآباد اور قومی دارالحکومت خطے تک محدود تھی، لیکن اب یہ مراکز ملک کے کئی نئے شہروں تک پھیل رہے ہیں۔ یہ شعبہ روایتی بیک آفس خدمات سے آگے بڑھ کر مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹر ڈیزائن، سائبر سکیورٹی، مالیاتی رسک مینجمنٹ، پروڈکٹ انجینئرنگ اور تحقیق و ترقی جیسے اعلیٰ قدر والے شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بھارت کا جی سی سی شعبہ اس وقت ملکی معیشت میں تقریباً 65 سے 70 ارب ڈالر کا حصہ ڈال رہا ہے اور 2030 تک اس کا حجم 100 سے 150 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔ ملک میں پہلے ہی 1,700 سے زیادہ جی سی سیز موجود ہیں جن میں تقریباً 20 لاکھ افراد کام کر رہے ہیں۔ آئندہ پانچ برسوں میں مراکز اور ان میں کام کرنے والے افراد کی تعداد میں 50 فیصد تک اضافہ متوقع ہے۔ اس بڑی اقتصادی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے مختلف ریاستوں نے سرمایہ کاری حاصل کرنے کے لیے خصوصی پالیسیاں اور مراعات متعارف کرائی ہیں۔ کرناٹک نے 2029 تک مزید 500 جی سی سیز قائم کرنے کا ہدف رکھا ہے اور بنگلورو کے علاوہ میسور و اور ہبلی جیسے شہروں میں بھی کمپنیوں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اتر پردیش مصنوعی ذہانت اور سائبر سکیورٹی مراکز کے لیے زمین پر سبسڈی اور دیگر مراعات پیش کر رہا ہے، جبکہ تمل ناڈو، تلنگانہ، گجرات، مہاراشٹر، کیرالہ اور آندھرا پردیش بھی ٹیکس مراعات، بہتر انفراسٹرکچر اور خصوصی صنعتی کلسٹرز کے ذریعے عالمی کمپنیوں کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گجرات کا گفٹ سٹی مالیاتی خدمات کی کمپنیوں کے لیے اہم مرکز بن رہا ہے جبکہ حیدرآباد بینکاری اور فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو اپنی جانب راغب کر رہا ہے۔ کم آپریٹنگ اخراجات اور ہنر مند افرادی قوت کی بڑھتی دستیابی کے باعث ٹائر ٹو شہروں میں بھی عالمی کمپنیوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق عالمی کمپنیوں کے لیے اب سوال یہ نہیں رہا کہ انہیں بھارت میں اپنے مراکز قائم کرنے چاہئیں یا نہیں۔

دہلی میں ہوئی اہم میٹنگ میں آخر اسدالدین اویسی کیوں نہیں پہنچے؟

راجیہ سبھا کے سابق رکنِ پارلیمنٹ محمد ادیب کی جانب سے 24 جولائی کو دہلی میں ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا تھا، جس میں متعدد مسلم ارکانِ پارلیمنٹ، علماء کرام اور مختلف بڑی مسلم تنظیموں سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں ملک کی مختلف ریاستوں سے مسلم قائدین بھی پہنچے اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے امکانات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اسی اجلاس میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے قومی صدر اور رکن لوک سبھا اسدالدین اویسی کو بھی مدعو کیا گیا تھا، لیکن وہ اس اجلاس میں شرکت کے لیے نہیں پہنچے۔ اس حوالے سے راجیہ سبھا کے سابق رکن محمد ادیب نے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ اسدالدین اویسی کی عدم شرکت سے انہیں کافی مایوسی ہوئی۔ ان کے مطابق، اویسی ملک میں مسلمانوں کی ایک مضبوط آواز سمجھے جاتے ہیں، اس لیے امید تھی کہ وہ اس اہم اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے۔ اسدالدین اویسی ملک بھر میں مسلمانوں کے حقوق کی آواز سڑک سے لے کر میڈیا اور پارلیمنٹ تک مؤثر انداز میں اٹھاتے رہے ہیں۔ ایسے میں دہلی میں منعقد ہونے والے اس اہم اجلاس میں ان کی شرکت کی کافی توقع کی جا رہی تھی۔ سب کی نظریں اس بات پر بھی تھیں کہ وہ مسلمانوں سے متعلق موجودہ مسائل پر کیا موقف پیش کریں گے، لیکن ان کی عدم موجودگی نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ اب یہ مناسب ہوگا کہ اسدالدین اویسی خود واضح کریں کہ آخر وہ اس اہم اجلاس میں کیوں شریک نہیں ہوئے۔

وزیر اعظم مودی کا کرغزستان اور ازبکستان کا مجوزہ دورہ

وسطی ایشیا میں بھارت کا کردار بڑھانے پر توجہ رہے گی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی رواں ماہ کرغزستان اور ازبکستان کا دورہ کرنے والے ہیں، جسے وسطی ایشیا میں بھارت کے اقتصادی، سفارتی اور اسٹریٹجک کردار کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی پہلے کرغزستان میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے، جہاں بھارت، چین، روس اور وسطی ایشیائی مما لک کے رہنما علاقائی سلامتی، رابطہ کاری اور اقتصادی تعاون سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ سربراہی اجلاس کے موقع پر متعدد دوطرفہ ملاقاتیں بھی متوقع ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعظم ازبکستان کا دورہ کریں گے، جہاں تجارت، دفاع، سرمایہ کاری اور رابطہ کاری پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ بھارت اور ازبکستان کے درمیان دوطرفہ تجارت ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے اور دونوں مما لک اسے مزید بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ ازبکستان بھارت کے لیے انٹرنیشنل نارتھ ساؤتھ ٹرانسپورٹ کوریڈور اور چابہار بندرگاہ کے ذریعے وسطی ایشیا تک رسائی کے حوالے سے بھی اہم مقام رکھتا ہے۔ دونوں مما لک کے درمیان دفاعی تعاون سالانہ ”دوست لک“ فوجی مشقوں کے ذریعے بھی مسلسل بڑھ رہا ہے۔ کرغزستان کے ساتھ بھی بھارت کے دفاعی اور تربیتی تعلقات مضبوط ہوئے ہیں۔ دونوں مما لک سالانہ ”خنجر“ خصوصی فوجی مشقیں کرتے ہیں جبکہ بھارت کرغز پیشہ ور افراد کو تربیتی پروگرام بھی فراہم کرتا ہے۔ افغانستان کی بدلتی صورتحال، وسطی ایشیا میں چین کے بڑھتے اثر و رسوخ اور خطے کی توانائی و معدنی دولت کے پیش نظر وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ بھارت کی وسطی ایشیا کے ساتھ بڑھتی اسٹریٹجک شراکت داری کے لیے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

کشمیر میں ۱۴ غیر ملکی گالفرز کی آمد، اعلیٰ درجے کی اسپورٹس ٹورازم کو نئی تقویت

سرینگر: کشمیر میں 14 غیر ملکی گالفرز کی آمد اور گالف کے مقابلوں میں شرکت کو وادی میں اعلیٰ درجے کی اسپورٹس ٹورازم کے فروغ کے لیے ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ غیر ملکی کھلاڑیوں نے کشمیر کے گالف کورسز میں کھیلتے ہوئے وادی کے قدرتی حسن اور کھیلوں سے متعلق سہولیات کا تجربہ کیا۔ ان کی آمد ایسے وقت ہوئی ہے جب جموں و کشمیر میں روایتی سیاحت کے ساتھ ایڈونچر اور اسپورٹس ٹورازم کو بھی فروغ دینے کی کوششیں تیز کی جا رہی ہیں۔ کشمیر کے گالف کورسز اپنی خوبصورت جغرافیائی صورتحال اور عالمی معیار کی سہولیات کی وجہ سے ملکی اور غیر ملکی گالفرز کے لیے کشش رکھتے ہیں۔ سرینگر اور پہلگام سمیت مختلف مقامات پر موجود گالف سہولیات کو زیادہ آمدنی والے سیاحوں کو متوجہ کرنے کے لیے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ غیر ملکی گالفرز کی شرکت سے یہ امید پیدا ہوئی ہے کہ کشمیر مستقبل میں بین الاقوامی گالف اور دیگر اعلیٰ درجے کے کھیلوں کے مقابلوں کی میزبانی کے لیے ایک اہم مقام کے طور پر ابھر سکتا ہے۔ سیاحتی شعبے سے وابستہ افراد کا ماننا ہے کہ اسپورٹس ٹورازم کے فروغ سے نہ صرف کشمیر میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے بلکہ ہوٹل، ٹرانسپورٹ اور دیگر مقامی کاروباروں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

بھارت کی خواتین طبیعیات دان رکاوٹیں توڑ کر سائنس کا مستقبل تشکیل دینے لگیں

نئی دہلی: بھارت میں خواتین طبیعیات دان روایتی اور ادارہ جاتی رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے نہ صرف سائنس میں اپنی موجودگی مضبوط کر رہی ہیں بلکہ جدید تحقیق کے ذریعے پانی، ماحولیات، کوانٹم ٹیکنالوجی، فوٹونکس اور جدید آلات جیسے شعبوں میں اہم کردار بھی ادا کر رہی ہیں۔ بھارت میں سائنس اور بالخصوص طبیعیات کے شعبے میں خواتین کو طویل عرصے سے صنفی تعصب، محدود مواقع، قیادت میں کم نمائندگی اور پیشہ ورانہ و خاندانی ذمہ داریوں کے درمیان توازن جیسے مسائل کا سامنا رہا ہے۔ تاہم خواتین سائنس دانوں کی نئی نسل ان رکاوٹوں کو توڑتے ہوئے تحقیق اور صنعت دونوں میں نمایاں مقام حاصل کر رہی ہے۔ آئی آئی ٹی بمبئی کی پروفیسر شوبھا شکلا بھارت کی نمایاں خواتین طبیعیات دانوں میں شامل ہیں۔ نینو فوٹونکس اور جدید مواد کے شعبے میں ان کی تحقیق اعلیٰ کارکردگی والے سینسرز اور فوٹونک آلات کی تیاری پر مرکوز ہے، جن کا استعمال صاف پانی، سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے والے بنیادی ڈھانچے جیسے شعبوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آئی آئی ٹی کانپور کی آسیما پردھان اور رمن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی اربسی سنہا سمیت کئی خواتین سائنس دان جدید طبیعیات کے مختلف شعبوں میں اہم تحقیق کر رہی ہیں۔ اربسی سنہا بالخصوص کوانٹم سائنس اور کوانٹم انفارمیشن کے شعبے میں کام کے لیے جانی جاتی ہیں۔ صنعتی شعبے میں بھی خواتین طبیعیات دان اپنی جگہ بنا رہی ہیں۔ کاویری بکو جیسے ماہرین سائنسی آلات اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں قیادت کرتے ہوئے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ طبیعیات کی تعلیم اور تحقیق کا دائرہ صرف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں تک محدود نہیں ہے۔ خواتین سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ صرف خواتین کی تعداد بڑھانا کافی نہیں بلکہ ایسا ماحول پیدا کرنا بھی ضروری ہے جہاں انہیں تحقیق، فنڈنگ، ترقی، قیادت اور فیصلہ سازی میں مساوی مواقع حاصل ہوں۔ رہنمائی، مضبوط پیشہ ورانہ نیٹ ورکس اور ادارہ جاتی تعاون نوجوان خواتین کو سائنس میں طویل مدتی کیریئر بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ بھارت میں خواتین طبیعیات دانوں کی بڑھتی ہوئی کامیابیاں اس تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں جس میں خواتین اب محض سائنس کا حصہ نہیں بلکہ ملک کی مستقبل کی سائنسی اور تکنیکی سمت متعین کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم اور متاثر کن موضوع ہے۔ بھارت کی خواتین طبیعیات دان نہ صرف روایتی رکاوٹوں کو توڑ رہی ہیں بلکہ عالمی سطح پر سائنس اور ٹیکنالوجی کا مستقبل بھی بدل رہی ہیں۔ اسرا (ISRO) کے خلائی مشنز سے لے کر کوانٹم کمپیوٹنگ اور نیوکلیائی طبیعیات تک، ان کا کردار اب نمایاں ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

تیسرا دن گیند بازوں کے نام رہا، پاکستان کی میچ پر گرفت مضبوط

عبداللہ شفیق (ناٹ آؤٹ ۱۶۰؍رن) کی شاندار سنچری کے بعد ساجد خان (۴؍وکٹ) اور عثمان علی (۲؍وکٹ)

کی بہترین گیند بازی کی بدولت پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کھیل ختم ہونے تک ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز میں ۱۰۳؍رنز پر ۶؍وکٹیں حاصل کرکے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے۔ عبداللہ شفیق (ناٹ آؤٹ ۱۶۰؍رن) کی شاندار سنچری کے بعد ساجد خان (۴؍وکٹ) اور عثمان علی (۲؍وکٹ) کی بہترین گیند بازی کی بدولت پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کھیل ختم ہونے تک ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز میں ۱۰۳؍رنز پر ۶؍وکٹیں حاصل کرکے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے۔ تیسرا دن گیند بازوں کے نام رہا اور مجموعی طور پر ۱۴؍وکٹیں گریں۔ تیسرے دن پاکستان نے ۲؍وکٹ پر ۲۶۶؍رنز سے آگے کھیلنا شروع کیا۔ ابھی اسکور عبداللہ شفیق (ناٹ آؤٹ ۱۶۰؍رن) کی شاندار سنچری کے بعد ساجد خان (۴؍وکٹ) اور عثمان علی (۲؍وکٹ) کی بہترین گیند بازی کی بدولت پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کھیل ختم ہونے تک ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز میں ۱۰۳؍رنز پر ۶؍وکٹیں حاصل کرکے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے۔ ۲۸۱؍رنز تک ہی پہنچا تھا کہ بابر اعظم نے ایسا سنگل لینے کی کوشش کی جو ممکن نہیں تھا اور واپس لوٹتے ہوئے کنگ کی براہ راست تھرو کا شکار ہو گئے۔ پاکستانی کپتان سنچری سے ۱۲؍رنز دور رہ گئے، لیکن اہم بات یہ تھی کہ کنگ گیند اٹھا کر پھینکتے ہوئے غلط انداز میں گر گئے اور انہیں اسٹریچر پر میدان سے باہر لے جانا پڑا۔ کمر کے نچلے حصے میں کھنچاؤ کے باعث وہ دوبارہ فیلڈنگ یا بلے بازی کیلئے میدان میں نہیں آ سکے۔ اس کے بعد واریکن نے اویس جعفر کو آؤٹ کیا اور پھر شمر جوزف نے سلمان آغا کو بغیر کوئی رن بنائے ایل بی ڈبلیو کردیا۔ پاکستان نے صرف ۵؍رنز کے اندر ۳؍وکٹیں گنوا دیں، جس سے میچ دلچسپ موڑ پر پہنچ گیا۔ محمد رضوان نے ۱۸؍رنز کی اپنی اننگز میں ۳؍چوکے لگائے، لیکن واریکن کی آرم بال پر بولڈ ہو گئے، جس سے پاکستان کا اسکور ۳۱۱؍۶؍ ہو گیا۔ اس کے بعد ساجد نے سنچری ساز شفیق کے ساتھ ۵۹؍رنز کی شراکت کرکے ٹیم کو سنبھالا۔ واریکن ایک سرے سے مسلسل گیند بازی کرتے رہے، لیکن ساجد نے اپنے شاٹس کھیلنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی اور لنچ تک پاکستان ویسٹ انڈیز کی پہلی اننگز کے اسکور سے صرف ۱۱؍رنز پیچھے تھا۔ دوسرے سیشن میں پاکستان نے برتری حاصل کرلی اور جب واریکن کو آرام دیا گیا۔

ظہیر خان کی اینکر اسپورٹس اے بی نے جافنا کنگز ٹیم کو خرید لیا

سابق ہندستانی تیز گیند باز ظہیر خان اور صنعت کار نا گیندر سدوتام کی مشترکہ ملکیت والی اینکر اسپورٹس اے بی کمپنی نے لنکا پریمیئر لیگ (ایل پی ایل) کی فرنچائز جافنا کنگز کو حاصل کرلیا ہے

سابق ہندستانی تیز گیند باز ظہیر خان اور صنعت کار نا گیندر سدوتام کی مشترکہ ملکیت والی اینکر اسپورٹس اے بی کمپنی نے لنکا پریمیئر لیگ (ایل پی ایل) کی فرنچائز جافنا کنگز کو حاصل کرلیا ہے۔ اب ٹیم کا نیا نام اینکر جافنا کنگز ہوگا۔ اینکر اسپورٹس اے بی کے کنٹرول سنبھالنے کے ساتھ ہی جافنا کنگز ایک بار پھر منظم انتظامیہ کے تحت واپس آ گئی ہے۔ ۲۳؍جولائی سے یہ ٹیم سری لنکا کرکٹ (ایس ایل سی) اور ایل پی ایل کے حقوق ہولڈر انوویشن پروڈکشن گروپ (آئی پی جی) کے ہنگامی کنٹرول میں تھی، کیونکہ پچھلے مالکان کا معاہدہ ختم کر دیا گیا تھا۔ اس حصول کے ساتھ ہی جافنا کنگز اب اینکر اسپورٹس اے بی کے بڑھتے ہوئے عالمی ملٹی کلب اسپورٹس نیٹ ورک کا حصہ بھی بن گئی ہے۔ آئی پی جی کی پریس ریلیز کے مطابق ''اس حصول سے اینکر اسپورٹس کے بین الاقوامی پروگرام کو مضبوطی ملی ہے۔ اس کے تحت پہلے سے ہی بلجیم کی یورپین ٹی ۲۰؍پریمیئر لیگ میں اینٹورپ اینکرز اور کنیڈا کی سپر ۶۰؍لیگ میں وینکوور اینکرز کی مرد اور خواتین ٹیمیں شامل ہیں۔'' یہ تبدیلی جافنا کنگز کے پچھلے مالک اسپورٹس کمیون کا معاہدہ ختم ہونے کے دو ہفتے سے بھی کم وقت میں ہوئی ہے۔ اسپورٹس کمیون کے شریک مالک، ہندوستان کے سابق انڈر ۱۹؍کرکٹر منجوت کالرا اور کاروباری بینک گوئل تھے۔ کالرا کو ۱۶؍جولائی کو میچ فکسنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اور وہ فی الحال عدالتی تحویل میں ہیں، جبکہ گوئل کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ اسپورٹس کمیون نے مئی میں جافنا کنگز کی ملکیت سنبھالی تھی۔ اس سے پہلے ۲۰۲۱ء سے ۲۰۲۵ء تک یہ فرنچائز لائیکا گروپ کے پاس تھی جبکہ ابتدائی ایل پی ایل سیزن میں ٹیم کی ملکیت آرنالڈ آنندن اور راہل سود کی قیادت والے گروپ کے پاس تھی۔ ان تمام مالکانہ ادوار کا خاتمہ مالیاتی ذمہ داریوں کو پورا نہ کر پانے کی وجہ سے ہوا۔ کالرا کی گرفتاری کے بعد ایس ایل سی اور آئی پی جی کو مداخلت کرنی پڑی، ہنگامی فنڈز جاری کرنے پڑے اور موجودہ سیزن میں ٹیم کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینا پڑا۔ اس حصول کے حوالے سے نا گیندر سدوتام نے کہا ''یہ ہمارے لیے ایک اہم قدم ہے۔ سری لنکا کی کرکٹ روایت انتہائی شاندار ہے اور ایل پی ایل نے کم وقت میں خود کو ایک بہترین اور مسابقتی لیگ کے طور پر قائم کیا ہے۔ اینکر جافنا کنگز ہمارے عالمی ویژن کا ایک فطری حصہ ہوگی۔ ہم اس ٹیم میں سرمایہ کاری کرنے اور لیگ کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے پرجوش ہیں۔'' ظہیر خان نے کہا ''میں ہمیشہ سے سری لنکا سے ابھرنے والی بہترین اور متنوع گیند بازی کی صلاحیت کا مداح رہا ہوں۔ اس ملک میں کھیلنے اور وقت گزارنے کی میری کئی یادیں ہیں۔ اب ایک مالک کے طور پر سری لنکن کرکٹ کا حصہ بننا میرے لیے انتہائی پرجوش ہے اور میں اینکر جافنا کنگز کے ساتھ اپنے نئے سفر کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں۔'' ایل پی ایل ٹورنامنٹ ڈائریکٹر سمنتھا ڈوڈنویلا نے کہا ''ظہیر خان جیسے لیجنڈز کا اینکر جافنا کنگز سے جڑنا لیگ کے لیے ایک بڑی حصولیابی ہے۔ ان کا تجربہ اور رہنمائی سری لنکا کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے میدان کے اندر اور باہر دونوں جگہ انتہائی فائدے مند ثابت ہوگی۔ اس بڑی تبدیلی کے بعد اب اس ٹیم کو باضابطہ طور پر اینکر جافنا کنگز کے نام سے جانا جائے گا۔ اسٹاک ہوم (سویڈن) کی اس اسپورٹس کمپنی کے مالکان میں ظہیر خان کے ساتھ معروف صنعت کار نا گیندر سدوتام بھی شامل ہیں۔ جافنا کنگز لنکا پریمیئر لیگ کی تاریخ کی سب سے کامیاب ٹیم ہے، جس نے اب تک ریکارڈ 4 مرتبہ ایل پی ایل کا ٹائٹل اپنے نام کیا ہے۔ منظم انتظامیہ کی واپسی: گزشتہ مالکان کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد یہ ٹیم عارضی طور پر سری لنکا کرکٹ (SLC) کے ہنگامی کنٹرول میں تھی، مگر اب اینکر اسپورٹس کے آنے سے ٹیم کو دوبارہ ایک مضبوط اور منظم ڈھانچہ مل گیا ہے۔ ظہیر خان نے اس نئی شراکت داری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ سری لنکا کی بولنگ صلاحیتوں کے ہمیشہ سے مداح رہے ہیں اور اب مالکانہ حقوق کے ساتھ اس لیگ کا حصہ بننا ان کیلئے بے حد سنسنی خیز ہے۔

بارش کے باعث آئرلینڈ اور افغانستان کے درمیان پہلا ونڈے منسوخ

آئرلینڈ اور افغانستان کے درمیان پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز کا پہلا مقابلہ مسلسل بارش کے باعث بغیر ایک بھی گیند پھینکے منسوخ کر دیا گیا

آئرلینڈ اور افغانستان کے درمیان پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز کا پہلا مقابلہ مسلسل بارش کے باعث بغیر ایک بھی گیند پھینکے منسوخ کر دیا گیا۔ بریڈی کرکٹ کلب میں صبح سے ہی بارش کا سلسلہ جاری رہا، جس کے باعث ٹاس بھی نہ ہو سکا۔ آئرلینڈ اور افغانستان کے درمیان پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز کا پہلا مقابلہ مسلسل بارش کے باعث بغیر ایک بھی گیند پھینکے منسوخ کر دیا گیا۔ بدھ کو بریڈی کرکٹ کلب میں صبح سے ہی بارش کا سلسلہ جاری رہا، جس کے باعث ٹاس بھی نہ ہو سکا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق شام تقریباً ساڑھے ۴؍بجے بارش کچھ دیر کے لیے رکی، جس کے بعد گراؤنڈ اسٹاف نے کورز ہٹانے کا کام شروع کیا، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد دوبارہ بارش شروع ہو گئی۔ طویل انتظار کے باوجود موسم بہتر نہ ہونے پر امپائرز نے میچ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سیریز کا دوسرا ون ڈے ۷؍اگست کو اسی میدان پر کھیلا جائے گا جبکہ تیسرا، چوتھا اور پانچواں میچ بیلفاسٹ کے سول سروس کرکٹ کلب میں منعقد ہوگا۔ شائقین کو امید ہے کہ آئندہ میچوں میں موسم سازگار رہے گا اور مکمل مقابلے دیکھنے کو ملیں گے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان ون ڈے کرکٹ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ۲۰۱۰ء سے اب تک ۳۳؍میچ کھیلے جا چکے ہیں، جن میں افغانستان نے ۱۸؍جبکہ آئرلینڈ نے ۱۳؍میچ جیتے ہیں، جبکہ ۲؍مقابلے بے نتیجہ رہے۔ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ ۲۰۲۱ء کے بعد دونوں ٹیموں کے درمیان کھیلے گئے تمام ۵؍ون ڈے میچ افغانستان نے جیتے ہیں۔ افغانستان نے جنوری ۲۰۲۱ء میں سیریز ۰-۳؍سے اپنے نام کی تھی جبکہ مارچ ۲۰۲۴ء میں بھی ۰-۲؍سے کلین سویپ کیا تھا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان آخری ون ڈے میں افغانستان نے آئرلینڈ کو ۱۱۷؍رنز سے شکست دی تھی۔ آئرلینڈ اسکواڈ: پال اسٹرلنگ (کپتان)، اینڈریو بالبرنی، ہیری ٹیکٹر، لورکن ٹکر، بینجمن کیلیٹز، کرٹس کیمفر، جارج ڈاکرل، اینڈی میک برائن، مارک اڈیئر، جے مونڈرا، گیون ہوئے، کیڈ کارمائیکل، لیام میک کارتھی اور بائرن میک ڈونو۔ افغانستان اسکواڈ: رحمان اللہ گرباز، صدیق اللہ اٹل، ابراہیم زدران، رحمت شاہ (کپتان)، حشمت اللہ شاہدی، درویش رسولی، عظمت اللہ عمرزئی، راشد خان، اے ایم غضنفر، یامین احمدزئی، فضل حق فاروقی، ضیا الرحمان شریفی، محمد سلیم صافی، بنگیا لیا خروتی اور اکرام علی خلیل۔ یہ میچ آئرلینڈ کے شہر بریڈی میں شیڈول تھا، تاہم مسلسل بارش اور خراب موسم کی وجہ سے امپائرز نے میچ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سیریز کا دوسرا ون ڈے میچ 7 اگست 2026 کو اسی گراؤنڈ (بریڈی کرکٹ کلب) پر کھیلا جائے گا۔ سیریز کی نوعیت: دونوں ٹیموں کے درمیان مجموعی طور پر 5 ون ڈے میچز کی سیریز شیڈول ہے۔

مائیکل اسمتھ کو دو سال کیلئے پاکستان کا بیٹنگ کوچ مقرر کیا گیا

جنوبی افریقہ کے سابق فرسٹ کلاس کرکٹر اور کوچ مائیکل اسمتھ کو پاکستان مردوں کی ٹیم کا بیٹنگ کوچ مقرر کیا گیا ہے

پاکستان کرکٹ بورڈ نے تصدیق کی کہ جنوبی افریقہ کے سابق فرسٹ کلاس کرکٹر اور کوچ مائیکل اسمتھ کو پاکستان مردوں کی ٹیم کا بیٹنگ کوچ مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا معاہدہ (کانٹریکٹ) دو سال کا ہوگا۔ ۴۶؍سالہ اسمتھ ریڈ بال اور وائٹ بال، دونوں ٹیموں کے ساتھ کام کریں گے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے منگل کو تصدیق کی کہ جنوبی افریقہ کے سابق فرسٹ کلاس کرکٹر اور کوچ مائیکل اسمتھ کو پاکستان مردوں کی ٹیم کا بیٹنگ کوچ مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا معاہدہ (کانٹریکٹ) دو سال کا ہوگا۔ ۴۶؍سالہ اسمتھ ریڈ بال اور وائٹ بال، دونوں ٹیموں کے ساتھ کام کریں گے۔ وہ ایک ایسی اسپیشلسٹ ذمہ داری نبھائیں گے جو حال کے مہینوں میں خالی پڑی تھی۔ گزشتہ ہفتے ویسٹ انڈیز کے خلاف تاروبا ٹیسٹ میں پاکستان کی بلے بازی بری طرح لڑکھڑانے اور میچ ہارنے کے بعد ایک اسپیشلسٹ بیٹنگ کوچ کا مطالبہ زور پکڑنے لگا تھا۔ اسمتھ انگلینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز سے پہلے پاکستان ٹیم سے جڑیں گے؛ یہ سیریز ۱۹؍اگست سے شروع ہوگی۔ پاکستان کی ٹیسٹ ٹیم کے لیے عمر گل کے روپ میں ایک طے شدہ بولنگ کوچ تو رہا ہے، لیکن کسی بھی فارمیٹ میں کوئی فل ٹائم بیٹنگ کوچ نہیں تھا۔ نیشنل سلیکٹر اسد شفیق کبھی کبھی اس کردار میں مدد کرتے رہے ہیں، لیکن اب اسمتھ مستقل طور پر یہ ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ بھلے ہی اسمتھ نے بین الاقوامی سطح پر جنوبی افریقہ کی نمائندگی نہ کی ہو، لیکن ان کے پاس کوچنگ کا کافی تجربہ ہے۔ لیول ۴؍کوالیفائیڈ کوچ کے طور پر انہوں نے فرنچائز سرکٹ میں اپنی مضبوط پہچان بنائی ہے۔ انہیں پاکستان کرکٹ کی بھی معلومات ہے کیونکہ وہ پہلے پاکستان سپر لیگ میں اسلام آباد یونائیٹڈ، کراچی کنگز اور ملتان سلطانز کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔ ایک کھلاڑی کے طور پر اسمتھ نے ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۳ء کے درمیان ۸۹؍فرسٹ کلاس میچ، ۲۷؍لسٹ-اے گیمز اور ۱۶؍ٹی ۲۰؍میچ کھیلے۔ دائیں ہاتھ کے اس بلے باز نے تمام فارمیٹس میں کل ۷۰۲۹؍رنز بنائے، جن میں نو سنچریاں اور ۴۰؍نصف سنچریاں شامل ہیں۔ ان کے سامنے پہلا چیلنج پاکستان کی بیٹنگ یونٹ کو بہتر بنانے میں مدد کرنا ہوگا، جو حالیہ برسوں میں مسلسل اچھا مظاہرہ کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ انگلینڈ کا دورہ، جس میں تین ٹیسٹ میچ کھیلے جائیں گے، ان تشویشوں کو دور کرنے کا ایک فوری موقع فراہم کرتا ہے۔ پاکستان اس طویل ترین فارمیٹ میں اپنی قسمت بدلنا چاہتا ہے کیونکہ ۲۴-۲۰۲۳ء کے آسٹریلیا دورے کے بعد سے وہ مسلسل آٹھ بیرونِ ملک ٹیسٹ میچ ہار چکے ہیں۔

پریتی زنٹا اور بریٹ لی نے کیا تھا ڈیٹ؟

سالوں کے بعد آسٹریلیائی کرکٹر نے توڑی خاموشی

بالی ووڈ کی مشہور اداکارہ پریتی زنٹا اور سابق آسٹریلیائی کرکٹر بریٹ لی کے درمیان 2000 کی دہائی میں ڈیٹنگ کی افواہ سامنے آئی تھی، لیکن اب کرکٹر نے اس معاملے پر کھل کر اپنی بات رکھی ہے۔ فلمی دنیا اور کرکٹ کا رشتہ ہمیشہ خبروں میں رہا ہے۔ کئی بالی ووڈ اداکاراؤں اور کرکٹروں کے درمیان دوستی اور محبت کی افواہیں گردش کرتی رہی ہیں، جبکہ متعدد اداکاراؤں نے کرکٹروں کو اپنا شریکِ حیات بھی بنایا۔ 2000 کی دہائی میں ایسی ہی ایک بڑی افواہ بالی ووڈ اداکارہ پریتی زنٹا اور سابق آسٹریلیائی تیز گیند باز بریٹ لی کے تعلقات سے متعلق تھی، جس پر اب برسوں بعد بریٹ لی نے پہلی بار کھل کر بات کی ہے۔ بریٹ لی نے حال ہی میں بامبے ٹائمز کو دیئے گئے انٹرویو میں واضح کیا کہ انہوں نے کبھی بھی کسی بالی ووڈ اداکارہ کو ڈیٹ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا، ''پریتی زنٹا اور میں صرف بہت اچھے دوست تھے اور آج بھی ہماری دوستی برقرار ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت پریتی زنٹا آئی پی ایل فرنچائزی پنجاب کنگس کی مالکن تھیں اور وہ ایک نہایت ذہین اور باوقار خاتون ہیں۔ بریٹ لی کے مطابق، ''میں ان کی بے حد عزت کرتا ہوں۔ ان افواہوں سے مجھے کبھی کوئی فرق نہیں پڑا، کیونکہ میں حقیقت جانتا تھا اور میں نے کبھی ایسی باتوں کو خود پر اثرانداز نہیں ہونے دیا۔ پریتی زنٹا اور بریٹ لی کے درمیان تعلقات کی خبریں اس وقت زیادہ گردش کرتی تھیں، جب انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کا آغاز ہوتا تھا۔ اس دور میں بریٹ لی، پریتی زنٹا کی ٹیم پنجاب کنگس کی نمائندگی کرتے تھے، جس کی وجہ سے دونوں کے بارے میں قیاس آرائیاں عام رہتی تھیں، تاہم دونوں نے کبھی ان افواہوں کی تصدیق نہیں کی۔ پریتی زنٹا نے سال 2016 میں جین گڈ ایناف سے شادی کی تھی۔ بعد ازاں سروگی کے ذریعہ ان کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی۔ دوسری جانب بریٹ لی نے 2006 میں الزبتھ کیمپ سے شادی کی، جن سے ان کا ایک بیٹا ہے۔ تاہم دونوں کی شادی زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی اور 2009 میں ان کی طلاق ہوگئی۔ اس کے بعد بریٹ لی نے 2014 میں لانا اینڈرسن سے دوسری شادی کی، جن سے ان کے دو بچے ہیں۔

جھارکھنڈ طلبہ تحریک کو عمران خان کی حمایت

جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی تنازع پر آواز بلند

جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی (جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن) اور جے ایس ایس سی (جھارکھنڈ اسٹاف سلیکشن کمیشن) کی بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جاری طلبہ تحریک کو اب بالی ووڈ اداکار عمران خان کی حمایت بھی حاصل ہوگئی ہے۔ اداکار نے سوشل میڈیا کے ذریعے احتجاج کرنے والے طلبہ کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ ان کی آواز کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ عمران خان نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے حکومت اور عوام کی توجہ جھارکھنڈ کے طلبہ کے احتجاج کی جانب مبذول کرائی۔ انہوں نے لکھا، ''جھارکھنڈ میں طلبہ احتجاج کر رہے ہیں۔ آیئے، ہم سب انہیں نظرانداز کر دیں، آخر اس میں کیا غلط ہو سکتا ہے؟'' ان کی اس پوسٹ کو طلبہ کے حق میں اظہارِ یکجہتی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے قبل بھی کئی فنکاروں اور سماجی کارکنوں نے طلبہ کے مطالبات کی حمایت میں اپنی آواز بلند کی ہے۔ دراصل، جھارکھنڈ کی دارالحکومت رانچی میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی کی بھرتی امتحانات میں مبینہ پیپر لیک اور دیگر بے ضابطگیوں کے خلاف گزشتہ کئی دنوں سے طلبہ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ بڑی تعداد میں طلبہ رانچی کے جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں دھرنا دیے ہوئے ہیں۔ ان کا بنیادی مطالبہ ہے کہ متنازع امتحانات کو منسوخ کیا جائے، پیپر لیک معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ بھرتی امتحانات میں بار بار سامنے آنے والی بے ضابطگیوں سے نوجوانوں کے مستقبل پر منفی اثر پڑ رہا ہے، اس لیے حکومت کو اس مسئلے کے مستقل حل کے لیے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ یہ تحریک دہلی کے جنتر منتر پر ہونے والے طلبہ احتجاج کی طرز پر شروع کی گئی ہے۔ احتجاج کے دوران طلبہ نے مشعل جلوس، پُرامن مظاہروں اور دیگر احتجاجی پروگراموں کا بھی انعقاد کیا۔ اس تحریک کو مختلف سماجی تنظیموں کی حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ کانگریس جنتا پارٹی (سی جے پی) سمیت کئی تنظیموں نے طلبہ کے مطالبات کی تائید کی ہے، جبکہ ملک کی مختلف ریاستوں سے بھی طلبہ کو یکجہتی اور تعاون حاصل ہو رہا ہے۔ ادھر جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے کہا ہے کہ حکومت طلبہ کے خدشات سے پوری طرح آگاہ ہے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ ان کے مطابق معاملے کی جانچ جاری ہے اور جلد ہی صورتحال واضح کر دی جائے گی۔ دوسری جانب اپوزیشن نے بھی اس معاملے پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

بچپن سے ہی تاریخ میرا پسندیدہ مضمون رہا ہے: رِچا چڈھا

اداکارہ اپنی پروڈکشن کمپنی پشنگ بٹنز اسٹوڈیوز کے بینر تلے بننے والی نئی نان فکشن سیریز ''مسافری'' کے ذریعے ہندوستانی تاریخ اور ثقافت کو ایک منفرد انداز میں ناظرین کے سامنے پیش کرنے جارہی ہیں

اداکارہ اپنی پروڈکشن کمپنی پشنگ بٹنز اسٹوڈیوز کے بینر تلے بننے والی نئی نان فکشن سیریز ''مسافری'' کے ذریعے ہندوستانی تاریخ اور ثقافت کو ایک منفرد انداز میں ناظرین کے سامنے پیش کرنے جا رہی ہیں۔ تاریخ سے ان کی گہری دلچسپی اور ہندوستانی تہذیب و ثقافتی ورثے سے محبت نے انہیں اس سیریز کی تخلیق پر آمادہ کیا۔ اداکارہ اور پروڈیوسر رچا چڈھا اپنی پروڈکشن کمپنی پشنگ بٹنز اسٹوڈیوز کے بینر تلے بننے والی نئی نان فکشن سیریز ''مسافری'' کے ذریعے ہندوستانی تاریخ اور ثقافت کو ایک منفرد انداز میں ناظرین کے سامنے پیش کرنے جا رہی ہیں۔ تاریخ سے ان کی گہری دلچسپی اور ہندوستانی تہذیب و ثقافتی ورثے سے محبت نے انہیں اس سیریز کی تخلیق پر آمادہ کیا، جس میں ملک کے تاریخی مقامات اور ان سے وابستہ کم معروف مگر دلچسپ کہانیوں کو اجاگر کیا جائے گا۔ رچا چڈھا ہمیشہ سے ہندوستانی تاریخ کی مختلف پرتوں کو سمجھنے میں دلچسپی رکھتی رہی ہیں۔ تاریخ کی تعلیم، برسوں کے مطالعے، مختلف علاقوں کے سفر اور گوناگوں پس منظر رکھنے والے لوگوں سے ملاقاتوں نے ''مسافری'' کے تصور کو جنم دیا۔ یہ سیریز تاریخ کو صرف سنین اور واقعات تک محدود نہیں رکھے گی بلکہ ان لوگوں، روایات، فراموش شدہ قصوں اور ثقافتی ورثے کو بھی نمایاں کرے گی جنہوں نے بھارت کی شناخت تشکیل دی۔ ''مسافری'' ناظرین کو ہندوستان کے متعدد تاریخی اور ثقافتی اہمیت رکھنے والے مقامات کی سیر کرائے گی۔ مقامی لوگوں کی کہانیوں، دلکش سینماٹوگرافی اور دلچسپ واقعات کے ذریعے ملک کے ثقافتی ورثے کو ایک نئے زاویے سے پیش کیا جائے گا۔ اس سیریز کا مقصد ہندوستان کے تنوع کا جشن منانا اور لوگوں کو ان مقامات اور کہانیوں سے دوبارہ جوڑنا ہے، جنہیں اکثر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ اپنے اس نئے منصوبے کے بارے میں بات کرتے ہوئے رچا چڈھا نے کہا ''بچپن سے ہی تاریخ میرا پسندیدہ مضمون رہا ہے کیونکہ میرا ہمیشہ یہ ماننا تھا کہ تاریخ ہمیں لوگوں، معاشرے اور آج کی دنیا کو بہتر انداز میں سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ وقت کے ساتھ سفر، کتابوں کے مطالعے اور مختلف لوگوں سے ہونے والی گفتگو نے اس تجسس کو مزید گہرا کر دیا۔ ''مسافری'' اسی ذاتی دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ میں ایسی سیریز بنانا چاہتی تھی جو صرف خوبصورت عمارتیں یا مقامات نہ دکھائے بلکہ ان کہانیوں، یادوں اور لوگوں کو بھی سامنے لائے جو ان جگہوں کو واقعی خاص بناتے ہیں۔ ہندوستان کا ثقافتی ورثہ بے حد وسیع اور مالا مال ہے اور یہاں بے شمار ایسی کہانیاں موجود ہیں جو صرف تاریخ کی کتابوں تک محدود نہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ سیریز لوگوں کو اپنی تہذیبی وراثت کو ایک نئے انداز سے دیکھنے اور اپنے ملک کو مزید گہرائی سے جاننے کی ترغیب دے گی۔ اگر کسی ایک قسط کو دیکھنے کے بعد ناظرین کے دل میں کسی تاریخی مقام یا اس کی کہانی کے بارے میں مزید جاننے کا شوق پیدا ہو جائے تو میں سمجھوں گی کہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔'' ''مسافری'' کے ذریعے پشنگ بٹنز اسٹوڈیوز بامقصد اور دل کو چھو لینے والے مواد کی تخلیق کے اپنے سفر کو مزید آگے بڑھا رہا ہے۔ یہ سیریز ہندوستان کی

لاک اپ ۲ کی فاتح شریا کالرا نے

ٹرافی کے ساتھ ایک کروڑ روپے کی انعامی رقم جیتی

نیٹ فلکس کے مقبول ریئلٹی شو ''لاک اپ ۲'' کا فاتح آخرکار سامنے آ گیا ہے۔ ۵؍اگست کو نشر ہونے والے گرینڈ فائنل میں سوشل میڈیا انفلوئنسر اور پوڈکاسٹر شریا کالرا نے ٹرافی اپنے نام کر لی۔ انہوں نے نہ صرف شو کی چمچماتی ٹرافی جیتی بلکہ ایک کروڑ روپے کی خطیر انعامی رقم بھی حاصل کی۔ نیٹ فلکس کے مقبول ریئلٹی شو ''لاک اپ ۲'' کا فاتح آخرکار سامنے آ گیا ہے۔ ۵؍اگست کو نشر ہونے والے گرینڈ فائنل میں سوشل میڈیا انفلوئنسر اور پوڈکاسٹر شریا کالرا نے ٹرافی اپنے نام کر لی۔ انہوں نے نہ صرف شو کی چمچماتی ٹرافی جیتی بلکہ ایک کروڑ روپے کی خطیر انعامی رقم بھی حاصل کی۔ شو کے آغاز سے ہی اعلان کیا گیا تھا کہ اس سیزن کے فاتح کو ایک کروڑ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ گرینڈ فائنل میں شریا کالرا نے مضبوط حریفوں کو شکست دے کر یہ اعزاز اپنے نام کیا۔ ''لاک اپ ۲'' کے ٹاپ پانچ فائنلسٹس میں شریا کالرا، شیوانگی جوشی، رام کپور، شلپا شندے اور یوگیش راوت شامل تھے۔ شائقین اور سوشل میڈیا پر زیادہ تر مقابلہ شریا کالرا اور معروف ٹی وی اداکارہ شیوانگی جوشی کے درمیان تصور کیا جا رہا تھا۔ شیوانگی جوشی اپنی مضبوط فین فالوونگ کی وجہ سے ٹائٹل کی بڑی دعوے دار سمجھی جا رہی تھیں، لیکن گرینڈ فائنل میں شریا کالرا نے بازی مار لی، جبکہ شیوانگی جوشی فرسٹ رنر اپ رہیں۔ ''لاک اپ'' کا پہلا سیزن ۲۰۲۲ء میں نشر ہوا تھا، جس کی میزبانی اداکارہ کنگنا رناوت نے کی تھی۔ اس سیزن کے فاتح اسٹینڈ اپ کامیڈین منور فاروقی بنے تھے۔ منور فاروقی کو ٹرافی کے ساتھ ۲۰؍لاکھ روپے نقد انعام، ایک ماروتی ارٹیگا کار اور اٹلی کا مکمل اسپانسر شدہ ٹرپ بھی دیا گیا تھا۔ پہلے سیزن کے بعد ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء اور ۲۰۲۵ء میں ''لاک اپ'' شو کا کوئی نیا سیزن پیش نہیں کیا گیا۔ اس سال شو نے نئی شکل میں واپسی کی، جس کی میزبانی فرح خان اور رتیش دیشمکھ نے کی۔ ''لاک اپ ۲'' کا آغاز ۲۷؍جون کو ہوا تھا، جبکہ ۵؍اگست کو گرینڈ فائنل کے ساتھ اس سیزن کا اختتام ہوا، جہاں شریا کالرا کو شو کی نئی فاتح قرار دیا گیا۔ جی ہاں، یہ خبر بالکل درست ہے؛ سوشل میڈیا انفلوئنسر شریا کالرا نے ریئلٹی شو لاک اپ سیزن 2 (Lock Upp 2) کی چمکتی ہوئی ٹرافی اور 1 کروڑ روپے کی انعامی رقم اپنے نام کر لی ہے۔ نیٹ فلکس (Netflix) پر نشر ہونے والے اس شو کے فائنل میں انہوں نے ٹی وی اداکارہ شوانگی جوشی کو سخت مقابلے کے بعد شکست دی۔